www.KitaboSunnat.com

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

تعلیم الاحکام

من

بلوغ المرام

کتاب الطھارت

ترجمہ و تشریح

ابوالسلام محمد صدیق

ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ
ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

تعلیم الاحکام

من

بلوغ المرام

کتاب الطہارت

ترجمہ و تشریح

ابو السلام محمد صدیق

ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ

ڈی بلاک سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

تعلیم الاحکام

جے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر..........

بلوغ المرام

کتاب الطہارت

ترجمہ و تشریح

ابو السلام محمد صدیق

ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ
ڈی بلاک سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۹-... جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر 01024

اعلام

نام کتاب ———— تعلیم الاحکام
ترجمہ وتشریح ———— مولانا ابوالسلام محمد صدیق
تعداد ———— ایک ہزار
ناشر ———— ادارہ احیاء السنۃ النبویہ
ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
تاریخ ———— دس رجب المرجب سنہ ۱۴۰۱ھ
کتابت ———— راشد۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد
مطبع: ———— شاہ اینڈ سنز پریس پرنٹرز لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین تعلیم الاحکام من بلوغ المرام

مضامین	صفحہ
تقدمہ	۱
تراجم ائمہ حدیث وائمہ رجال	۵
مترجم کی زندگی کے مختصر حالات	۱۴
اصطلاحات	۱۷
ابتدائی کلمات	۲۷
سمندر کا پانی اور اس کا مردار	۳۰
کوئیں کا پانی	۳۱
جوہڑ اور تالاب کا پانی	۳۳
کثیر پانی اور قلیل پانی	۳۴
بند پانی اور جاری پانی	۳۶
غسل سے بچا ہوا پانی	۳۸
بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا	۳۹
کتا اور اس کا جوٹھا	۴۰
بلی کا جوٹھا	۴۲
مسجد سے نجاست دور کرنے کا بیان	۴۴
دو مردار اور دو خون	۴۵
مکھی پڑنے سے مشروبات وغیرہ کا حکم	۴۷
زندہ جانور کے جسم سے کٹے ہوئے ٹکڑے کا حکم	۴۸
برتنوں کا بیان	۵۰
مردہ جانور کا چمڑا	۵۲
مردہ جانور کی ہڈی اور بال	۵۳
غیر مسلموں کے برتن	۵۵
شکستہ برتن کو سونے اور چاندی سے جوڑنا	۵۷
نجاست اور اس کو دور کرنے کا بیان	۵۸
پالتو گدھا	۶۰
حلال جانور کا لعاب	۶۱
منی کا بیان	۶۳
شیر خوار بچی اور بچے کا پیشاب	۶۵
خون حیض اور اس کی طہارت	۶۷
وضوء کا بیان	۶۹
وضوء کا طریقہ	۷۲
سر کا مسح	۷۳
مسح کرنے کا طریقہ	۷۵
تین بار دھو کر ہاتھوں کو برتن میں ڈالنا	۷۸
کامل وضوء۔ خلال۔ استنشاق۔ کلی	۷۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
ڈاڑھی کا خلال	۸۲	مسح بلا عذر جائز ہے	۱۱۱
وضوء میں کلائیوں کا ملنا اور پانی کا		وضوء کر کے موزوں کو پہنا جاتے	۱۱۳
اندازہ	۸۳	کیا مسح کی مدت معین نہیں	۱۱۵
کانوں کے لئے جدید پانی	۸۴	وضوء توڑنے والے امور کا	
نور میں اضافہ	۸۶	بیان	۱۱۸
وضوء اور امور شرافت وغیرہ کا		استحاضہ کا خون ناقض وضوء ہے	۱۲۰
دائیں طرف سے آغاز	۸۷	مذی ناقض وضوء ہے	۱۲۲
پیشانی اور پگڑی پر مسح	۸۹	عورت کو مس کرنا۔ چھونا	۱۲۴
ترتیب وضوء	۹۰	شک	۱۲۶
ہاتھوں میں کہنیاں بھی شامل ہیں	۹۱	شرمگاہ کو چھونا	۱۲۸
وضوء سے پہلے بسم اللہ پڑھنا	۹۲	قے۔ نکسیر۔ ابکائی۔ مذی	۱۳۰
کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کی		اونٹ کا گوشت ناقض وضوء ہے	
بہتر صورت	۹۸	یا نہیں؟	۱۳۴
اعضاء وضوء میں سے بعض حصے کا		میت کو کندھا دینا ناقض وضوء ہے	
خشک رہ جانا	۹۸	یا نہیں؟	۱۳۵
وضوء اور غسل کیلئے پانی کا اندازہ	۱۰۰	طاہر سے کیا مراد ہے؟	۱۳۷
وضوء کے بعد دعا	۱۰۱	بے وضوء اللہ تعالی کا ذکر	۱۳۹
اعضاء کو کپڑے سے خشک کرنا	۱۰۲	مطلق خون ناقض وضوء نہیں	۱۴۱
موزوں پر مسح	۱۰۴	کیا نیند ناقض وضوء ہے	۱۴۲
مسح کا محل	۱۰۶	شک سے وضوء نہیں ٹوٹتا	۱۴۳
مسافر کے لئے مسح کی مدت	۱۰۸	اللہ تعالی کے نام کو بیت الخلاء میں	
مقیم کے لئے مسح کی مدت	۱۱۰	لے جانا منع ہے۔	۱۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
قضاء حاجت کے وقت کی دعا	۱۴۵
پانی سے استنجاء کرنا	۱۴۶
قضاء حاجت کے وقت آنکھوں سے اوجھل ہونا	۱۴۷
ان جگہوں کا بیان جہاں قضاء حاجت منع ہے۔	۱۴۹
بے پردہ ہونا اور کلام کرنا	۱۵۰
دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونا اور استنجاء کرنا	۱۵۱
منہ کا رخ	۱۵۳
ڈھیلے	۱۵۴
کاغذ یا کپڑا	۱۵۶
گوبر اور ہڈی	۱۵۶
علمی اوراق اور قابل احترام اشیاء	۱۵۶
قضاء حاجت کے وقت پردہ کا حکم	۱۵۷
فراغت کے وقت دعا	۱۵۷
ڈھیلے اور بائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا	۱۵۸
ہڈی اور لید	۱۵۹
عذاب قبر کا موجب	۱۶۰
قضاء حاجت کا طریقہ	۱۶۱
شرمگاہ کو تین مرتبہ سونتنا	۱۶۲
ڈھیلوں کے بعد پانی کا استعمال	۱۶۳

مضامین	صفحہ
جنبی اور غسل	۱۶۴
انزال نہ بھی ہو جماع سے غسل واجب ہو جاتا ہے	۱۶۵
عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے	۱۶۷
چار غسل اور ان کی تفصیل	۱۶۸
اسلام کے وقت غسل	۱۶۹
جمعہ کے لئے غسل	۱۷۱
جمعہ کا غسل واجب نہیں	۱۷۳
کیا جنبی قرآن مجید پڑھ پڑھا سکتا ہے؟	۱۷۴
دوبارہ جماع کے لئے وضوء	۱۷۵
غسل جنابت	۱۷۷
غسل کے وقت سر کے بالوں کا کھولنا	۱۷۹
حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد میں قیام	۱۸۰
جنبی مرد اور عورت کا ایک برتن سے پانی لے کر غسل کرنا	۱۸۱
ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔	۱۸۲
تیمم کا بیان	۱۸۳
جنبی کے لئے تیمم اور اس کا طریق	۱۸۶
مٹی پانی کا بدل ہے	۱۸۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحہ
وقت میں پانی ملنے کی وجہ سے نماز کو لوٹانا ضروری نہیں	۱۹۰
بیماری جس سے تیمم جائز ہے	۱۹۲
پٹی اور چپٹی پر مسح	۱۹۳
جنبی مجروح کے لئے طہارت کا طریق	۱۹۴
ایک تیمم سے بہت سی فرضی نمازوں کا ادا کرنا	۱۹۵
حیض کا بیان	۱۹۶
پانچ نمازوں کو تین غسل سے ادا کرنا مستحب ہے	۱۹۷
مدت حیض	۱۹۹

مضامین	صفحہ
مستحاضہ وضوء کر کے نماز پڑھے	۲۰۱
مٹی رنگ اور زرد رنگ پانی کا حکم	۲۰۲
حائضہ عورت سے میل جول	۲۰۳
کفارہ کا بیان	۲۰۵
نماز کی نہیں صرف روزہ کی قضائی ہے۔	۲۰۶
حائضہ کے لئے بیت اللہ کا طواف منع ہے	۲۰۷
حائضہ عورت کا جسم ناف سے گھٹنوں تک	۲۰۸
نفاس کی مدت	۲۰۹

انتساب

یہ کتاب ہدایت مآب ان نیک بخت احباب کے نام منسوب کرتا ہوا بے حد خوشی محسوس کرتا ہوں جن کے نزدیک دنیا میں رشد و ہدایت کا سرچشمہ اور آخرت میں فلاح و نجات کا واحد ذریعہ رائے اور قیاس کی بجائے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب اور پیغمبر کی سنت ہے۔

مترجم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدمہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بلوغ المرام ایک مختصر مگر جامع کتاب ہے اس کے مصنف کا خود اپنا بیان ہے کہ جو شخص اس کتاب کو حفظ کرے گا اس کا شمار ان علماء میں ہوگا جو زمانہ بھر میں ممتاز ہیں۔ نیز یہ کتاب زیریں درجہ میں تعلیم پانے والے طلبہ کے لئے علم کا روشن مینار ہے اور وہ شخص بھی اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتا جو علم کی بالائی منزل کو پہنچ چکا ہے۔

یہ درست ہے کہ اس قسم کی اور بھی بہت سی کتب ہیں۔ مشارق الانوار[1]، منتقی الاخبار[2]۔ مشکوۃ المصابیح[3]۔ تیسیر الوصول[4]۔ ان کی تصنیف ایسی نہج پر ہوتی ہے کہ ان کی افادیت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مگر بلوغ المرام کی ترتیب وتالیف کا انداز جداگانہ ہے جس کا مطالعہ کافی حد تک علم میں اضافہ کا باعث ہے مثلاً

١۔ ابواب میں فقہی ترتیب دکھائی دیتی ہے۔

٢۔ کتاب میں اکثر ایسی احادیث کا تذکرہ ہے کہ ان کو ایک سے زیادہ ائمہ حدیث نے نے روایت کیا ہے۔

٣۔ ہر حدیث کے ماخذ کو بیان کر دیا ہے۔

٤۔ صحت وضعف کی نشاندہی کی ہے نیز یہ بھی بتایا ہے کہ ائمہ حدیث میں سے کس کے نزدیک حدیث صحیح ہے اور کس کے نزدیک ضعیف

٥۔ اختلاف کی صورت میں اس حدیث کو اختیار کیا ہے جو زیادہ صحیح ہے۔

---

[1] علامہ حسن بن محمد متوفی ٦٥٠ھ کی تصنیف ہے

[2] علامہ ابو البرکات عبد السلام بن عبد اللہ الحرانی معروف ابن تیمیہ متوفی ٦٢١ھ

[3] علامہ محمد بن عبد اللہ الخطیب نے اس کی تکمیل ٧٣٧ھ میں کی ہے

[4] علامہ عبد الرحمٰن بن علی شیبانی متوفی ١١٤٣ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ طویل حدیث کو مختصر کرتے وقت تقدیم و تاخیر وغیرہ کسی قسم کے خلل کو اثر انداز ہونے نہیں دیا۔

۷۔ متن حدیث کے نقل کرنے میں راویوں کے درمیان جو الفاظ کا اختلاف ہے اس کو بھی بیان کر دیا ہے۔

۸۔ اگر کسی حدیث میں دو معنوں کا احتمال ہے تو ایک اور روایت کے ذریعہ اس معنی کا تعین کر دیا ہے جو شارع کی مراد ہے۔

۹۔ طرق حدیث کا تتبع پوری طرح سے کیا گیا ہے۔

۱۰۔ کتاب کے آخر میں باب الاداب۔ بر و صلہ۔ زہد و ورع۔ اخلاق اور ذکر و دعا کا اضافہ کیا گیا ہے۔

حق تو یہی ہے کہ اس قسم کی جامع مختصر کتاب کا سہل تر ترجمہ اور تشریح کی جائے تاکہ ہر خاص و عام اس سے استفادہ کر سکے۔ چنانچہ علماء میں سے بعض نے عربی میں بعض نے فارسی میں بعض نے اردو زبان میں ترجمہ و تشریح کی ہے۔

علامہ قاضی حسین بن محمدؒ مغربی متوفی سنہ ۱۱۱۹ھ نے "بدر التمام" عربی میں اور علامہ سید محمد بن اسمٰعیلؒ امیر صنعانی متوفی سنہ ۱۱۸۲ھ نے "سبل السلام" نواب صدیق حسن خانؒ متوفی سنہ ۱۳۰۷ھ نے "فتح العلام" علامہ سید یوسفؒ بن محمد متوفی سنہ ۱۲۴۲ھ نے افہام الافہام عربی میں شرح لکھی۔ ابانۃ الاحکام دور جدید کی عربی شرح ہے جس کو استاذ عباس علوی مالکی اور حسن سلیمان النوری نے مل کر ترتیب دی ہے۔ پہلے حدیث کا اجمالی معنی پھر الفاظ کا حل اس کے بعد فقہ الحدیث پھر راوی حدیث کے مختصر ترجمہ پر روشنی ڈالی ہے۔ علامہ نواب صدیق حسن خاں مرحوم و مغفور نے مسک الختام فارسی زبان میں بھی عمدہ شرح لکھی جو دو ضخیم جلدوں میں ہے۔ شرح مبسوط و مفصل ہے۔

بلوغ المرام کے تین اردو ترجمے بھی پائے گئے۔ ایک ترجمہ و حاشیہ وہ ہے جو مولوی خدا بخش سیالکوٹی اور مولوی محمد مرحوم آف کھڈیاں دونوں بزرگوں نے صلاح و مشورہ سے لکھا ہے جو کارآمد ہے دوسرا ترجمہ وہ ہے جو علامہ عبدالتوابؒ محدث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملتانی نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ اور حاشیہ اہل علم اور عوام دونوں کے لئے مشعلِ راہ ہے تیسرا ترجمہ مولانا محمد سلیمان کیلانی نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ اور حاشیہ بھی کافی حد تک مفید ہے جو تلخیص سبل السلام کے نام سے طبع ہوا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی سعی کو مقبول و مشکور فرمائے۔ آمین

بعض دوستوں نے محسوس کیا کہ بلوغ المرام ایسی کتاب جامع اور اہم کے صرف اردو کے ترجمہ اور مختصر حاشیہ پر اکتفا کرنا عوام الناس کے ساتھ بے انصافی ہے ضروری ہے کہ ترجمہ کے ساتھ الفاظ کا حل۔ راوی کے مختصر حالات اور سوال و جواب کی صورت میں وہ تمام مسائل بیان کئے جائیں جو پیش آمدہ حدیث سے مستنبط ہوتے ہیں۔ ان کی یہ تمنا حقیقت میں میرے دل کی آواز تھی لیکن سوال یہ ہے کہ اس بوجھ کو اٹھائے کون؟ سب کی نگاہ انتخاب مجھ عاجز پر پڑی میں نے معذرت کرتے ہوئے عرض کی کہ یہ معمولی کام نہیں بلکہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس کو ان علماء کے سپرد کرنا چاہئے جن کو اللہ تعالیٰ نے علم میں بصیرت کاملہ اور مہارت تامہ سے نوازا ہے۔ میرے جیسے کم علم کے بس کا یہ روگ نہیں۔ افسوس ہے کہ میری یہ معذرت شرف قبولیت حاصل نہ کر سکی۔ احباب کے مجبور کرنے پر دین کی اس اہم خدمت کے لئے آمادہ ہونا ہی پڑا وما توفیقی الا باللہ

بلوغ المرام میں سے فی الحال کتاب الطہارت کا ترجمہ و تشریح پیش خدمت ہے اس میں انداز وہی اختیار کیا گیا ہے جس کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔ اگر ترجمہ و تشریح کا یہ طریقہ فائدہ مند ثابت ہوا تو بلوغ المرام کے اختتام تک اس کو بدستور جاری رکھا جائے گا۔ انشاءاللہ مسائل کی تحقیق میں خطا و سہو کا امکان ہے۔ اطلاع پانے پر ممنون ہوں گا اور جدید ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے گی۔

کمی ہوگی اگر میں تلمیذ رشید پروفیسر طیب شاہین لودھی کو دعاء خیر میں شریک نہ کروں کہ انہوں نے کتاب کے مسودہ پر نظر ثانی میں میری معاونت کی اور ان کے کار آمد مشوروں سے کتاب ترتیب و تالیف کی منزل کو پہنچی ہے۔ جزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراف

مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ اولاد کی تربیت کے سلسلہ میں والدین جن مصائب کا سامنا کرتے ہیں اور طلباء کی روحانی تربیت پر اساتذہ کو جس قدر محنت کرنا پڑتی ہے۔ کما حقہٗ اس کا حق نہ اولاد سے ادا ہو سکتا ہے اور نہ طلباء میں اس کی استطاعت پائی جاتی ہے اس کے باوجود ان کے فرائض میں شامل ہے کہ زندہ ہوں تو ان کا ادب واحترام بجا لائیں مرجائیں تو ان کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔ یہ دعا کرتے ہی رہیں کہ اے ہمارے رب جس طرح انہوں نے ہماری تربیت کی ہے تو بھی ان کے حال پر رحم فرما اور ہمیں اس قابل بنا کہ اپنے والدین اور اساتذہ کی تمناؤں اور امنگوں پر پورا اترتے ہوئے ان کے لئے صدقہ جاریہ بن سکیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِاَسَاتِیْذِنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

ماخذ

ترجمہ وتشریح، مشکل الفاظ کے حل استنباط احکام اور تحقیق مسائل کے ضمن میں حسب ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

نیل الاوطار۔ عون المعبود۔ تحفۃ الاحوذی۔ مغنی ابن قدامہ۔ مقدمہ فتح الباری۔ منہج الوصول سبل السلام۔ فتح العلام۔ مسک الختام۔ ابانۃ الاحکام۔ ترغیب وترہیب۔ مقدمہ تحفۃ الاحوذی دارقطنی۔ نخبۃ الفکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تراجم ائمہ حدیث وائمہ رجال

امام احمدؒ کنیت ابو عبداللہ نام احمد باپ محمد دادا حنبل ہے۔ حدیث وفقہ اور زہد وورع میں تمام دنیا نے ان کو پیشوا مانا ہے۔ ان کے اساتذہ میں امام شافعی۔ یزید بن ہارون امام عبدالرزاق۔ یزید بن یحییٰ اور سفیان بن عیینہ ایسے اکابر محدثین کا شمار ہوتا ہے۔ امام بخاری، مسلم۔ ابوداؤد۔ ابوزرعہ رازی ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ ان کی تصنیف "مسند احمد" علم حدیث میں ام الکتب کی حیثیت رکھتی ہے۔ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ۲۴۲ھ بغداد میں وفات پائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جنازہ میں شریک ہونے والے مردوں کی تعداد آٹھ لاکھ اور عورتوں کی تعداد ساٹھ ہزار تھی۔ اس اجتماع سے متاثر ہوکر بیس ہزار عیسائی یہودی مجوسی مشرف بہ اسلام ہوئے

امام بخاریؒ کنیت ابوعبداللہ نام محمد باپ اسمٰعیل ہے۔ علم حدیث میں آپ کو امیر المومنین کی حیثیت حاصل ہے۔ ابن حبانؒ کا قول ہے کہ آسمان تلے علم حدیث کا زیادہ جاننے والا بخاری کے سوا اور کوئی نہیں۔ امام احمدؒ کا کہنا ہے کہ بخاریؒ ایسا محدث اور فقیہ خراسان میں پیدا نہیں ہوا۔

امام احمدؒ۔ محمد بن سلام۔ المسندی۔ اسحٰق بن راہویہ۔ علی بن المدینی اور ان ایسے بے شمار محدثین اور شیوخ سے اکتساب فیض کیا ہے۔ ترمذیؒ۔ نسائیؒ۔ مسلمؒ۔ ابوزرعہؒ۔ ابوحاتم محمد ابن نصر مروزیؒ وغیرہم ائمہ حدیث ان کے تلامذہ کی فہرست میں نظر آتے ہیں۔

حدیث کے فن میں ان کی اہم کتاب صحیح بخاری ہے۔ جس کی تکمیل سولہ برس میں ہوئی ہے۔ علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحت کا زیادہ درجہ صحیح بخاری کو حاصل ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ موقوف ومقطوع کے سوا صحیح بخاری نو ہزار بیاسی احادیث کا مجموعہ ہے۔

۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔ سمرقند کے قریب چھ میل کے فاصلے پر خرتنگ ایک بستی ہے ۲۵۶ھ میں اس جگہ وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مسلم | کنیت ابوالحسین نام مسلم باپ حجاج ہے۔ بنو قشیر قبیلہ کی نسبت سے ان کو قشیری کہا جاتا ہے۔ اکابر محدثین نے ان کی ثقاہت وفقاہت، حفظ و درایت کی شہادت دی ہے امام بخاریؒ۔ امام احمدؒ بن حنبل۔ اسحٰقؒ بن راہویہ۔ عبداللہؒ بن مسلمہ بڑے بڑے محدثین کا نام ان کے اساتذہ کی فہرست میں آتا ہے۔ ابوحاتم رازیؒ۔ ابوعیسٰی ترمذیؒ۔ ابوبکر بن خزیمہؒ۔ ابوعوانہؒ ایسے اکابر شیوخ اور محدثین ان کے تلامذہ کی لڑی میں منسلک ہیں۔ علم حدیث میں اہم تصنیف صحیح مسلم ہے۔ حافظ ابوعلی نیشاپوری اور مغربی علماء کا قول ہے کہ آسمان تلے مسلم سے زیادہ صحیح حدیث کی اور کوئی کتاب نہیں۔ اگرچہ ان کے نظریہ سے تمام علماء کو اتفاق نہیں مگر یہ ماننا پڑتا ہے کہ صحیح مسلم اصح ہونے میں صحیح بخاری کے برابر نہیں تو اتنی کم بھی نہیں کہ دونوں کی اصحیت میں نمایاں فرق ہو۔ احادیث کی کل تعداد سات ہزار دوسو پچھتر بتائی جاتی ہے۔

امام ابوداؤد | کنیت ابوداؤد نام سلیمان باپ اشعث ہے۔ ابوحاتم کا بیان ہے کہ فقہ وحدیث، علم وحفظ اور ورع و اتقان میں وہ اپنے زمانہ کے مقتدا اور پیشوا تھے۔ امام احمدؒ یحییٰ بن معینؒ سلیمان بن حربؒ ایسے محدثین وشیوخ ان کے اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے تلامذہ کی جو فہرست ہے اس میں ترمذیؒ۔ نسائیؒ ایسے محدثین شامل ہیں۔ علم حدیث میں ان کی تصنیف "ابوداؤد" ہے۔ امام احمد اس کتاب کو بے حد پسند کرتے اور بنظر احسان دیکھتے تھے۔ امام ابوداؤد کا خود اپنا بیان ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں کوئی حدیث ایسی بیان نہیں کی کہ ائمہ حدیث کا اس کے ترک پر اجماع ہو امام غزالی کا قول ہے کہ احکام کے بارہ میں مجتہد کے لئے یہ کتاب کافی ہے۔ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے ۲۷۵ھ میں وفات پائی

امام نسائی | کنیت ابوعبدالرحمٰن نام احمد باپ شعیب ہے۔ خراسان میں نساء ایک بستی ہے اس کی طرف نسبت سے نسائی کہا جاتا ہے۔ دارقطنی کا بیان ہے کہ مصر کے تمام مشائخ سے زیادہ فقیہ اور سب سے بڑے عالم حدیث تھے۔ امام بخاریؒ۔ قتیبہ بن سعیدؒ۔ اسحٰق بن راہویہؒ۔ علی بن خشرمؒ۔ محمود بن غیلانؒ وغیرہم ائمہ حدیث سے اکتساب فیض کیا ہے سنن نسائی کی جملہ احادیث سنن کبریٰ جو آپ نے پہلے تالیف کی تھی اس سے منتخب شدہ ہیں۔ آپ کے تقویٰ اور پرہیزگاری کا یہ حال ہے کہ اپنے شیخ مسکین بن حارث سے روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے وقت حدثنا یا اخبرنا کی بجائے قُرِئَ عَلَیۡہِ وَاَنَا اَسۡمَعُ کہتے ہیں کہ شیخ پر پڑھا جاتا تھا اور میں سنتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ امام نسائی اور ان کے شیخ کے درمیان کسی معاملہ میں رنجش ہو گئی تھی تو اس وقت سے ایسی جگہ بیٹھ کر حدیث سماعت کرتے کہ شیخ کو نظر نہ آتے اور خود ان کی آواز کو سنتے تھے۔ ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے ۳۰۳ھ فلسطین میں وفات پائی۔

امام ترمذیؒ کنیت ابوعیسیٰ نام محمد باپ عیسیٰ دادا سورۃ ہے۔ ترمذ دریائے جیحون کے کنارے علاقہ بلخ میں خوارزم کے قریب ایک گاؤں ہے۔ آپ یہاں پیدا ہوتے اور پرورش پائی۔ اس کی طرف نسبت سے ترمذی کہا جاتا ہے ان کا شمار ان ائمہ میں ہوتا ہے جو علم حدیث میں مقتدا۔ اور جن کو حفظ و اتقان میں بلند مرتبہ حاصل ہے۔ بعض ائمہ نے اعتراف کیا ہے کہ علم و حفظ۔ ورع و زہد میں امام بخاری کے بعد خراسان میں ترمذی سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ ان کے اساتذہ اور تلامذہ کی تعداد تو بے شمار ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ کے اساتذہ میں امام مسلم کا بھی شمار ہے امام ترمذی نے اپنی جامع میں ان سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ نیز امام ترمذی امام بخاری کے تلمیذ رشید ہیں۔ لیکن امام بخاری نے بھی امام ترمذی سے دو احادیث سماعت کی ہیں۔ علم حدیث میں ان کی تصنیف جامع ترمذی ہے امام ترمذی کا خود اپنا بیان ہے کہ میں نے اپنی جامع کو حجاز۔ عراق۔ خراسان کے علماء کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس کو پسند کیا اور فرمایا من کان فی بیتہ ھذا الکتاب فکانما فی بیتہ نبی یتکلم یعنی جس گھر میں یہ کتاب ہے گویا کہ اس کے گھر میں نبی ہے جو کلام کرتا ہے ۲۰۹ھ میں پیدا ہوتے ۲۷۹ھ میں وفات پائی

امام ابن ماجہؒ کنیت ابوعبداللہ نام محمد باپ یزید۔ عراق کے شہروں میں سے قزوین ایک شہر ہے اس کی طرف نسبت سے آپ کو قزوینی کہا جاتا ہے۔ ماجہ عجمی لفظ ہے۔ ائمہ رجال اور ائمہ لغت کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ ماجہ محمد کی ماں کا نام ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ محمد کے باپ یزید کا لقب ہے۔ ہر دو صورتوں میں ابن ماجہ محمد کی صفت ہے اس لئے ابن ماجہ کا الف لکھنے میں ثابت رہنا چاہئے۔ امام بخاریؒ اصحاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک لیث ایسے اکابر محدثین سے اکتساب فیض کیا ہے ابوالفضل اور حافظ عبدالغنی مصری نے ان کی تصنیف سنن ابن ماجہ کو صحاح ستہ میں شمار کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ صحاح ستہ میں چھٹی کتاب موطا ہے یا دارمی ابن اثیر کا قول ہے کہ فقہ کے اعتبار سے ابن ماجہ حدیث کی ایک مفید کتاب ہے۔ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۷۳ھ میں وفات پائی۔ ان کے بھائی ابوبکر نے نماز جنازہ پڑھائی

امام مالکؒ | کنیت ابوعبداللہ نام مالک باپ انس ہے۔ صرف اہل حجاز کے امام نہیں بلکہ کتاب وسنت میں ان کو پیشوا مانا جاتا ہے۔ زہریؒ یحیی بن سعید انصاریؒ عبداللہ بن دینارؒ نافعؒ محمد بن المنکدرؒ ہشام بن عمرو وغیرہم ایسے اکابر محدثین سے اکتساب فیض کیا ہے۔ امام شافعیؒ محمد بن ابراہیم بن دینار ابو ہاشم۔ عبدالعزیز۔ ابن مبارک۔ ابن حازم ایسے ائمہ حدیث ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ امام شافعیؒ کا کہنا ہے کہ اگر مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز میں علم ختم ہو جاتا۔ علم حدیث میں ان کی تصنیف موطا ہے۔ اس کے بارہ میں امام شافعی کا قول ہے کہ روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد موطا کے سوا زیادہ صحیح اور کوئی کتاب نہیں۔ بعض علماء نے ابن ماجہ کی بجائے موطا کو صحاح ستہ میں شمار کیا ہے۔ ادب واحترام سے حدیث لیتے۔ عظمت و وقار سے حدیث بیان فرماتے۔ راجح قول کے مطابق ۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۷۹ھ مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بقیع الغرقد قبرستان میں مدفون ہیں۔

امام شافعی | کنیت ابوعبداللہ نام محمد باپ ادریس ہے چوتھی پشت میں شافع بن سائب ہے۔ ان کی طرف نسبت سے ان کو شافعی کہا جاتا ہے۔ نسباً قریشی ہیں ان کا شجرہ نسب عبد مناف میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ نو برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ بے حد ذہین تھے۔ موطا امام مالک پوری یاد تھی۔ ہر فن میں پوری مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے علم حدیث میں کتاب المبسوط تالیف کی مصر میں اس کو کتاب الام سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ ۱۹۵ھ میں جب بغداد آئے تو بہت سے علماء نے ان کے سامنے زانوئے ادب تہ کیے ان تلامذہ میں امام احمد کا بھی شمار ہے۔ جو وہاں مسائل بیان کیے وہ امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شافعیؒ کا قدیم مذہب ہے ۱۹۹ھ میں مصر آتے وہاں جو کچھ بیان کیا وہ امام شافعی کا جدید مذہب تعبیر ہوتا ہے ۔ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے ۲۰۴ھ میں وفات پائی قرافہ میں مدفون ہیں

امام بیہقی | کنیت ابوبکر نام احمد باپ الحسین دادا علی ہے ۔ کبار ائمہ حدیث میں ان کا شمار ہے ۔ حاکم ابوطاہر ۔ ابن فورک وغیرہم ائمہ حدیث ان کے اساتذہ میں شامل ہیں ۔ علم حدیث وفقہ میں مہارت تامہ رکھتے تھے ذہبی نے بیان کیا ہے کہ جو کتب انہوں نے تصنیف کی ہیں ان کی تعداد ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے علم حدیث میں ان کی تصنیف سنن بیہقی ہے جو دس جلدوں پر مشتمل ہے ۔ نیشاپور کے قریب بیہق ایک بستی ہے وہیں مدفون ہیں اس نسبت سے ان کو بیہقی کہا جاتا ہے ۳۸۴ھ میں پیدا ہوتے اور ۴۵۸ھ میں وفات پائی

امام ابن حبانؒ | کنیت ابوحاتم نام محمد باپ حبان دادا احمد بن حبان ہے ۔ دین کے فقہاء اور حفاظ میں ان کا شمار ہوتا ہے ۔ علم طب ۔ نجوم و دیگر فنون کے علاوہ لغت ۔ حدیث و وعظ میں مہارت تامہ رکھتے تھے ۔ ابویعلی موصلی ۔ حسن بن سفیان ۔ ابوبکر بن خزیمہ ۔ حاکم ایسے جلیل القدر محدثین وشیوخ ان کے تلامذہ میں شامل ہیں ۔ امام نسائی ایسے ائمہ حدیث سے انہوں نے اکتساب فیض کیا ہے علم حدیث میں ان کی تصنیف صحیح ابن حبان ہے ۔ ۳۵۴ھ میں وفات پائی ۔ سستیان میں بست ایک شہر ہے اس کی طرف نسبت سے ان کا لقب بستی ہے

امام ابوحاتمؒ | کنیت ابوحاتم نام محمد باپ ادریس ہے ۔ ائمہ کبار میں ان کا شمار ہے ۔ امام نسائی نے ان کی ثقاہت کا اعتراف کیا ہے ۔ ۱۹۵ھ میں پیدا ہوتے ۲۷۰ھ میں وفات پائی ۔

امام حاکمؒ | کنیت ابوعبداللہ نام محمد باپ عبداللہ ہے حدیث کی تلاش میں خراسان وماوراء النہر و دیگر بلاد کا سفر کیا ۔ ان کے اساتذہ کی تعداد دو ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے ۔ دارقطنی ۔ ابوذر ہروی ۔ ابویعلی ۔ بیہقی ابوالقاسم قشیری ایسے بے شمار محدثین ان کے تلامذہ میں شامل ہیں ۔ علم حدیث میں ان کی کتاب مستدرک ہے ۔ تاریخ نیشاپور کے علاوہ اور بہت سی ان کی تصانیف ہیں ۔ محکمہ قضاۃ پر فائز ہونے کی وجہ سے ان کو حاکم کہا جاتا ہے ۔ ۳۲۱ھ میں پیدا ہوتے ۴۰۵ھ میں وفات پائی ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام دارقطنیؒ | کنیت ابوالحسن نام علی باپ عمر ہے۔ آپ دارقطنی لقب سے مشہور ہیں۔ دارقطن بغداد شہر میں بڑا محلہ ہے اس کی نسبت سے دارقطنی کہا جاتا ہے۔ ابوقاسم البغوی ابوبکر بن ابوداؤد سجستانی۔ یحییٰ بن محمد۔ ابن درید اور ان کے علاوہ بغداد۔ بصرہ۔ کوفہ۔ واسطہ کے بے شمار ائمہ حدیث سے اکتساب فیض کیا ہے۔ کہولت کے عالم میں مصر اور شام کا سفر کیا بہت سی کتب تصنیف کیں۔ علم حدیث میں آپ کی تصنیف "سنن دارقطنی" ہے۔ اس کا شمار حدیث کی ان کتب میں ہوتا ہے جن پر ائمہ نے اعتماد کیا ہے۔ حاکم کا قول ہے کہ دارقطنی حفظ۔ علم۔ فہم و ورع میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ نحو اور قرات میں آپ امام مانے گئے ہیں۔ قاضی ابوالطیب طبری کہتے ہیں کہ دارقطنی علم حدیث میں امیرالمومنین ہیں۔ حاکم ابوحامد اسفرائینی۔ تمام رازی۔ حافظ عبدالغنی ازدی۔ ابوبکر برقانی۔ ابوذر ہروی۔ ابونعیم اصفہانی۔ قاضی ابوالطیب طبری وغیرہم بے شمار ائمہ نے ان کے سامنے زانوئے ادب تہ کئے۔ ۳۰۶ھ میں پیدا ہوئے ۳۸۵ھ میں وفات پائی۔

امام طبرانیؒ | کنیت ابوالقاسم نام سلیمان باپ احمد ہے۔ علم کی تلاش میں یمن۔ شام مصر بغداد۔ کوفہ۔ بصرہ۔ اصفہان کے مختلف شہروں کا سفر کیا حرمین بھی گئے۔ اس کے بارہ میں انہوں نے بے انتہا مشقت برداشت کی تیس برس تک آرام اور نیند کے لئے چٹائی کے بغیر اور کوئی شے میسر نہیں ہوئی۔ ان کے شیوخ کی تعداد ہزار سے کہیں زیادہ ہے امام نسائی ابوزرعہ ثقفی کا ان میں شمار ہوتا ہے ان کی تصانیف تو بہت ہیں علم حدیث میں معجم ثلاثہ کبیر اوسط۔ صغیر ان کی تصانیف ہیں۔ ابوالعباس احمد بن منصور کا کہنا ہے کہ امام طبرانی نے تین لاکھ احادیث مجھ کو لکھوائیں ہیں۔ ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے ۳۶۰ھ میں وفات پائی۔ حافظ ابونعیم "حلیہ" کے مصنف نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

امام بزارؒ | کنیت ابوبکر نام احمد باپ عمرو دادا عبدالخالق بصری ہے۔ بزار بیج فروخت کنندہ یا تیل نکالنے والا۔ اس مناسبت سے ان کو بزار کہا جاتا ہے امام دارقطنی نے ان کی ثقاہت کا اعتراف کیا ہے۔ علم حدیث میں ان کی تصنیف "مسند البزار" ہے۔ اس میں ان خفیہ اسباب کا پتہ دیا گیا ہے جن کے پائے جانے سے حدیث کی صحت مجروح ہوتی ہے۔ ہدیہ بن خالد جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری، مسلم کے شیوخ میں شامل ہیں ان سے اور دیگر ائمہ حدیث سے استفادہ کیا ہے ابن قانع اور طبرانی ایسے محدثین ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ آخر عمر میں علم حدیث کی تعلیم کے لئے شام و اصفہان میں مدت تک رہے۔ ان کو اپنے حافظہ پر اعتماد تھا۔ ۲۹۲ھ میں بمقام رملہ وفات پائی۔

امام ابن سکنؒ کنیت ابو علی نام سعید باپ عثمان دادا سعید پڑدادا سکن ہے ان کی طرف نسبت سے ابن سکن کہا جاتا ہے۔ دراصل بغدادی ہیں۔ مصر میں رہائش اختیار کر لی تھی ابو القاسم بغوی۔ سعید بن عبد العزیز حلبی۔ ابو عروبہ حرانی یعنی جیحوں سے نیل تک تمام محدثین ان کے اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ عبد اللہ بن مندہ۔ عبد الغنی بن سعید۔ علی بن محمد دقاق۔ عبد اللہ بن قرطبی وغیرہم بہت سے ائمہ نے ان سے اکتساب فیض کیا ہے حدیث میں ان کی تصنیف الصحیح المنتقی ہے اس کا دوسرا نام صحاح ماثورہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ۲۹۴ھ میں پیدا ہوئے ۳۵۳ھ میں وفات پائی۔

امام عبد الرزاق کنیت ابو بکر نام عبد الرزاق باپ ہمام دادا نافع ہے۔ مشہور اور کبار محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ امام ثوریؒ اوزاعیؒ، ابن جریجؒ وغیرہم اکابر ائمہ سے استفادہ کیا ہے امام احمدؒ۔ یحییٰ بن معینؒ۔ اسحٰق بن راہویہؒ۔ امام ذہبیؒ ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ علم حدیث میں ان کی تالیف مصنف عبد الرزاق کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کتاب مصنف ابن ابی شیبہ سے چھوٹی ہے۔ اکثر احادیث ثلاثی ہیں اور اس کا اختتام شمائل پر ہوتا ہے۔ ۲۱۱ھ میں وفات پائی۔

امام ابن القطانؒ کنیت ابو الحسن نام علی باپ محمد دادا کا نام عبد الملک ہے۔ ابن القطان لقب سے مشہور ہیں۔ فن حدیث اور رجال کے بارہ میں گہری نظر رکھتے تھے۔ ان کی تالیفات میں ایک تالیف الوہم والایہام بھی ہے جو احکام کبریٰ تصنیف علامہ عبد الحق پر تنقیدی نظر کرنے کی غرض سے لکھی گئی ہے اس سے ابن قطان کے علم۔ حفظ اور قوت فہم کا پتہ چلتا ہے۔ ۶۲۸ھ میں وفات پائی۔

امام سعید بن منصور کنیت ابو عثمان نام سعید باپ منصور دادا شعبہ ہے۔ جوزجان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیدا ہوئے بلخ میں پرورش پائی علم حدیث میں سنن سعید بن منصور کے نام سے ان کی تصنیف مشہور ہے۔ امام مالکؒ۔ لیثؒ۔ ابو عوانہ۔ مہدی بن میمون اور بے شمار ائمہ سے اکتساب فیض کیا ہے۔ ابو داؤد۔ یحییٰ بن موسیٰ۔ امام احمد بن حنبل کا شمار ان کے تلامذہ میں ہوتا ہے۔ ابو حاتم نے ان کے اتقان اور ثقاہت کا اعتراف کیا ہے۔ حرب کرمانی کا بیان ہے کہ انہوں نے دس ہزار حدیث ہم کو زبانی لکھوائی ہے۔ ۲۲۷ھ میں وفات پائی

امام ابن ابی شیبہ کنیت ابو بکر نام عبداللہ باپ محمد دادا ابی شیبہ ابراہیم ہے۔ کوفی ہیں حدیث میں ان کی تصنیف مسند و مصنف ہے۔ ان کے تلامذہ بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ کا شمار ہوتا ہے۔ شریک بن عبداللہ۔ ابو الاحوص۔ ابن مبارک۔ سفیان بن عیینہ اور ان جیسے دوسرے ائمہ حدیث ان کے اساتذہ میں شامل ہیں۔ ذہبی کا قول ہے کہ ابن ابی شیبہ حافظ ہے۔ ثبت۔ حفظ۔ اتقان اللہ تعالیٰ نے جو ان کو دیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ ۲۳۵ھ میں وفات پائی۔

حافظ ابو عوانہؒ کنیت ابو عوانہ نام یعقوب باپ اسحٰق ہے۔ نیشاپور کے علاقہ میں اسفرائین ایک چھوٹا سا شہر ہے اس کی طرف نسبت سے اسفرائینی کہا جاتا ہے علم حدیث میں ان کی مشہور تصنیف مسند ابو عوانہ ہے۔ یہ صحیح مسلم پر مستخرج ہے مستخرج وہ کتاب ہے جو دوسری کتاب کی احادیث کے اثبات کے لئے لکھی جاتی ہے۔ مستخرج اپنی سند کو اصل کتاب کے مصنف کو چھوڑ کر اس کے شیخ یا اوپر کے کسی شیخ تک اپنی سند پہنچاتا ہے۔ مستخرج کا بڑا افادہ یہ ہے کہ احادیث کے بارہ میں وثوق اور اعتماد بڑھ جاتا ہے

امام ابن عدیؒ کنیت ابو احمد نام عبداللہ باپ عدی ہے۔ جرجان ایک شہر ہے سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ یزید بن المہلب نے اس کو فتح کیا تھا۔ اس کی طرف نسبت سے ابن عدی کو جرجانی کہا جاتا ہے ابن القطان لقب سے مشہور ہیں طلب حدیث کے لئے اسکندریہ اور سمرقند کے درمیان تمام علاقہ کا سفر کیا۔ جرح و تعدیل کے اکابر ائمہ میں ان کا شمار ہے امام نسائی ایسے محدثین کا شمار ان کے اساتذہ میں ہوتا ہے امام حاکم ایسے محدث ان کے تلامذہ کی صف میں نظر آتے ہیں۔ فن جرح و تعدیل میں ان کی مشہور تصنیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دکامل" ہے ۲۷۷ھ میں پیدا ہوئے اسی سال ابوحاتم رازی فوت ہوتے ہیں ان کی وفات ۳۶۵ھ میں ہوئی۔

امام ابن الجارودؒ کنیت ابومحمد نام عبداللہ باپ علی۔ اصل نیشاپوری ہیں۔ مکہ معظمہ میں اقامت اختیار کی۔ ابوسعید بن اشج۔ محمد بن آدم۔ علی بن خشرم۔ یعقوب بن ابراہیم دورقی۔ عبداللہ بن ہاشم طوسی۔ حسن بن محمد زعفرانی اور بے شمار محدثین سے اکتساب فیض کیا۔ ابوحامد بن شرقی۔ محمد بن نافع مکی۔ یحیی بن منصور اور دیگر محدثین ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ علماء کی اس جماعت میں ان کا شمار ہوتا ہے جن کے علم وتحقیق اور حفظ و اتقان پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ علم حدیث میں ان کی مشہور تصنیف المنتقیٰ فی الاحکام ہے۔ ۳۰۷ھ میں وفات پائی

امام ابن مندہؒ کنیت ابوالقاسم نام عبدالرحمٰن باپ محمد دادا اسحٰق پردادا منده ہے۔ ان کی طرف نسبت سے ان کو منده کہا جاتا ہے فن حدیث میں ان کی تصنیف مستخرج ہے۔ ائمہ کبار میں ان کا شمار ہے۔ ۴۷۰ھ میں وفات پائی۔

امام ابویعلیٰؒ کنیت ابویعلیٰ نام احمد باپ علی دادا مثنیٰ ہے موصل ایک شہر ہے اس کی طرف نسبت سے ان کو موصلی کہا جاتا ہے۔ علم حدیث میں ان کی تصنیف "مسند ابویعلیٰ" ہے اسمٰعیل بن محمد بن فضل کا بیان ہے کہ مسانید نہر ہیں اور ان کی مسند سمندر ہے۔ ۳۰۷ھ میں وفات پائی

امام ابن المدینیؒ کنیت ابوالحسن نام علی باپ عبداللہ دادا جعفر ہے ابن المدینی لقب سے مشہور ہیں ان کا اصل وطن مدینہ ہے بصرہ میں قیام کیا۔ ابن عیینہؒ حماد بن زید ایسے بہت اکابر است سے اکتساب فیض کیا امام بخاریؒ وغیرہم ائمہ ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ اپنے زمانہ بھر کے ائمہ میں سے سب سے زیادہ علل حدیث کے ماہر ہیں۔

امام ابن عبدالبرؒ کنیت ابوعمر نام یوسف باپ عبداللہ دادا محمد پردادا عبدالبر ہے۔ پردادا کی طرف نسبت سے ان کو ابن عبدالبر کہا جاتا ہے۔ وطن کے اعتبار سے قرطبی اور مذہب کے اعتبار سے مالکی ہیں۔ فن رجال میں ان کی تصنیف "الاستیعاب فی اسماء الاصحاب" ہے۔ فقیہ ہونے کے علاوہ آپ حافظ اور محدث ہیں۔ ۳۶۳ھ میں پیدا ہوتے ۴۶۳ھ میں وفات پائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام طحاویؒ کنیت ابو جعفر نام احمد باپ محمد ہے صحراء مصر میں طحا ایک شہر ہے اس کی طرف نسبت سے ان کو طحاوی کہا جاتا ہے۔ علم حدیث میں ان کی تصنیف شرح معانی الآثار ہے۔ مزنی شافعی کے تلامذہ میں ان کا شمار ہے بعد میں حنفی مذہب اختیار کر لیا۔ امام اور فقیہ ہیں۔ ائمہ احناف میں ان کا شمار ہوتا ہے ۲۳۹ھ میں پیدا ہوئے ۳۲۱ھ میں وفات پائی۔

امام ابن خزیمہؒ کنیت ابوبکر نام محمد باپ اسحاق دادا خزیمہ ہے۔ علم حدیث میں ان کی تصنیف ابن خزیمہ ہے۔ ذہبی نے کہا ہے کہ خراسان میں اپنے زمانہ کے شیخ الاسلام اور امام الائمہ ہیں۔ امامت اور حفظ کی ان پر انتہاء ہے۔ ۳۱۱ھ میں وفات پائی

مصنف بلوغ المرام نام شیخ الاسلام ابو الفضل احمد باپ علی دادا حجر ہے۔ حجر کی طرف نسبت سے ابن حجر کہا جاتا ہے۔ ائمہ نے آپ کے علم و فضل کا اعتراف کیا ہے۔ جو کتب آپ نے تصنیف کی ہیں ان کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب بتائی جاتی ہے ان میں سے بخاری کی شرح فتح الباری بہت بڑی اہمیت کی حامل ہے جو دس جلدوں اور ایک مقدمہ پر مشتمل ہے ۸۱۷ھ میں لکھنا شروع کی تھی ۸۴۲ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اس خوشی میں مصنف نے بہت بڑی دعوت ولیمہ کی اس پر قریباً پانصد دینار صرف ہوئے۔ بادشاہوں نے ایک ایک نسخہ تین تین صد دینار میں خریدا۔ اس شرح کا اختصار ابو الفتح محمد بن حسین المراغی نے کیا جن کی وفات ۸۵۹ھ میں ہوئی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ ۷۷۳ھ میں پیدا ہوئے ۸۵۶ھ میں وفات پائی۔

مترجم

مترجم کی زندگی کے مختصر حالات

استاذ مکرم مولانا ابو السلام محمد صدیق بن عبد العزیز مدظلہ العالی مشرقی پنجاب کے ضلع فیروزپور میں ایک گاؤں فیروز دال کے ایک دینی گھرانہ کے چشم و چراغ ہیں۔ ۱۹۱۴ء یا ۱۹۱۶ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ہی میں حاصل کی اس کے بعد انہوں نے مولانا صدر الدین غالبویؒ۔ بحر العلوم حافظ عبد اللہ روپڑیؒ۔ شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفیؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الحدیث مولانا سید مولا بخش کوموی اور حضرت العلام حافظ محمد گوندلوی اور مولانا حافظ محمد حسین ایسے علمائے فحول سے اکتساب علم کیا۔ فکری لحاظ سے سب سے زیادہ حافظ عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ سے متاثر ہوئے۔ قیام پاکستان سے قبل لدھیانہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ ۱۹۴۲ء سے لے کر تقسیم ہند تک دار الحدیث لدھیانہ میں تدریس حدیث اور جامع اہلحدیث میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد اپنے اہل وعیال، والدین اور دیگر اعزہ واقرباء کے ساتھ سرگودھا چلے آئے اور مستقل طور پر یہیں مقیم ہو کر علم کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ آج کل "الجامعۃ العلمیۃ" سرگودھا کے رئیس الجامعہ ہیں۔ تدریس حدیث کے علاوہ تصنیف وتالیف میں مشغول ہیں۔ ایک دینی اشاعت کے ادارے کا انتظام بھی انہی کے سپرد ہے۔ اس ادارے نے بہت سی کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے جن میں سنن ابن ماجہ، بلوغ المرام مع حاشیہ سید احمد حسن اور فتاوی اہلحدیث وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ صدر ضیاء الحق کی حکومت کے تحت دینی مدارس کی تنظیم نو کے سلسلے میں "قومی کمیٹی برائے دینی مدارس" میں اہل حدیث مسلک کی نمائندگی کے لئے رکن نامزد ہوئے اور نہایت زوردار طریقے سے اپنا موقف پیش کیا۔

مسلک اور علمی مرتبہ آپ خالص سلفی مسلک کے حامل ہیں اور عمر بھر سے اسی مسلک کی اشاعت کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کی تگ و دو کا نقطہ ارتکاز مسلک اہل حدیث ہے۔ ہم نے سابقہ سطور میں عرض کیا ہے کہ آپ منہاج فکر میں حضرت حافظ عبداللہ روپڑی سے بے حد متاثر ہیں۔ ان کے رشحات فکر، فقہی استنباط پر بحر العلوم حافظ عبداللہ روپڑی کی چھاپ ہے۔ مولانا محترم مواریث میں یدطولی رکھتے ہیں۔ وراثت کے مشکل سے مشکل مسئلہ کو حل کر دیتے ہیں۔ وراثت کے مسائل میں ان کو نہ صرف اہل حدیث حضرات میں سند تسلیم کیا جاتا ہے بلکہ بسا اوقات حنفی حضرات یا عدالتوں کی طرف سے بھی استفتاء آجاتا ہے۔ ان کے طرز استدلال میں قوت جو کہ مسلک اہل حدیث کا خاصہ ہے اور استنباط میں گہرائی پائی جاتی ہے۔ قلم میں زور بیان اور اعتدال ہے۔ اور تحریر تیزی اور شدت سے پاک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصنیفات یوں تو آپ نے اب تک چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں لکھی ہیں جو عقائد، حدیث اور فقہ پر مشتمل ہیں۔ لیکن ہماری نظر میں ان کا سب سے بڑا کارنامہ بحر العلوم حافظ عبداللہ روپڑیؒ کے فتاوی کی تدوین ہے اور ان فتاوی کو مدون کر کے مسلک سلفی کی ایک بڑی خدمت سرانجام دی ہے ان فتاوی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ حضرت محدث روپڑی کی فکری منہاج، طرز استدلال اور اسلوب واضح طور پر علماء کے سامنے آ گئے۔ ان فتاوی کی صورت میں محدث روپڑیؒ کا نام قیامت تک کے لئے زندہ رہے گا۔ اس کے علاوہ آپ کی تصانیف میں اوصافِ مسلمان، راہ سنت، وراثتِ اسلامیہ، اردو ترجمہ جزء رفع الیدین، جمع بین الصلوتین، المعراج، دائمی اوقاتِ نماز، خیر الکلام، حج و عمرہ، تعلیم الاحکام ترجمہ و شرح بلوغ المرام مشہور ہیں۔

تعلیم الاحکام ترجمہ بلوغ المرام بہت انوکھے اسلوب کی تصنیف ہے۔ ترجمہ کے ساتھ ساتھ سوال و جواب کی صورت میں احادیث کی شرح ہے۔ اس شرح میں تمام فقہی مسائل سمو دیئے گئے ہیں۔ ہر چند کہ یہ کتاب قصداً عام دینی گھرانوں اور طلبہ کے لئے لکھی گئی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ علماء کے لئے بھی یہ کتاب یکساں فائدہ مند ہے اس کتاب کی پہلی جلد طباعت و اشاعت کے مراحل میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے صمیم قلب سے دعا ہے کہ ان کو اس کتاب کے باقی حصوں کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

طیب شاہین لودھی عفی عنہ
لیکچرار ادبیات عربی
گورنمنٹ کالج شاہ پور صدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصطلاحات

جامع ۔ محدثین کی اصطلاح میں وہ کتاب ہے جس میں حسب ذیل عنوان پر احادیث پائی جاتی ہیں۔

عقائد ۔ احکام ۔ رقاق ۔ آداب ۔ تفسیر ۔ بدء الخلق و سیر ۔ فتن ۔ مناقب

سنن ۔ وہ کتاب ہے جس میں کتاب الطہارت سے کتاب الوصایا تک احادیث کا ذکر فقہی ترتیب کے موافق ہوتا ہے۔

مسند ۔ وہ کتاب ہے جس میں ترتیب صحابہؓ کے موافق احادیث کا ذکر ہو۔ ترتیب کی تین صورتیں ہیں

(۱) حروف تہجی (۲) سبقت اسلام (۳) قبائل و انساب

معجم ۔ وہ کتاب ہے جس میں ترتیب شیوخ کے موافق احادیث کا ذکر ہوتا ہے۔ اس میں تقدم وفات شیخ یا حروف تہجی یا تقدم فضیلت یا تقدم علم و تقوی ان میں سے کسی ایک کا اعتبار ہوتا ہے۔ اکثر حروف تہجی کے مطابق احادیث بیان ہوتی ہیں۔ طبرانی کی معجمات ثلاثہ مشہور ہیں۔ معجم کبریٰ ۔ معجم صغریٰ ۔ معجم اوسط

جزو ۔ وہ کتاب ہے جس میں ان احادیث کا بیان ہے جو ایک ہی راوی سے مروی ہیں خواہ راوی صحابہ کے طبقہ کا ہو یا بعد میں کسی طبقہ کا

اربعین ۔ وہ کتاب ہے جس میں ایک باب یا مختلف ابواب میں چالیس احادیث بیان کی گئی ہوں

مستخرج ۔ وہ کتاب ہے جو دوسری کتاب کی احادیث کے اثبات کے لئے لکھی جاتی ہے مستخرج کتاب کے مصنف کو چھوڑ کر اس کے شیخ یا اوپر کے شیخ تک اپنی سند کو ملاتا ہے۔

مستدرک ۔ وہ کتاب ہے جس میں وہ احادیث ذکر کی جائیں جو کسی کتاب کی شرط کے مطابق ہوں مگر اس میں نہ ہوں

صحیحین ۔ اس سے مراد بخاری و مسلم ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفق علیہ ۔ اس سے وہ حدیث مراد ہے جس کو امام بخاریؒ اور مسلمؒ دونوں نے ایک ہی صحابی سے روایت کیا ہے

صحاح ستہ ۔ اس سے حدیث کی چھ کتب مراد ہیں

بخاری ۔ مسلم ۔ سنن ابوداؤد ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ

بعض ائمہ نے ابن ماجہ کی جگہ موطا امام مالکؒ یا مسند دارمی کو صحاح ستہ میں شامل کیا ہے

مُسْنِدْ ۔ وہ راوی ہے جو اپنی سند سے حدیث بیان کرتا ہے ۔

مُسْنَدْ ۔ وہ حدیث ہے کہ اس کی سند شروع سے اخیر تک متصل ہو ۔

محدث ۔ وہ ہے جو درایت و روایت کا حافظ ہو ۔

حافظ ۔ وہ ہے جس کو ایک لاکھ حدیث متن اور سند سمیت یاد ہو ۔

حجۃ ۔ وہ ہے جس کو تین لاکھ حدیث زبانی یاد ہو ۔

حاکم ۔ وہ ہے جس کے علم نے تمام مروی احادیث کا احاطہ کر لیا ہے ۔

سند ۔ اس سے مراد وہ راوی ہیں جن کے ذریعہ سے حدیث کا علم ہوتا ہے ۔

متن ۔ سند کے ذریعہ جو بات بیان ہوئی ہے وہ متن ہے ۔

اسناد ۔ سے مراد سند کا بیان کرنا ہے کبھی سند کے معنی میں استعمال ہوتا ہے ۔

حدیث ۔ جمہور محدثین کی اصطلاح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ۔ فعل ۔ تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے ۔ صحابی اور تابعی کے قول ۔ فعل ۔ تقریر پر بھی حدیث کا اطلاق ہوتا ہے

تقریر ۔ جو عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہوا ہے یا بات جو کہی گئی ہے اس کو برا نہیں منایا اور نہ اس سے روکا ہے بلکہ خاموشی اختیار کی ہے ۔ اس کا نام تقریر ہے ۔

متابعت ۔ غریب حدیث کے جس راوی کے متعلق تفرد کا گمان تھا اگر تتبع سے اس کا کوئی موافق مل گیا تو اس موافق کو متابع بکسر با اور موافقت کو متابعت کہا جاتا ہے ۔

متابعت دو قسم پر ہے ۔ تامہ ۔ قاصرہ

تامہ ۔ اگر خود راوی حدیث کے لئے متابعت ثابت ہے تو متابعت تامہ ہے ۔

قاصرہ ۔ اگر اس کے شیخ یا اوپر کے کسی شیخ کے لئے ثابت ہے تو یہ متابعت قاصرہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہد ۔ اگر کسی دوسرے صحابی سے ایسا متن مل گیا جو کسی حدیث فرد کے ساتھ لفظاً و معنیً یا صرف معنی مشابہ ہو تو اسے شاہد کہا جاتا ہے ۔

منکر اور معروف ۔ اگر ضعیف راوی نے روایت میں قوی راوی کی مخالفت کی ہے تو اس کی حدیث کو منکر اور مقابل کی حدیث کو معروف کہا جاتا ہے ۔

اسناد کے اعتبار سے حدیث کی دو قسمیں ہیں ۔

۱۔ متواتر ۲۔ احاد

متواتر ۔ وہ حدیث ہے جس میں چار شرطیں پائی جاتی ہیں

(۱) راویوں کی تعداد ہر زمانہ میں بکثرت ہو

(۲) ان کا جھوٹ پر جمع ہونا عادتہً محال ہو

(۳) ابتداء سے انتہاء تک راویوں کی تعداد میں کمی واقع نہ ہو ۔

(۴) متن کا تعلق ایسے امور سے ہو جو حسی ہیں

بعض ائمہؒ نے پانچویں شرط یہ ٹھہرائی ہے کہ سامع کو علم کا فائدہ دے

احاد یا خبر واحد

مذکورہ بالا متواتر کی شرطوں میں سے کسی ایک شرط میں کوئی خرابی واقع ہو جائے تو وہ خبر واحد ہے ۔ جب قرائن اس کو محیط ہوں تو ایسی حدیث سے علم یقینی نظری حاصل ہوگا

خبر واحد کی تین قسمیں ہیں

(۱) صحیح (۲) حسن (۳) ضعیف

صحیح ۔ صحیح حدیث وہ ہے کہ اس کا راوی عادل ہو ۔ تام الضبط ہو ۔ حدیث متصل السند ہو ۔ غیر معلل ہو ۔ شاذ نہ ہو

عادل ۔ وہ راوی ہے کہ مسلمان ہو ۔ بالغ عاقل ہو ۔ متقی ہو ۔ گناہ کبیرہ سے اجتناب کرتا ہو خواہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام

تام الضبط ۔ ضبط کا معنی حفظ ہے ۔ ضبط دو قسم پر ہے

ضبط کتاب ۔ ضبط صدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضبط صدر ۔ وہ ہے کہ راوی اپنی سرد یہ احادیث کو پوری طرح یاد رکھے ۔

ضبط کتاب ۔ وہ ہے کہ اصل کتاب جو اپنے اساتذہ پر پڑھی ہے اس میں رد و بدل نہ ہونے دے ۔

اتصال سند ۔ متصل السند حدیث ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس کی سند میں کوئی راوی ساقط نہ ہو ۔

معلل ۔ وہ حدیث ہے کہ اس میں ایسی خفیہ علت پائی جاتی ہے جو اس کی صحت کو مجروح کرتی ہے ۔

شاذ ۔ وہ حدیث ہے کہ اس کے روایت کرنے میں ثقہ راوی اپنے سے بڑے ثقہ راوی کی مخالفت کرتا ہے ۔

صحیح لذاتہ ۔ جس حدیث میں مذکورہ صفات پائی جاتی ہیں وہ حدیث صحیح لذاتہ ہے

حسن لذاتہ ۔ وہ حدیث ہے کہ اس کے راوی کا حافظہ خفیف ہے جبکہ صحیح کی باقی شرائط بدستور پائی جاتی ہیں ۔

صحیح لغیرہ ۔ حسن حدیث کو دوسری ایک یا کئی اسناد سے تقویت ملتی ہے تو وہ حدیث صحیح لغیرہ ہے ۔

حسن لغیرہ ۔ ضعیف حدیث کو دوسری ایک یا کئی اسناد سے تقویت ملتی ہے تو وہ حدیث حسن لغیرہ ہے ۔

ضعیف حدیث ۔ وہ ہے کہ حسن حدیث کی کسی شرط میں خلل واقع ہو اس کا درجہ حسن حدیث سے کم ہے ۔

مقبول اور مردود

صحیح لذاتہ ہو یا لغیرہ ۔ حسن لذاتہ ہو یا لغیرہ یہ سب مقبول ہیں ۔

ضعیف حدیث مردود ہے اس پر عمل جائز نہیں ۔ البتہ فضائل اعمال میں اس کا اعتبار کیا جاتا ہے ۔ بشرطیکہ اس میں تین باتیں پائی جائیں ۔

۱۔ ضعف شدید قسم کا نہ ہو ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ضعیف حدیث پر عمل کرنے سے اصل شریعت کی مخالفت نہ ہو۔

۳۔ حدیث ضعیف سے استنباط مسائل مراد نہ ہو بلکہ احتیاط مراد ہو۔

مشہور۔ وہ حدیث ہے کہ اس کے راوی تین یا ان سے زیادہ ہوں

عزیز۔ وہ حدیث ہے کہ ہر زمانہ میں اس کے راوی دو سے کم نہ ہوں

غریب۔ وہ حدیث ہے کہ اس کا راوی ایک ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ غریب مطلق غریب نسبی

غریب مطلق۔ وہ حدیث ہے کہ سند کے اصل میں تفرد ہو باقی سند میں ہو یا نہ ہو مثلاً حدیث النھی عن بیع الولاء وھبتہ کے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرنے میں عبداللہ بن دینار اکیلا ہے۔ ایسی حدیث کا نام فرد مطلق ہے۔

غریب نسبی۔ وہ ہے کہ سند کے اصل میں نہیں بلکہ اس کے وسط میں تفرد ہے یہ غریب نسبی ہے مثلاً حدیث کو ابن عمرؓ سے نافع نے اور اس سے مالک نے روایت کیا ہے۔ اگرچہ اس حدیث کو نافع سے روایت کرنے والے اور بھی راوی ہیں مگر مالک سے روایت کرنے والا صرف ایک راوی ہے اس راوی کی نسبت سے حدیث غریب نسبی ہے۔

صفات کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

صفات کے اعتبار سے مقبول حدیث کی چار اقسام ہیں۔

(۱) محکم (۲) مختلف (۳) ناسخ (۴) راجح

محکم۔ وہ حدیث ہے کہ اس کے خلاف کوئی دوسری حدیث نہ ہو۔

مختلف۔ وہ حدیث ہے کہ اس کے خلاف اور حدیث ہے لیکن ہر دو احادیث میں تطبیق ممکن ہے۔

ناسخ۔ وہ حدیث ہے جو اپنی جیسی حدیث سے متاخر بھی ہے اور معارض بھی۔

راجح۔ وہ مقبول حدیث ہے کہ اپنی جیسی حدیث کے معارض ہے لیکن ہر دو احادیث میں تطبیق ناممکن ہے تقدم کے کسی سبب کی بنا پر اس کو مقدم کیا گیا ہے اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابل جو حدیث ہے وہ مرجوح ہے۔

مردود حدیث

اس کی دو قسمیں ہے۔

(۱) راوی کا ساقط ہونا (۲) راوی میں طعن کا پایا جانا

ساقط کے اعتبار سے حدیث کی پانچ قسمیں ہیں

(۱) معلق (۲) مرسل (۳) معضل (۴) منقطع (۵) مدلس

معلق ۔ وہ حدیث ہے کہ اس کے شروع سند سے ایک راوی یا تمام سند حذف ہو

مرسل ۔ وہ حدیث ہے کہ تابعی اس کو مرفوع بیان کرے

مُعضَل ۔ وہ حدیث ہے کہ اس کی سند میں سے پے در پے دو راوی ساقط ہوں

منقطع ۔ وہ حدیث ہے کہ اس کی سند سے ایک راوی ساقط ہو یا دو ساقط ہوں مگر وہ پے در پے ساقط نہ ہوں

مدلس ۔ وہ حدیث ہے جس میں راوی اپنے شیخ کے بجائے شیخ سے بصیغہ عن ایسی عبارت سے روایت کرتا ہے کہ اس سے سماع کا وہم پیدا ہوتا ہے۔ یہ مدلس الاستاد ہے۔

مدلس الشیوخ ۔ کبھی راوی اپنے شیخ کو ساقط نہیں کرتا مگر غیر معروف اوصاف سے اس کا ذکر کرتا ہے۔ یہ مدلس الشیوخ ہے۔

مدلس التسویۃ ۔ کبھی راوی دو ثقہ راویوں کے درمیان ضعیف راوی کو ساقط کرتا ہے یہ مدلس التسویۃ ہے۔

مدلس اور مرسل خفی میں فرق ۔ تدلیس میں مدلس کی اپنے شیخ سے ملاقات ہوتی ہے مرسل خفی میں زمانہ ایک ہوتا ہے مگر ملاقات غیر معروف ہوتی ہے۔

طعن کے اعتبار سے مردود حدیث کی چار اقسام ہیں

(۱) موضوع (۲) متروک (۳) منکر (۴) معلل

موضوع ۔ وہ حدیث ہے جس میں راوی نے جھوٹ بولا ہے۔

متروک ۔ وہ حدیث ہے کہ راوی متہم بالکذب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر ۔ وہ حدیث ہے کہ اس کے راوی میں طعن اس کی غفلت یا اس کے فسق کی وجہ سے ہو۔
معلل ۔ وہ حدیث ہے جو ظاہر میں تو صحیح سلامت معلوم ہوتی ہے مگر اس میں خفیہ عیب ہے جو اس کی صحت کو مجروح کرتا ہے۔

طعن بصورت ادراج

مدرج ۔ وہ حدیث ہے کہ اس میں ایسی بات شامل ہو جائے جو اس میں سے نہیں ہے
مدرج کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ مدرج المتن (۲) مدرج السند

مدرج المتن ۔ وہ حدیث ہے کہ اس کے شروع میں یا درمیان میں یا آخر میں راوی کا کلام شامل ہو جائے۔ کبھی یہ اضافہ غیر معروف لفظ کی تفسیر کے لئے ہوتا ہے۔
مدرج الاسناد ۔ وہ حدیث ہے کہ اس کی سند میں اضافہ ہے۔ مثلاً بہت سی اسناد کو وضاحت کئے بغیر ایک سند میں جمع کر دیا گیا ہے۔
مقلوب ۔ وہ حدیث ہے کہ راوی سند یا متن میں تقدیم و تاخیر کر کے اپنے سے زیادہ راجح راوی کی مخالفت کرتا ہے۔
مضطرب ۔ وہ حدیث ہے کہ اس میں راوی سند یا متن یا دونوں میں اپنے سے بڑے راوی کی مخالفت کرتا ہے اور ان میں مطابقت کی کوئی صورت ممکن نہیں۔

حدیث کو مجروح کرنے والے امور

حسب ذیل امور سے بھی صحت حدیث مجروح ہوتی ہے۔

ابہام ۔ بدعت ۔ شذوذ ۔ اختلاط

مبہم ۔ وہ حدیث ہے کہ ایک یا زیادہ راویوں کا نام نہ ذکر کیا جائے
بدعتی کی حدیث ۔ حدیث بیان کرنے والا بدعتی ہے۔ اگر اس کی بدعت کفر کا باعث ہے تو اس کی حدیث مقبول نہیں۔ اگر فسق کا سبب ہے لیکن راوی عادل ہے اور اس کی حدیث بدعت کی طرف دعوت نہیں دیتی تو اس کی حدیث مقبول ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاذ ۔ وہ حدیث ہے کہ اس میں ثقہ راوی اپنے سے بڑے ثقہ راوی کی مخالفت کرتا ہے ۔

محفوظ ۔ وہ حدیث ہے جس کو بڑے ثقہ نے روایت کیا ہے اس سے کم درجہ ثقہ نے اپنی حدیث میں اس کی مخالفت کی ہے

حدیث مختلط ۔ بڑھاپا وغیرہ کی وجہ سے عقل مختلط ہوگئی ہے حافظہ صحیح کام نہیں کرتا ایسے راوی کی بیان کی ہوئی حدیث مختلط ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اختلاط سے پہلے وقت کی بیان کردہ حدیث مقبول ہے اختلاط سے بعد کی حدیث مردود ہے ۔

متن اور سند کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

متن اور سند کے اعتبار سے حدیث کی چھ اقسام ہیں

مرفوع ۔ موقوف ۔ مقطوع ۔ عالی مطلق ۔ عالی نسبی ۔ نازل

مرفوع ۔ وہ حدیث ہے کہ اس کی نسبت صراحتہً یا حکماً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو

موقوف ۔ وہ قولی یا فعلی حدیث ہے کہ اس کی سند صحابی تک پہنچتی ہے اور اس کے مرفوع ہونے پر کوئی قرینہ بھی نہیں ۔

مقطوع ۔ وہ حدیث ہے کہ اس کی سند تابعی تک پہنچتی ہے

عالی مطلق ۔ وہ حدیث ہے کہ اس کی سند کے راوی دوسری سند کی نسبت تعداد میں کم ہیں ۔ اور سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے ۔

نازل ۔ وہ حدیث ہے جو عالی مطلق کے مقابلہ میں ہے ۔

عالی نسبی ۔ وہ حدیث ہے کہ اس کی سند کے راوی دوسری سند کی نسبت تعداد میں کم ہیں اور حدیث کسی مشہور امام مثلاً مالکؒ ۔ امام شافعیؒ ۔ امام بخاریؒ ۔ امام مسلمؒ یا ان جیسے کسی مشہور امام تک پہنچتی ہے ۔

نازل نسبی ۔ وہ حدیث ہے جو عالی نسبی کے مقابلہ میں ہے ۔

نازل کی نسبت عالی حدیث صحت کے زیادہ قریب ہوتی ہے اور اس میں خطاء کا امکان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم ہوتا ہے۔

اعتبار۔ کتب احادیث میں اس غرض سے تتبع کرنا کہ حدیث فرد کے لئے متابعت یا مشاہد ہے یا نہیں اسے اعتبار کہا جاتا ہے۔

تعدیل کے مراتب

راویوں کی تعدیل کے لئے محدثین جو الفاظ استعمال کرتے ہیں ان کے چار مراتب ہیں۔

مرتبہ ۱۔ فلان ثقۃ ثقۃ۔ ثبت ثبت۔ حجۃ حجۃ۔ حافظ حجۃ

مرتبہ ۲۔ فلان ثقۃ او حجۃ او حافظ او ثبت او ضابط او متقن

مذکورہ بالا الفاظ کا استعمال راویوں کے عادل اور ضابط ہونے پر دلالت کرتا ہے

مرتبہ ۳۔ فلان صدوق او خیار او مامون او لا باس بہ او لیس بہ باس

اس مرتبہ کی احادیث لکھی تو جاتی ہیں۔ لیکن ان میں غور و فکر کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے کہ ان الفاظ سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ راوی کا ضبط کیسا ہے؟

مرتبہ ۴۔ فلان عنہ رووہ۔ محلہ الصدق۔ شیخ وسط۔ شیخ صالح الحدیث او جید او حسن او صویلح۔ ارجو ان لیس بہ باس۔ صدوق انشاءاللہ

اس مرتبہ کی احادیث اعتبار کے لئے لکھی جاتی ہیں۔

جرح کے مراتب

جرح کے مراتب پانچ ہیں۔

مرتبہ ۱۔ فلان یکذب۔ کذاب۔ وضاع۔ یضع و دجال

مرتبہ ۲۔ فلان ساقط۔ ھالك۔ ذاھب۔ فیہ نظر او متھم بالکذب او متھم بالوضع او ھو متروك او لا یعتبر بہ او ھو لیس بالثقۃ او غیر مامون او سکتوا عنہ

مرتبہ ۳۔ فلان رُدَّ حدیثہ او مردود او ردوا حدیثہ او واہٍ او اِرْمِ بہ او

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطرح الحدیث او طرحہ حدیثہ او ضعیف جدا او لا شئ او لیس بشئ او لا یساوی شیئًا

نمبر ۱۔ ۲۔ ۳ کی احادیث سے نہ استدلال کرنا جائز ہے اور نہ اعتبار کیلئے معتبر ہیں

مرتبہ ۴۔ فلان منکر الحدیث او ضعیف او مضطرب الحدیث او واہ وضعفوہ ولا یحتج بہ۔

مرتبہ ۵۔ فلان فیہ ضعف او فیہ مقال او ضعیف او سئ الحفظ او لین الحدیث تکلموا فیہ او لیس بالمتین او لیس بالقوی او لیس بالحجۃ اولیس بالعمدۃ او لیس بالمرضی۔ قد طعنوہ و فیہ اختلفوا فلان تعرف وتنکر

چوتھی اور پانچویں مرتبہ کے الفاظ جن راویوں کے بارے میں استعمال کئے جائیں ان کی احادیث اعتبار اور استشہاد کے کام تو آسکتی ہیں مگر ان سے استدلال جائز نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائی کلمات

الحمد للہ علی نعمہ الظاہرۃ والباطنۃ قدیما وحدیثا والصلوۃ والسلام علی نبیہ ورسولہ محمد والہ وصحبہ الذین ساروا فی نصرۃ دینہ سیرا حثیثا وعلی اتباعھم الذین ورثوا علمھم والعلماء ورثۃ الانبیاء اکرم بھم وارثا وموروثا اما بعد فھذا مختصر یشتمل علی اصول الادلۃ الحدیثیۃ للاحکام الشرعیۃ حررتہ تحریرا بالغا لیصیر من یحفظہ من بین اقرانہ نابغا ویستعین بہ الطالب المبتدی ولا یستغنی عنہ الراغب المنتہی

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ اس نے اپنے انعامات ظاہری۔ باطنی قدیم وجدید سے (اپنے بندوں کو) نوازا ہے

صلوۃ وسلام نبی اور رسول پر اور آپ کی آل واصحاب پر ہو کہ وہ دین کی حمایت میں تیز رفتاری سے نکلے ــــ ان کے اتباع پر بھی صلوۃ وسلام ہو کہ انہوں نے اپنے اکابر کا علمی ورثہ پایا ــــ حقیقت میں علماء ہی انبیاء کے وارث ہیں۔ (توجہ فرمائیے) کہ وارث اور موروث دونوں بارگاہ ایزدی میں کتنی بڑی عزت رکھتے ہیں۔

امابعد ! یہ مختصر کتاب ایسے اصولوں یعنی دلائل پر مشتمل ہے جن کا تعلق حدیث رسول سے ہے جن سے شرعی احکام استنباط کئے جاتے ہیں۔

میں نے اس کو ایسے عمدہ طریق سے لکھا ہے کہ اس کو حفظ کرنے والا اپنے زمانہ میں ممتاز عالم دین ہو گا۔ اور یہ کتاب مبتدی کے لئے علم دین کا روشن مینار ہے اور منتہی بھی اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

رموز

بلوغ المرام میں اکثر ایسے مقام ہیں جہاں حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے حافظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن حجرؒ نے اس امام کا نام نہیں لیا جس نے اس کو روایت کیا ہے۔ نام کی بجائے رموز پر ہی اکتفار کرتے ہیں۔ اس سے ان کی مراد کیا ہے؟ وہ خود ہی وضاحت فرماتے ہیں کہ

وقد بينت عقب كل حديث من اخرجه من الائمة لارادة نصح الامة فالمراد بالسبعة احمد و البخاری و مسلم و ابو داؤد و النسائی و الترمذی و ابن ماجه و بالستة من عدا احمد و بالخمسة من عدا البخاری و مسلما و قد اقول الاربعة و احمد و بالاربعة من عدا الثلاثة الاول و بالثلاثة من عداهم و الاخير و بالمتفق عليه البخاری و مسلم و قد لا اذكر معهما غيرهما و ما عدا ذلك فهو مبين و سميته **بلوغ المرام من جمع ادلة الاحكام**

میں نے ہر حدیث کے بعد اس امام کا نام بیان کر دیا ہے جس نے اس کو روایت کیا ہے۔

پس اَلسَّبْعَةُ (سات) سے میری مراد۔ احمدؒ۔ بخاریؒ۔ مسلمؒ۔ ابو داؤدؒ۔ ترمذیؒ نسائیؒ۔ ابن ماجہؒ ہے۔

اَلسِّتَّةُ (چھ) سے مراد بخاریؒ۔ مسلمؒ۔ ابو داؤدؒ۔ ترمذیؒ۔ نسائیؒ۔ ابن ماجہؒ ہے۔

اَلْخَمْسَةُ (پانچ) سے مراد احمدؒ۔ ابو داؤدؒ۔ ترمذیؒ۔ نسائیؒ۔ ابن ماجہؒ ہے۔

اَلْاَرْبَعَةُ (چار) وَ اَحْمَدُ۔ اس سے مراد بھی احمدؒ۔ ابو داؤدؒ۔ ترمذیؒ۔ نسائیؒ۔ ابن ماجہ ہے

اَلْاَرْبَعَةُ (چار) سے مراد ابو داؤدؒ۔ ترمذیؒ۔ نسائیؒ۔ ابن ماجہؒ ہے

اَلثَّلَاثَةُ (تین) سے مراد ابو داؤدؒ۔ ترمذیؒ۔ نسائیؒ ہے

مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ سے مراد بخاریؒ اور مسلمؒ ہے۔

کبھی ان کے ساتھ کسی دوسرے امام کا ذکر نہیں کرونگا خواہ اس نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہو۔ اور جو اس کے سوا ہے وہ واضح ہے۔ میں نے اس کا نام بلوغ المرام من ادلة الاحکام رکھا ہے۔ والله اسأل ان لا يجعل ما علمناه علينا و بالا و ان يرزقنا العمل بما يرضاه سبحانه و تعالىٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الطہارۃ

باب المیاہ

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے بارہ میں ارشاد فرمایا کہ اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔ اس حدیث کو چار ائمہ نے اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے۔ الفاظ حدیث ابن ابی شیبہ کے ہیں۔ ابن خزیمہؒ اور ترمذیؒ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ مالکؒ شافعیؒ اور احمدؒ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

الفاظ کا حل

کتاب۔ لغوی معنی اکٹھ اور جمع ہے۔ اصطلاح میں فصل اور باب کے عنوان کا نام کتاب ہے۔ طہارت۔ نظافت و پاکیزگی۔ اصطلاح میں طہارت حکمی صفت ہے جو حدث کو اٹھاتی اور نجاست کو دور کرتی ہے۔ باب۔ لغوی معنی دروازہ ہے جس سے مکان میں آمد و رفت ہوتی ہے۔ اصطلاح میں ان مسائل کے عنوان کا نام ہے جو باہم مناسبت رکھتے ہیں۔ المیاہ۔ مِیَاہٌ مَاء کی جمع ہے۔ ماء اصل میں مَوَہٌ ہے۔ ماء کا اطلاق قلیل وکثیر پانی پر ہوتا ہے۔ پانی ایک لطیف اور شفاف جوہر ہے جس برتن میں پڑتا ہے اس کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ أَفَنَتَوَضَّأُ۔ اس میں فاء کا عطف محذوف پر ہے یعنی اھو طھور فنتوضأ۔ کیا سمندر کا پانی پاک ہے پس ہم اس سے وضوء کر لیا کریں۔

راوی حدیث۔ نام عبدالرحمٰن بن صخر کنیت ابوہریرہ ہے۔ ۷ھ میں ایمان لاتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد پانچ ہزار تین صد چوہتر بتائی جاتی ہے

سمندر کا پانی اور اس کا مردار

سوال ۔ جو مسئلہ اس حدیث میں بیان ہوا ہے وہ کیا ہے ؟

جواب ۔ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے

سوال ۔ مردار کی کیا تعریف ہے ؟

جواب ۔ ذبح کئے بغیر جو جانور مرجاتے وہ مردار ہے

سوال ۔ مردار نجس ہے تو سمندر کا پانی کیسے پاک ہے ؟

جواب ۔ جو جانور پانی میں رہتا ہے پانی سے باہر وہ زندہ نہیں رہتا وہ ذبح کئے بغیر مرجائے تو اس کا مردار حلال ہے

سوال ۔ وہ کونسا جانور ہے جس کی زندگی پانی میں ہے اور اس کا مردار حلال ہے ؟

جواب ۔ وہ مچھلی ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں

سوال مچھلی کو ذبح کرنے کی ضرورت ہے ؟

جواب جب مری ہوئی مچھلی حلال ہے تو اس کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں

سوال ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا صحابہؓ میں سے کسی صحابیؓ نے ایسی مچھلی کھائی ہے جو سمندر میں مرگئی ہو ؟

جواب ۔ جیش الخبط نے ایک مری ہوئی مچھلی کھائی ہے جس کو پانی کی لہروں نے سمندر کے کنارہ پر پھینک دیا تھا ۔ جب حضورؐ کو علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کھاؤ یہ حلال ہے ۔

سوال ۔ وہ کونسا لشکر ہے جس کو جیش الخبط کہا جاتا ہے ؟

جواب ۔ جیش کا معنیٰ لشکر ہے ۔ خبط کا معنی پتے ہیں ۔ قافلہ قریش کو لوٹنے کے لئے صحابہؓ کی ایک جماعت نکلی تھی ۔ ان کے پاس جو خوراک تھی ختم ہوگئی تو وہ درختوں کے پتے جھاڑ کر پانی میں بھگو کر کھاتے تھے ۔ اس بنا پر ان کا نام جیش الخبط ہے ۔

سوال ۔ اس مسئلہ کو بیان کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب۔ سمندر کے جانور سمندر میں مرتے رہتے ہیں۔ پانی سے بدبو آتی ہے۔ مزا کڑوا رنگ بدلا ہوا ہوتا ہے۔ اس سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ ایسا پانی استعمال کرنے کی شاید اجازت نہ ہو چنانچہ عبداللہ نامی ایک شخص نے دریافت کیا کہ۔ ہمیں سمندر کا سفر درپیش رہتا ہے جو پانی ساتھ لے جاتے ہیں اگر اس سے وضو کیا جائے تو پینے کے لئے باقی نہیں رہتا۔ سمندر کے پانی سے کیا وضو کر لیا کریں؟۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کر لیا کرو۔ سمندر کا پانی پاک ہے اور یہ مسئلہ بھی بتا دیا کہ اس کا مردار حلال ہے۔

۲۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ وَصَحَّحَهُ أَحْمَدُ۔

۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ اس حدیث کو تین ائمہ نے بیان کیا ہے۔ امام احمد نے اس کو صحیح کہا ہے۔

الفاظ کا حل

طَهُور۔ طا مضموم معنیٰ "پاک"

راوی حدیث۔ نام سعد بن مالک۔ کنیت ابو سعید ہے۔ خدرہ انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ اس کی طرف نسبت سے ان کو خدری کہا جاتا ہے۔ بیعت الرضوان میں شریک ہوئے۔ علماء صحابہؓ میں ان کا شمار ہے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کا شمار ۱۱۷۰ بتایا جاتا ہے ۷۴ھ میں وفات پائی۔

کوئیں کا پانی

سوال۔ کیا یہ صحیح ہے کہ نجاست پڑنے سے پانی پلید نہیں ہوتا؟

جواب۔ یہ حکم ہر پانی کے متعلق نہیں بلکہ اس پانی کے متعلق ہے جس کو بُضَاعہ کہا جاتا ہے۔ نجس آلود چیتھڑے اور گندگی وغیرہ جو گھروں کے نیچے پھینکی جاتی تھی۔ وہ آندھی سے اڑ کر سیلاب سے بہہ کر اس میں گرتی تھی۔ پانی اتنا وافر تھا کہ گندگی کے پڑنے سے رنگ۔ بو۔ مزا۔ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی تبدیلی نہ آتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارہ میں فرمایا ہے کہ یہ پانی پاک ہے۔

سوال۔ بضاعہ کنواں کہاں واقع ہے اور اس میں کتنا پانی ہے؟

جواب۔ یہ کنواں قبیلہ بنی ساعدہ کے محلہ میں ہے۔ ابوداؤد میں ہے کہ قتیبہ بن سعیدؒ نے نگران سے پانی کی گہرائی دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ زیادہ ہو تو ناف تک اور کم ہو تو ران تک رہتا ہے۔

سوال۔ بضاعہ کنویں کی پیمائش کتنی ہے؟

جواب۔ ابوداؤد نے بیان کیا کہ میں نے خود اس کی پیمائش کی تو اس کی چوڑائی چھ ہاتھ تھی۔

۴۔۳ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ لَا یُنَجِّسُهُ شَیْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰی رِیْحِهٖ وَطَعْمِهٖ وَلَوْنِهٖ اَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَه وَضَعَّفَهُ اَبُوْحَاتِمٍ وَلِلْبَیْهَقِیِّ اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ اِلَّا اَنْ تَغَیَّرَ رِیْحُهٗ اَوْ طَعْمُهٗ اَوْ لَوْنُهٗ بِنَجَاسَةٍ تَحْدُثُ فِیْهِ۔

۴۔۳۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک پانی کو کوئی شے پلید نہیں کرتی الا یہ کہ وہ بو اور اس کے مزہ اور اور اس کے رنگ پر غالب آجائے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے بیان کیا ہے اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ پانی پاک ہے الا یہ کہ اس کی بو یا مزہ یا رنگ نجاست پڑنے سے بدل جائے۔

الفاظ کا حل

تَحْدُثُ۔ مصدر حدوث ہے۔ اور معنی واقع ہونا۔ گر پڑنا ہے۔

راوی حدیث۔ نام صُدَیّ بن عجلان ہے۔ کنیت ابو امامہ ہے باہلہ ایک قوم ہے اس کی طرف نسبت سے باہلی کہا جاتا ہے۔ مصر میں قیام کیا پھر حمص چلے گئے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد دو سو پچاس بتائی جاتی ہے۔ ۸۳ھ میں وفات پائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوہڑ اور تالاب کا پانی

سوال۔ پہلی حدیث میں ہے کہ نجاست پڑنے سے پانی پلید نہیں ہوتا۔ اس حدیث میں ہے کہ پانی پلید ہو جاتا ہے۔ ہر دو میں سے کونسی بات صحیح ہے؟

جواب۔ ابو سعید خدریؓ کی حدیث میں جس پانی کا بیان ہے وہ کثیر پانی تھا نجاست پڑنے سے اس کی صفات بو۔ مزا۔ رنگ میں تبدیلی نہیں آتی تھی۔ اگر تمام یا بعض صفات میں تبدیلی آجائے تو پانی پلید ہوگا جیسا کہ ابو امامہ کی حدیث میں اس کا بیان ہے۔

سوال۔ درخت کے پتے یا کوئی حلال اور پاک شے پڑنے سے پانی کی بو۔ مزہ۔ رنگ یا ان میں سے کسی ایک میں تبدیلی آجائے تو اس سے بھی پانی پلید ہوگا۔؟

جواب۔ پاک اور حلال شے پڑنے سے پانی کی تمام یا کوئی ایک صفت بدل جائے تو اس سے پانی پلید نہیں ہوتا۔ اگر نجاست پڑنے سے بدلے تو پلید ہو جاتا ہے جیسا کہ بیہقی کی روایت سے ظاہر ہے۔

۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ وَفِيْ لَفْظٍ لَمْ يَنْجُسْ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ

۵۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو قلہ ہو تو وہ پلید نہیں ہوتا۔ ایک روایت میں لَمْ یَحْمِلْ کی جگہ لَمْ یَنْجُسْ کا لفظ ہے۔ اس حدیث کو چار ائمہؒ نے بیان کیا ہے۔ ابن خزیمہ، حاکم، ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے۔

الفاظ کا حل

قلتین۔ تثنیہ ہے۔ قلہ واحد ہے۔ قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہیں جو "ہجر شہر" میں تیار ہوتا تھا۔ ہجر بحرین کے کنارہ پر ایک بستی ہے۔ لَمْ یَحْمِلْ کا معنی لَمْ یَنْجُسْ ہے۔ یعنی پلید نہیں ہوتا۔

راوی حدیث۔ نام عبد اللہؓ باپ عمرؓ کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔ بچپن ہی میں اسلام لے آئے ہجرت کے وقت والد کے ہمراہ تھے۔ جنگ خندق اور بیعت الرضوان میں شرکت کی۔ جو احادیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے مروی ہیں ان کی تعداد سولہ سو بتائی جاتی ہے۔ زاہد اور عابد ہونے کے ساتھ وہ جید عالم اور پیشوا بھی تھے۔ ۹۴ھ مکہ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

کثیر پانی اور قلیل پانی

سوال۔ قلہ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ قلہ عربی لفظ ہے اس کے معنی کئی ہیں۔ عبداللہ بن عمر کی حدیث میں جس قلہ کا بیان ہے اس سے مراد مٹکا ہے جو عرب کے مشہور شہر "ہجر" میں تیار ہوتا تھا۔

سوال۔ قلہ میں کتنا پانی آتا ہے؟

جواب۔ قلہ میں اڑھائی مشک کے قریب پانی پڑتا ہے۔

سوال۔ مٹکا چھوٹا بھی ہوتا ہے بڑا بھی۔ حدیث میں جس قلہ کا بیان ہے وہ چھوٹا ہے یا بڑا؟

جواب۔ بڑا مٹکا ہے۔ چھوٹا مراد نہیں۔

سوال۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ مٹکا بڑا مراد ہے چھوٹا نہیں؟

جواب۔ اہل عرب جانتے ہیں کہ جس مٹکے سے پانی کا اندازہ کیا جاتا تھا وہ ہجر شہر میں تیار ہوتا تھا۔ اس میں اڑھائی مشک پانی پڑتا تھا۔

نیز یہ بات بھی ہے کہ دو کہنے کا فائدہ اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب ان سے بڑا مٹکا کوئی نہ ہو ورنہ۔ چھوٹائی میں کئی سائز ہو سکتے ہیں۔ پھر دو کہنے کا کوئی فائدہ نہیں

سوال۔ یہ فائدہ تو چھوٹے مٹکوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بڑے مٹکے کیوں مراد لئے جاتے ہیں؟

جواب۔ پانی کی اتنی مقدار بیان کرنا مقصود ہے جس میں گندگی پڑنے سے اس کے رنگ۔ بو مزا میں تبدیلی نہ آئے اور وہ کثیر پانی ہے اس لئے چھوٹے نہیں بلکہ بڑے مٹکے مراد ہیں۔

سوال۔ اس حدیث میں جو مسئلہ بیان ہوا ہے اس کی وضاحت کیجئے؟

جواب۔ پانی دو قلہ یعنی پانچ مشک یا اس سے زیادہ ہو تو گندگی پڑنے سے پلید نہیں ہوتا۔ جب تک اس کی بو۔ مزا۔ رنگ تینوں یا کسی ایک میں تبدیلی نہ آئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال۔ دو قلہ سے کم پانی ہو۔ اس میں گندگی پڑ جائے اور بو۔ مزا۔ رنگ میں تبدیلی نہ آئے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب۔ پانی دو قلہ سے کم ہو تو وہ قلیل ہے۔ گندگی پڑنے سے پلید ہو جاتا ہے۔ بو۔ مزا رنگ بدلے یا نہ بدلے۔

سوال۔ لَمْ يَحْمِلْ کے بعد لَمْ يَنْجُسْ لفظ بیان کرنے میں کیا فائدہ ہے ؟

جواب۔ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ کا معنیٰ ہے کہ وہ پلیدی کا حامل نہیں۔ اس کے دو مطلب ہیں ایک معنی ہے کہ پلیدی کا حامل نہیں یعنی پلید ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی ہے کہ حامل نہیں یعنی پلید نہیں ہوتا لَمْ يَنْجُسْ لفظ نے معنیٰ متعین کر دیا کہ اس حدیث میں لَمْ يَحْمِلْ کا دوسرا معنی مراد ہے کہ پانی پلید نہیں ہوتا

۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

۷۔ وَلِلْبُخَارِيِّ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ وَلِمُسْلِمٍ مِنْهُ

۸۔ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں غسل نہ کرے جبکہ وہ جنبی ہو اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے۔

۷۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ تم میں سے کوئی شخص پانی میں پیشاب نہ کرے جو بہتا نہ ہو پھر اس میں وہ غسل کرے گا۔ مسلم کی روایت میں فیه کی بجائے منه کا لفظ ہے۔

۸۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ کھڑے پانی میں غسلِ جنابت نہ کرے۔

الفاظ کا حل

اَلْمَاءُ الدَّائِمُ۔ بند پانی۔ جُنُبٌ۔ وہ شخص ہے جس پر جنابت ہو۔ یہ لفظ جس طرح واحد کے لئے استعمال ہوتا ہے جمع کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے

راوی حدیث۔ حالات بیان ہو چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بند پانی اور جاری پانی

سوال۔ جنب کا معنیٰ کیا ہے؟

جواب۔ جنب کا معنیٰ کنارہ ہے۔ ہمبستری کرنے والا یا جس کو احتلام ہوگیا ہو وہ نماز اور تلاوت سے کنارہ کرتا ہے اس لئے اس کو جنبی کہا جاتا ہے۔

سوال۔ غسل جنابت کسے کہا جاتا ہے؟

جواب۔ جنابت دور کرنے کے لئے جو غسل کیا جاتا ہے وہ غسل جنابت ہے۔

سوال۔ دو قلہ سے زیادہ پانی ہو تو اس میں غسل یا پیشاب کرنا کیوں منع ہے؟

جواب۔ اگر پانی کثیر ہے۔ اس میں متواتر غسل یا پیشاب کرنے سے اس کی بو۔ مزا۔ رنگ بدلنے کا امکان ہے لہذا اس میں غسل کرنے یا پیشاب کرنے سے روکا گیا ہے۔ دو قلہ سے کم پانی ہو۔ اس میں داخل ہو کر نہانا۔ پیشاب کرنا اس لئے منع ہے کہ نجاست سے پانی پلید ہوگا۔

سوال۔ بخاری کی روایت میں فِیْهِ کا لفظ ہے اور مسلم میں مِنْہُ کا لفظ ہے۔ ہر دو میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ فِیْهِ کا معنی پانی میں غوطہ لگا کر غسل کرنا ہے اور مِنْہُ کا معنی پانی کے کنارہ پر بیٹھ کر چلو بھر کر نہانا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بند پانی میں پیشاب کرنے کے بعد اس میں غوطہ لگا کر نہانا یا کنارہ پر بیٹھ کر نہانا یہ عقلمند انسان کا کام نہیں ہے۔

سوال۔ بند پانی میں پیشاب اور غسل ہر دو میں کوئی ایک کام کرنا جائز ہے؟

جواب۔ مسلم اور ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ بند پانی میں غسل نہ کیا جائے۔ بخاری کی حدیث میں ہے کہ پیشاب نہ کیا جائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہر دو میں سے کوئی بھی کام نہ کرنا چاہئے

سوال۔ بند پانی سے غسل کرنے کی کیا صورت ہے؟

جواب۔ پانی میں نہ غوطہ لگایا جائے اور نہ کنارہ پر بیٹھ کر چلو بھر کر نہائے۔ بلکہ برتن میں پانی لے کر الگ ہو کر غسل کرے۔ برتن نہ ہو تو چلو سے پانی لے کر اس طرح سے غسل کرے کہ مستعمل پانی بند پانی میں واپس نہ ہو اور نہ اس میں چھینٹے پڑیں۔ امام شوکانیؒ نے کہا ہے کہ بند پانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو حرکت دے کر وضو کر لیا جائے۔ حرکت سے کھڑا پانی جاری کے حکم میں ہو جاتا ہے۔

سوال۔ انسان کا پیشاب پلید ہے؟

جواب۔ ہاں یہی وجہ ہے کہ پانی میں پیشاب کرنا منع ہے۔ فتاویٰ قاضی خاں میں ہے کہ پیشاب کے ساتھ فاتحہ لکھنے میں شفاء حاصل ہو تو کوئی حرج نہیں۔ یہ فتویٰ قرآن وحدیث کے صریح خلاف ہے۔

سوال۔ جاری پانی کا بھی وہی حکم ہے جو بند پانی کا ہے؟

جواب۔ جاری پانی پاک ہے اس میں غسل یا پیشاب کرنا منع نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ اس میں پیشاب نہ کرے۔

سوال۔ پانی لینے کے لئے جنبی برتن میں ہاتھ ڈال دے تو اس سے پانی پلید ہوگا؟

جواب۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب دریافت ہوا کہ غسل کس طرح کیا جائے آپ نے جواب دیا کہ چلو سے پانی لیا جائے اس سے ظاہر ہے کہ پانی لینے کے لئے برتن میں ہاتھ ڈالنے کا کوئی حرج نہیں۔ ہاں دھونے کی غرض سے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالا جائے۔ اس لئے کہ پانی لینے کے لئے ہاتھ ڈالنا اور برتن میں ہاتھ دھونا دونوں میں فرق ہے۔

۹۔ وَعَنْ رَجُلٍ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ اَوِ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ۔

۹۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت مرد کے بچے ہوئے یا مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔ دونوں اکٹھے چلو بھریں۔ اس حدیث کو ابوداؤد، نسائی نے بیان کیا ہے۔ اسناد اس کی صحیح ہے۔

الفاظ کا حل۔

بِفَضْلِ الرَّجُلِ۔ مرد کے غسل کرنے کے بعد بچا ہوا پانی۔ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ۔ عورت کے غسل کرنے کے بعد بچا ہوا پانی۔ وَلْيَغْتَرِفَا۔ بحث امر حاضر معروف۔ باب افتعال۔ مصدر الاغتراف۔ ہاتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پانی لینا

راوی حدیث۔ راوی کا نام معلوم نہیں۔ہاں صحابیؓ ہے۔نام مبہم ہونے سے حدیث کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔اس لئے کہ تمام صحابہؓ عادل ہیں۔

غسل سے بچا ہوا پانی

سوال۔ بچا ہوا پانی۔اس سے کونسا پانی مراد ہے؟

جواب۔ عورت یا مرد کے غسل کرنے کے بعد جو پانی بچا ہے وہ مراد ہے

سوال۔ مرد اور عورت جب ایک مرتبہ چلو بھر لیں۔برتن میں جو پانی ہے وہ بھی باقی ماندہ پانی کے حکم میں ہے اس کا استعمال کیوں جائز ہے؟

جواب۔ اکٹھے چلو بھر کر نہانے کی صورت میں اس پانی کا استعمال جائز ہے۔باری باری غسل کرنے کی صورت میں باقی ماندہ پانی کا استعمال بہتر نہیں۔

سوال۔ باقی ماندہ پانی کیا پلید ہے؟

جواب۔ نجاست نہ پڑے تو پانی پلید نہیں ہوتا۔بہتر یہی ہے کہ عورت اور مرد ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل نہ کریں۔اگر مرد اور عورت متقی ہیں اور طہارت کے مسائل سے واقف ہیں تو اس صورت میں بچے ہوئے پانی کو استعمال کر لینے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غسل کر لینے کے بعد بچے ہوئے پانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرمالیا کرتے۔

۱۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

۱۱۔ وَلِأَصْحَابِ السُّنَنِ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ مِنْهَا فَقَالَتْ لَهُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ

۱۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غسل کے بعد بچے ہوتے پانی سے غسل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے۔

۱۱۔ اصحاب السنن کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج (مطہرات) میں سے بعض نے ایک تغار میں غسل کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس سے غسل کرنے لگے تو اس نے کہا میں جنبی تھی۔ آپ نے جواب دیا کہ بے شک پانی جنبی نہیں ہوتا۔

الفاظ کا حل

جَفْنَةٌ۔ تغار۔ بڑا پیالہ۔ لَا یَجْنُبُ ۔پلید نہیں ہوتا۔ باب سَمِعَ ہے یا کَرُمَ

راوی حدیث۔ نام عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ عالم۔ فقیہہ۔ مفسر قرآن ہیں۔ ان سے جو احادیث بیان کی گئی ہیں ان کی تعداد سولہ سو بتائی جاتی ہے۔ ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے۔ ۶۸ھ بمقام طائف وفات پائی۔ وہیں مدفون ہوئے۔

بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا

سوال۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں جن کے غسل کرنے کے بعد باقی ماندہ پانی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے۔؟

جواب۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہے۔ ان کے بعد آپ نے کوئی نکاح نہیں کیا۔ اصلی نام برہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام میمونہ رضی اللہ عنہا رکھا۔ وہ رشتہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ حضرت ابن عباس، یزید بن اصم اور ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ۵۱ھ کو وادی سرف میں وفات پائی۔

سوال۔ عورت کے غسل کے بعد جو پانی باقی بچا ہے اس سے غسل کرنا جائز ہے؟

جواب۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ظاہر ہے کہ غسل کرنے والا خواہ مرد ہو یا عورت اس کے غسل کرنے کے بعد جو پانی باقی بچ جاتا ہے وہ نجس نہیں ہے۔ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں ممانعت ہے وہ نہی تنزیہی ہے یعنی اس پانی سے غسل نہ کرنا بہتر ہے

۱۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُهُوْرُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

۱۳۔ وَفِي لَفْظٍ لَهُ فَلْيُرِقْهُ

۱۴۔ وَلِلتِّرْمِذِيِّ أُخْرَاهُنَّ أَوْ أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ

۱۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈالدے تو وہ اس کو سات بار دھوئے پہلی بار مٹی سے مانجے۔ اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے۔

۱۳۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ برتن میں جو کچھ ہو اس کو بہا دے۔

۱۴۔ ترمذی میں ہے أُخْرَاهُنَّ أَوْ أُوْلَاهُنَّ یعنی مٹی سے مانجنا آخری بار ہے یا پہلی بار

الفاظ کا حل

وَلَغَ۔ زبان کو برتن میں ڈال کر پانی پینا۔ فَلْيُرِقْهُ۔ باب افعال اِرَاقَه۔ مصدر۔ بہانا

راوی حدیث۔ حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں۔

کتا اور اس کا جوٹھا

سوال۔ کتا برتن میں منہ ڈالدے تو اس کو کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ کتا جس برتن میں منہ ڈالدے تو اس کو ایک مرتبہ مٹی سے مانجا جائے اور چھ مرتبہ پانی سے دھویا جائے

سوال۔ برتن کو مٹی سے مانجنے میں حکمت کیا ہے؟

جواب۔ اطباء نے بیان کیا ہے کہ کتے کے منہ سے جو لعاب نکلتا ہے اس میں زہریلے جراثیم ہوتے ہیں وہ مٹی سے ہلاک ہو جاتے ہیں اور زہریلا اثر دور ہو جاتا ہے۔

سوال۔ دارقطنی اور طحاوی میں ہے کہ برتن تین مرتبہ دھونا چاہئے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب۔ حضرت ابوہریرہ رض کی یہ اپنی رائے ہے۔ یہ رائے اس لئے قبول نہیں کہ مرفوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم ہے۔ اور اس حدیث کے یہ خود راوی ہیں۔

سوال۔ ترمذی کی حدیث میں راوی کو شک ہے کہ پہلی مرتبہ مٹی سے برتن کو مانجنے کا حکم ہے یا آخری مرتبہ۔ اس کو کس طرح رفع کیا جاتے؟

جواب۔ مسلم کی روایت میں برتن کو پہلی مرتبہ مٹی سے مانجنے کا بیان ہے۔ اکثر ثقہ راویوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے اس لئے راجح یہی بات ہے جو مسلم میں ہے کہ پہلی مرتبہ برتن کو مٹی سے مانجا جاتے۔

سوال۔ مسلم کی ایک روایت میں برتن کو آٹھ مرتبہ دھونے کا حکم ہے اس حدیث میں سات مرتبہ۔ دونوں میں کونسی صورت صحیح ہے؟

جواب۔ دھونے کا حکم تو سات مرتبہ ہی ہے۔ راوی نے مٹی کو الگ مرتبہ سمجھ کر آٹھ مرتبہ دھونے کا ذکر کر دیا ورنہ ظاہر ہے کہ مٹی میں پانی ڈال کر مانجنا یہ ایک ہی مرتبہ ہے۔

سوال۔ جو شئے برتن میں ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ کتے نے جس برتن میں منہ ڈالا ہے اس میں پانی یا اس قسم کی کوئی دوسری شئے ہے تو اس کو بہا دیا جاتے۔ اگر خشک یا جمی ہوئی شئے ہو تو جس جگہ کتے کا منہ لگا ہے صرف اسی جگہ سے اتنی ہی شئے نکال دی جاتے۔ باقی استعمال کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

سوال۔ کتے کا جوٹھا پاک ہے یا پلید؟

جواب۔ کتا جس برتن میں منہ ڈالدے حدیث میں اس کو دھونے اور مانجنے کا حکم ہے اس سے ظاہر ہے کہ کتے کا جوٹھا پلید ہے۔ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ دھونے کی وجہ نجاست نہیں اس کے ماسوا کوئی اور وجہ ہے۔ نجاست وجہ ہوتی تو دھونے میں سات کی قید نہ ہوتی بلکہ اس کو ایسے ہی دھویا جاتا جیسے دوسری نجاست دھوئی جاتی ہے۔ واللہ اعلم

۱۵۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْھِرَّۃِ اِنَّھَا لَیْسَتْ بِنَجِسٍ اِنَّمَا ھِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ

۱۵۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم نے بلی کے بارہ میں فرمایا کہ وہ نجس نہیں ہے وہ تمہارے گردو پیش رہنے والوں میں سے ایک ہے۔ اس حدیث کو چار ائمہ نے بیان کیا ہے۔ ترمذی اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

الفاظ کا حل

طَوَّافِيْنَ۔ طواف کی جمع ہے۔ طواف وہ خادم ہے جو خدمت کے لئے گھر میں آتا جاتا ہے۔ بلی کو اس لئے اس کے ساتھ تشبیہہ دی گئی ہے کہ خادم کی طرح وہ بھی گھر میں آمد و رفت رکھتی ہے۔ بِنَجَسٍ۔ نجس بفتح الجیم نجاست وبکسر الجیم نجس شے

راوی حدیث۔ نام حارث بن ربعی، کنیت ابوقتادہ ہے۔ جنگ احد کے سوا باقی سب جنگوں میں شرکت کی۔ ان سے جو احادیث روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد ایک سو ستر بتائی جاتی ہے۔ ۵۴ھ میں وفات پائی۔

بلّی کا جوٹھا

سوال۔ کیا بلی کا جوٹھا پاک ہے؟

جواب۔ حضرت ابوقتادہؓ کی مذکورہ بالا حدیث سے ظاہر ہے کہ بلی نجس نہیں اس کا جوٹھا پاک ہے

سوال۔ بلی درندہ قسم کا جانور ہے چوہے کھاتی ہے اس کا جوٹھا کیسے پاک ہے؟

جواب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلی نجس نہیں ہے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ خادموں کی طرح وہ گھروں میں گھومتی رہتی ہے اس سے گھر کی اشیاء کا بچانا مشکل ہوجاتا ہے اس لئے بلی کو نجس قرار نہیں دیا بلکہ یہ فرمایا کہ بلی کا جوٹھا پاک ہے۔ ابوداؤد میں حدیث ہے کہ بلی کے جوٹھے پانی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا تھا۔

سوال۔ ترمذی میں حدیث ہے اِذَا وَلَغَتِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً یعنی جب بلی برتن میں منہ ڈالدے تو اس کو ایک مرتبہ دھونا چاہئے۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ بلی کا جوٹھا نجس ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب - یہ حدیث نہیں حضرت ابوہریرہؓ کا قول ہے ۔ حدیث کے ہوتے ہوتے حضرت ابوہریرہ کے قول پر عمل نہیں کیا جا سکتا ۔

سوال - اس مسئلہ کو بیان کرنے کا باعث کیا ہے ؟

جواب - ایک دن کا ذکر ہے کہ ابو قتادہؓ اپنے بیٹے عبداللہ کے گھر آئے ۔ کبشہ عبداللہ کی بیوی نے وضو کے لئے پانی لا کر رکھا ۔ بلی پانی پینے لگی تو حضرت ابو قتادہؓ نے برتن کو جھکا دیا کہ وہ آسانی سے پانی پی لے ۔ کبشہ نے تعجب کیا ۔ ابو قتادہؓ نے کہا تعجب کی کوئی بات نہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلی نجس نہیں ۔

۱۶- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِيْ طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى بَوْلَهٗ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُهْرِيْقَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ایک بدوی آیا ۔ اس نے مسجد کے ایک حصہ میں پیشاب کیا ۔ لوگوں نے اسے ڈانٹا ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روکا ۔ جب وہ پیشاب کر کے فارغ ہوا تو آپ نے پانی کا ڈول بہانے کا حکم دیا ۔ پس اس پر پانی بہا دیا گیا ۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے ۔

الفاظ کا حل -

اَعْرَابِیٌّ - اعراب کی طرف نسبت ہے ۔ اعراب وہ لوگ ہیں جو جنگل میں آباد ہیں ۔ طَائِفَۃُ الْمَسْجِدِ - مسجد کے صحن کی ایک طرف یا کنارہ ۔ زَجَرَ - ڈانٹا ۔ قَضٰی - فارغ ہوا ۔ ذَنُوْبٌ ذال پر فتح - ڈول

راوی حدیث - نام انس باپ مالک ہے ۔ انصاری ہیں ۔ بچپن میں آستانہ رسالت پر حاضری دی ۔ دس سال خدمت میں گذارے ۔ والدہ کی درخواست پر حضورؐ نے دین و دنیا کیلئے برکت کی دعا کی چنانچہ ان کا باغ سال میں دو مرتبہ بار آور ہوتا تھا ۔ ایک سو تین برس کی عمر پائی ۔ ۹۱ھ یا ۹۳ھ میں بمقام بصرہ اللہ کو پیارے ہو گئے ۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد بارہ سو چھیاسی بتائی جاتی ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد سے نجاست دور کرنے کا بیان

سوال۔ کیا یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ پیشاب پر پانی کا ڈول بہانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے؟

جواب۔ احناف کے نزدیک خشک ہونے پر زمین پاک ہے پانی بہانے کی ضرورت نہیں

سوال۔ احناف کے اس قول کی دلیل کیا ہے؟

جواب۔ ابن ابی شیبہ میں ہے زَکٰوۃُ الْاَرْضِ یُبْسُھَا خشک ہونے پر زمین پاک ہے۔ اسی طرح مسند عبد الرزاق میں جُفُوْفُ الْاَرْضِ طُھُوْرُھَا زمین خشک ہونے پر پاک ہے۔

سوال۔ دونوں میں سے کونسی بات راجح ہے؟

جواب۔ خشک ہونے پر زمین پاک ہے یہ صحابی کا قول ہے۔ پانی بہانا یہ مرفوع حدیث ہے۔ حدیث ہو تو صحابی کا قول نہیں لیا جاتا۔ اصل مسئلہ وہی ہے جو حضور نے بیان کیا ہے کہ پیشاب پر پانی کا ڈول بہانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے۔

سوال۔ پاخانہ یا اس جیسی کوئی دوسری نجاست ہو تو اس پر بھی پانی بہانے کی ضرورت ہے؟

جواب۔ پاخانہ وغیرہ کو صاف کرو نجاست کا اثر باقی ہو تو اس پر پانی بہاؤ۔ ورنہ پانی بہانے کی ضرورت نہیں۔

سوال۔ فرش کچا ہو یا پکا۔ دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟

جواب۔ فرش کچا ہو یا پکا۔ زمین نرم ہو یا سخت سب کا ایک ہی حکم ہے۔ مٹی اٹھانے اور فرش اکھاڑنے کی ضرورت نہیں۔

۱۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَیْتَتَانِ وَ دَمَانِ فَاَمَّا الْمَیْتَتَانِ فَالْجَرَادُ وَالْحُوْتُ وَاَمَّا الدَّمَانِ فَالْکَبِدُ وَالطِّحَالُ اَخْرَجَہٗ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْہِ ضُعْفٌ۔

۱۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال ہیں۔ دو مردار ٹڈی اور مچھلی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہے۔ اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے بیان کیا ہے۔ اس حدیث میں ضعف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ کا حل

مَیْتَتَانِ ۔ میتۃ کا تثنیہ ہے ۔ ذبح کئے بغیر جو جانور مرجاتے وہ میتہ ہے ۔ دَمَانِ ۔ دم کا تثنیہ دمان ہے ۔ معنی دو خون ۔ اَلْجَرَادُ ۔ ٹڈی ۔ اس کو جراد کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہر شے کو کھا کر خالی کر دیتی ہے ۔ جراد کا معنیٰ خالی کرنا ہے ۔ اَلْکَبِدُ ۔ کلیجی ۔ اَلطِّحَالُ ۔ تلی

راوی حدیث ۔ حالات پہلے گذر چکے ہیں ۔

دو مردار اور دو خون

سوال ۔ اس حدیث کے ضعیف ہونے کا باعث کیا ہے ؟

جواب ۔ اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن زید راوی ہے جو ضعیف ہے ۔

سوال ۔ جب حدیث ضعیف ہے تو اس سے یہ دلیل پکڑنا کس طرح صحیح ہے کہ مری ہوئی ٹڈی اور مچھلی ۔ کلیجی اور تلی حلال ہے ؟

جواب ۔ مرفوع صحیح نہیں موقوف صحیح ہے اور اس قول میں صحابی کی اپنی رائے کو دخل نہیں جیسا کہ انہوں نے خود بیان کیا ہے اُحِلَّتْ لَنَا یعنی ہمارے لئے حلال کی گئی ہیں ۔ اس لئے یہ قول مرفوع حدیث کے حکم میں ہے اور اس کو دلیل بنانا صحیح ہے

سوال ۔ سورۃ مائدہ میں ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ یعنی تمام مردار اور تمام خون تمہارے لئے حرام ہیں مگر مذکورہ حدیث میں ہے کہ دو مردار اور دو خون حلال ہیں ۔ اس اختلاف کو کس طرح دور کیا جاتے ؟

جواب ۔ یہ آیت عام ہے مگر ٹڈی ۔ مچھلی کا مردار اور کلیجی ۔ تلی جما ہوا خون دونوں کو اس آیت کے حکم میں سے حدیث نے الگ کر دیا ہے یعنی وہ دونوں حلال ہیں ۔

سوال ۔ ٹڈی کے مردار میں ائمہ کے درمیان کیا اختلاف ہے ؟

جواب ۔ امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ ٹڈی اپنی موت مرے یا کسی اور وجہ سے مرجاتے وہ حلال ہے ۔ امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا قول ہے کہ ٹڈی اپنی موت مرے یا کسی برتن میں ڈالنے سے اس کی موت واقع ہو تو اس صورت میں اس کا مردار حرام ہے ۔ اس کے بغیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی صورت یعنی انسان کے پکڑنے ۔آگ میں ڈالنے یا بھوننے سے اس کی موت واقع ہوتو وہ حلال ہے ۔

سوال ۔ ان ہر دو میں سے کونسا مذہب راجح ہے ؟

جواب ۔ امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا قول راجح ہے ۔ حدیث میں ٹڈی کے مردار کی حلت کا جو بیان ہے وہ مطلق ہے ۔ موت خواہ کسی صورت میں واقعہ ہو اس کا مردار حلال ہے ۔

سوال ۔ مچھلی کے مردار کے بارہ میں ائمہ کے درمیان کیا اختلاف ہے ؟

جواب ۔ بعض ائمہ کا قول ہے کہ جو مچھلی مرکر پانی میں تیرتی ہو وہ حرام ہے ۔

سوال ۔ ان کے اس قول کی دلیل کیا ہے ؟

جواب ۔ ابوداؤد میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ اَوْجَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوْا وَمَا مَاتَ فِيْهِ فَطَفَا فَلَا تَاكُلُوْهُ ۔ یعنی جس کو سمندر باہر پھینک دے یا پانی کی کمی سے مر جائے اس کو کھاؤ اور جو مرکر پانی میں تیرنے لگے وہ مت کھاؤ

سوال ۔ اس حدیث کو دلیل بنانا صحیح ہے کہ جو مچھلی مرکر پانی میں تیرنے لگے وہ حرام ہے ؟

جواب ۔ اس حدیث کو دلیل بنانا صحیح نہیں اس لئے کہ یہ حدیث تمام ائمہ کے نزدیک ضعیف ہے ۔ مچھلی کے بارہ میں صحیح یہی ہے کہ اس کا مردار حلال ہے ۔ خواہ اس کی موت کسی صورت میں واقعہ ہوئی ہو ۔ مرکر پانی میں تیرتی ہو یا سمندر کی لہروں نے اس کو کنارہ پر پھینک دیا ہو یا پانی کے کم ہونے سے مری ہو بہر صورت اس کا مردار حلال ہے ۔

۱۸ ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ شَرَابِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْمِسْهُ ثُمَّ لِیَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ دَاءً وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ وَاِنَّهٗ یَتَّقِیْ بِجَنَاحِهِ الَّذِیْ فِیْهِ الدَّاءُ ۔

۱۸ ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی پڑ جائے تو ڈبو کر اس کو نکالے اس لئے کہ اس کے دو میں سے ایک پر میں بیماری ۔ دوسرے میں شفا ہے ۔ اس حدیث کو بخاری اور ابوداؤد نے بیان کیا ہے ۔ ابوداؤد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک بلاشبہ مکھی اپنے اس پر سے ، بچاؤ کرتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے ۔

الفاظ کا حل

ذُبَابٌ ۔ مکھی ۔ وَقَعَ ۔ گر پڑنا ۔ دَاءٌ ۔ بیماری ۔ یتقی ۔ مصدر اتقاء ۔ باب افتعال ۔ مادہ وقایہ معنی بچاؤ کرنا ۔ فَلْيَنْزِعْ ۔ باب ضرب ۔ معنی ایک شئے کو اس کی جگہ سے بدلنا ۔

راوی حدیث ۔ حالات پہلے گذر چکے ہیں

مکھی پڑنے سے مشروبات وغیرہ کا حکم

سوال ۔ مکھی پڑنے سے پانی وغیرہ پاک ہے یا پلید ؟

جواب ۔ حدیث میں ہے کہ مکھی کو ڈبو کر نکالا جائے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ مکھی پڑنے سے پانی وغیرہ پلید نہیں ہوتا ۔

سوال ۔ کھانے میں مکھی پڑ جائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب ۔ ایک روایت میں شراب کی بجائے اناء کا لفظ ہے ۔ اناء کا معنی برتن ہے ۔ اس سے پانی اور کھانا دونوں مراد ہیں ۔ مکھی پڑ جائے تو پانی پلید نہیں اسی طرح کھانا بھی پلید نہیں ۔

سوال ۔ مکھی کا قتل جائز ہے ؟

جواب ۔ حدیث میں ہے کہ مکھی کو ڈبو کر نکالا جائے اس سے ظاہر ہے کہ ضرر سے بچاؤ کے لئے مکھی کا قتل جائز ہے ۔

سوال ۔ بھڑ ۔ مکڑی ۔ شہد کی مکھی وغیرہ پانی وغیرہ میں گر پڑیں تو پانی کا کیا حکم ہے ؟

جواب ۔ یہ یا اس قسم کے دوسرے جانور جن میں خون نہیں ہے ان کے پڑنے سے پانی وغیرہ پلید نہیں ہوتا ۔

سوال ۔ مکھی کو ڈبو کر نکالنے میں کیا حکمت ہے ؟

جواب ۔ حدیث سے ظاہر ہے کہ مکھی کے **ایک** پر میں زہر ہے ۔ زہر والے پر سے وہ اپنے آپ کو بچاتی ہے اور جس پر میں شفا ہے اس کو وہ اوپر رکھتی ہے ۔ ڈبونے سے شفا والا پر زہر کا ازالہ کر دیتا ہے ۔ اطباء بھی کہتے ہیں کہ ڈنگ پر مکھی مسل دینے سے تسکین حاصل ہوتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور زہر دور ہو جاتا ہے۔

۱۹۔ وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَھِیْمَۃِ وَھِیَ حَیَّۃٌ فَھُوَ مَیِّتٌ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَاللَّفْظُ لَہٗ۔

۱۹۔ حضرت ابو واقد اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زندہ جانور کے جسم سے جو ٹکڑا کاٹا گیا ہے وہ مردار ہے۔ اس حدیث کو ترمذی اور ابو داؤد نے بیان کیا ہے۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے الفاظ حدیث ترمذی کے ہیں۔

الفاظ کا حل

اَلْبَھِیْمَۃُ۔ چوپائے مثلاً اونٹ، گائے، بکری وغیرہ۔ ھُوَ۔ اس ضمیر کا مرجع ما ہے۔ اس سے مراد کٹا ہوا ٹکڑا ہے۔

راوی حدیث۔ نام حارث بن عوف ہے کنیت ابو واقد ہے لیث قبیلہ کی طرف نسبت سے لیثی کہا جاتا ہے۔ ان کے بیٹوں اور سعید بن المسیب نے ان سے روایت کی ہے مکہ میں ۶۸ھ میں چوہتر برس کی عمر میں وفات پائی

زندہ جانور کے جسم سے کٹے ہوئے ٹکڑے کا حکم

سوال۔ جب جانور حلال ہے تو اس سے کٹا ہوا ٹکڑا کیوں حرام ہے؟

جواب۔ ذبح ہوا جانور حلال ہے۔ جب جانور ذبح نہیں ہوا تو اس کے جسم سے کٹا ہوا ٹکڑا مردار کے حکم میں ہے۔

سوال۔ یہ حکم کب اور کیوں ہوا؟

جواب۔ مدینہ میں حضور نے دیکھا کہ بعض لوگ اونٹ کی کوہان اور دنبہ کی چربی نکالتے اور کھاتے ہیں ان کو اس بہیمانہ حرکت سے منع کیا اور فرمایا کہ زندہ جانور کے جسم سے کٹا ہوا ٹکڑا مردار ہے اور اس کا کھانا حرام ہے۔

سوال۔ بہیمہ سے مراد کونسا جانور ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب۔ حدیث میں جو سبب بیان ہوا ہے اس سے ظاہر ہے کہ بہیمہ سے مراد اونٹ گائے۔ دنبہ وغیرہ جانور مراد ہیں۔ ٹڈی اور مچھلی مراد نہیں اس لئے کہ ان کا مردار حلال ہے۔

سوال۔ حدیث ۱۷ و حدیث ۱۹ کا پانی کے باب سے بظاہر کوئی تعلق نہیں۔ ان کو بیان کرنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب۔ ٹڈی۔ مچھلی کا مردار۔ تلی۔ کلیجی ہر دو خون حلال ہیں ان میں سے کوئی شے پانی میں پڑ جائے تو پانی نجس نہیں۔ زندہ جانور کے جسم سے جو کٹ ہوا ٹکڑا ہے وہ مردار اور نجس ہے۔ قلیل پانی میں پڑنے سے پانی پلید ہے۔ کثیر میں پڑنے سے رنگ۔ بو۔ مزا بدل جاتے تو پانی پلید ہو نیز زندہ جانور کے جسم کا جو حصہ کاٹا گیا ہے اس کے چمڑے کا برتن بنانا بھی جائز نہیں

بَابُ الْاٰنِیَةِ

۱۔ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا فِیْ اٰنِیَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِیْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۲۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۱۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور نہ ان کے پیالوں میں پیو۔ پس یہ دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے

۲۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کے گھونٹ بھرتا ہے۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے۔

الفاظ کا حل۔

اَلْاٰنِیَةُ۔ جمع ہے۔ واحد اناء۔ برتن۔ صِحَافٌ۔ جمع ہے۔ واحد صحفة۔ پیالہ جس میں پانچ آدمی سیر ہو کر کھانا کھالیں۔ لَهُمْ۔ اس ضمیر کا مرجع مشرک اور کافر ہیں اگرچہ عبارت میں ان کا ذکر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یُجَرْجِرُ۔ رباعی مجرد مصدر الجرجرہ پیٹ میں پانی کے پڑنے کی آواز

راوی حدیث (۱)۔ نام حذیفہ بن یمان اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ جنگ احد میں شریک ہوئے باپ بیٹا دونوں صحابی ہیں۔ صحابہؓ اور تابعینؒ کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد ایک سو بتائی جاتی ہے۔ شہادت عثمان سے چالیس دن بعد ۳۶ھ مدائن میں وفات پائی۔

راوی حدیث (۲)۔ نام ہند باپ ابو امیہ کنیت ام سلمہ ہے۔ ۴ھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا۔ نافع۔ ابن المسیب اور بہت سے ائمہ نے ان سے روایت کی ہے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد تین سو اٹھتر بتائی جاتی ہے۔ ۵۹ھ یا ۶۲ھ مدینہ منورہ میں دفات پائی۔ ان کی قبر جنت البقیع میں ہے۔

برتنوں کا بیان

سوال۔ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا کیوں حرام ہے؟

جواب۔ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ سونے چاندی کے برتن اہل جنت کے لئے ہیں اس لئے مسلمانوں کو دنیا میں ان کے استعمال کی اجازت نہیں۔

سوال۔ کھانے اور پینے کے علاوہ کسی دوسرے مقصد کے لئے ان کا استعمال جائز ہے؟

جواب۔ جائز ہے ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔

سوال۔ عورتوں کے لئے بھی ان برتنوں کا استعمال جائز نہیں؟

جواب۔ مرد ہو یا عورت سب کے لئے سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال جائز نہیں

سوال۔ سونے یا چاندی سے ملمع شدہ یا طلاء شدہ برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ سونے یا چاندی سے ملمع شدہ برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے اور بعض کا قول ہے کہ چاندی یا سونا الگ ہو سکتا ہو تو الگ کئے بغیر ایسے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں۔ ہاں الگ نہ ہو سکتا ہو تو ایسے برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال۔ راجح بات کونسی ہے ؟

جواب۔ راجح بات یہ ہے کہ ملمع یا طلاء سے جن برتنوں پر سونے چاندی کا اطلاق ہوتا ہے ان کو استعمال میں نہ لایا جائے اگر اطلاق نہیں ہوتا ان کو استعمال کرلیا جائے۔

مضبب برتنوں کا حکم

سوال۔ وہ کونسے برتن ہیں جن کو مضبب کہا جاتا ہے ؟

جواب۔ جن برتنوں کو سونے چاندی سے جوڑا گیا ہو ان کو مضبب کہا جاتا ہے۔ ایسے برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے۔

یاقوت وجواہرات کے برتن

سوال۔ یاقوت وجواہرات سے بنے ہوئے برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے ؟

جواب۔ مسک الختام میں ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ راجح یہ ہے کہ ایسے برتنوں میں کھانا پینا اور ان کو دوسرے مقصد کے لئے استعمال کرنا جائز ہے۔ ممانعت کی کوئی معقول دلیل نہیں۔

سوال۔ حدیث کا تعلق تو کھانے پینے کے باب سے ہے یہاں کیوں بیان کی گئی ہے؟

جواب۔ مصنف کا خیال ہے کہ سونے اور چاندی کے بنے ہوئے برتن میں جس طرح کھانا پینا حرام ہے اس طرح اسے وضو کے لئے استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَعِنْدَ الْاَرْبَعَةِ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ۔

۴۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِبَاغُ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ طُهُوْرُهَا صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ۔

۵۔ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ يَجُرُّوْنَهَا فَقَالَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کچا چمڑا رنگا جائے تو وہ پاک ہے۔ اس حدیث کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم نے بیان کیا ہے ۔ چار ائمہ کے نزدیک یہ الفاظ ہیں ۔ جو چمڑا رنگ لیا جائے ۔ پاک ہے)۔

۴۔ حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردار چمڑوں کو دباغت دینے میں ان کی طہارت ہے اس حدیث کو ابن حبان نے صحیح کہا ہے ۔

۵۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا ۔ دیکھا کہ لوگ اس کو گھسیٹ رہے ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا کاش تم اس کا چمڑا اتار لیتے ۔ لوگوں نے عرض کی یہ تو مردار ہے آپؐ نے فرمایا ۔ کیکر کے پتے اور چھال اس کو پاک کر دیتے ہیں اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے بیان کیا ہے

الفاظ کا حل

حدیث (۳) اِھَابٌ ۔ جانور حلال ہو یا حرام رنگنے سے پہلے اس کے چمڑے کو اہاب کہا جاتا ہے ۔ قَرَظٌ ۔ کیکر کی چھال ۔ دباغة ۔ رنگنا ۔

راوی حدیث (۳) "ابن عباس" ہے ان کا ترجمہ باب المیاہ حدیث نمبر ۲ میں گزر چکا ہے ۔

راوی حدیث (۴) نام سلمہ بن المحبق کنیت ابوسنان ہے ان کے بیٹے سنان اور حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے ۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد بارہ بتائی جاتی ہے ۔ بصریوں میں ان کا شمار ہے ۔

راوی حدیث (۵) نام میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے ۔ امہات المؤمنین میں ان کا شمار ہے ۔ ان کا ترجمہ باب المیاہ حدیث نمبر ۶ میں گزر چکا ہے ۔

مردہ جانور کا چمڑا

سوال ۔ رنگنے سے حرام ، حلال ہر قسم کے جانور کا چمڑا پاک ہو جاتا ہے یا صرف حلال جانور کا چمڑا پاک ہوتا ہے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب۔ حدیث میں ہے۔ اَیُّمَا اِھَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَھُرَ۔ یعنی جو چمڑا رنگا جائے پاک ہو۔ ان الفاظ سے اور حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے ظاہر ہے کہ چمڑا خواہ حلال جانور کا ہو یا حرام جانور کا وہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ اس بنا پر امام شوکانیؒ کا قول ہے کہ دباغت سے چمڑا کا ظاہر بھی پاک ہے اور باطن بھی پاک ہے۔ جانور اپنی موت مرا ہو یا ذبح کیا گیا ہو۔ حلال ہو یا حرام۔

امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ خنزیر اور کتے کے سوا باقی ہر جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباس کا یہی قول ہے۔

امام ابوحنیفہؒ نے کہا ہے کہ خنزیر کے سوا ہر جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے

اوزاعیؒ۔ ابن مبارکؒ۔ ابوثورؒ۔ اسحاق بن راہویہؒ کا قول ہے حلال جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ حرام جانور کا نہیں ہوتا۔

امام مالکؒ نے کہا ہے دباغت سے چمڑا کا ظاہر پاک ہوتا ہے۔ باطن پاک نہیں ہوتا۔ ان کے نزدیک رنگا ہوا چمڑا خشک اشیاء کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ تر کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں

سوال۔ مذکورہ ائمہؒ میں سے کس کے قول پر عمل کیا جائے؟

جواب۔ امام شوکانیؒ کی تحقیق صحیح ہے۔ ہاں احتیاط امام شافعیؒ کے قول میں ہے کہ خنزیر اور کتے کا چمڑا پاک نہیں ہوتا باقی ہر چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ زیادہ احتیاط امام اوزاعیؒ اور ابن مبارکؒ کے قول میں ہے کہ حلال جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہے دوسرے کسی جانور کا چمڑا دباغت سے پاک نہیں ہوتا۔

مردہ جانور کی ہڈی اور بال

سوال۔ مرے ہوئے جانور کی ہڈی اور اس کے بالوں کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ مردہ جانور کی ہڈی۔ سینگ۔ اون۔ بال۔ پیر پاک ہیں۔ ان کو استعمال میں لانا اور ان کی خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعیؒ کا قول ہے کہ مردہ جانور کی ہڈی۔ سینگ۔ اون۔ بال وغیرہ سب اشیاء نجس ہیں۔ ان کا استعمال جائز نہیں۔

امام مالکؒ کا قول ہے کہ مردہ جانور کی ہڈی سینگ۔ دانت۔ ناخن تو نجس ہیں۔ ہاں ان کے بال اور اون کا استعمال جائز ہے۔

ابن حزم کا قول ہے کہ جانور حلال ہو یا حرام ان میں سے جو جانور مر جائے اس کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور دباغت سے پہلے جو بال اور اون اتاری گئی ہے وہ نجس ہے۔ دباغت کے بعد جو بال یا اون اتاری گئی ہے وہ پاک ہے۔ رہے مرے ہوئے جانور کی ہڈی۔ سینگ۔ دانت۔ ناخن وغیرہ تو پاک ہے۔ ان کا استعمال جائز ہے

سوال۔ مذکورہ اقوال میں سے کس قول پر عمل کیا جائے؟

جواب۔ حقیقت یہ ہے کہ مردہ جانور کی ہڈی۔ سینگ۔ دانت۔ ناخن نجس نہیں ہیں۔ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ہاتھی دانت کے بنے ہوئے کنگن خرید کئے تھے۔ زہری نے کہا ہے کہ سلف میں اکثر علماء ہاتھی دانت کی بنی ہوئی کنگھی سے اپنے بال سنوارتے تھے اور ہڈی کے بنے ہوئے برتنوں میں تیل رکھتے تھے۔ حمادؒ نے کہا ہے کہ مردہ جانور کے بال۔ پر اور اس کی اون استعمال کر لینے میں کوئی حرج نہیں

سوال۔ مردار جانور کی چربی نجس ہے یا نہیں؟

جواب۔ چربی نجس نہیں حرام ہے۔

سوال۔ چربی کی بیع اور اس کی قیمت کو استعمال میں لانا جائز ہے؟

جواب۔ حدیث میں ہے اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا یعنی چربی کا کھانا حرام ہے۔ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ چربی حرام ہے۔ اسی طرح اس کی بیع بھی حرام ہے۔ ہاں اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ مثلاً کشتی کو لگائی جائے یا صابن وغیرہ بنا لیا جائے۔

۶۔ وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ اَفَنَأْكُلُ فِیْ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ لَا تَأْكُلُوْا فِيْهَا اِلَّا اَنْ لَا تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۷۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَوَضَّؤُا مِنْ مَزَادَةِ امْرَأَةٍ مُشْرِكَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ۔

۶۔ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم ایسی قوم کی زمین میں پہنچے ہوتے ہیں جو اہل کتاب ہیں۔ کیا ان کے برتنوں میں کھا لیا کریں؟۔ آپؐ نے فرمایا ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اِلّا یہ کہ ان کے سوا دوسرا کوئی برتن نہ ملے تو ان کے برتنوں کو دھوؤ اور ان میں کھاؤ۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے

۷۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے مشرکہ عورت کی پکھال یعنی بڑی مشک سے وضو کیا تھا۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے۔

الفاظ کا حل

اَهْلُ کِتَابٍ ۔ اس سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔ مَزَادَةٌ ۔ پکھال بڑی مشک جو دو چمڑوں سے بنی ہوتی ہے۔

راوی حدیث (۶)۔ نام جرہم باپ ناشب اور کنیت ابو ثعلبہ ہے۔ خشین بن النمر کی طرف نسبت سے خشنی کہا جاتا ہے۔ بیعت الرضوان کے وقت بیعت کی۔ غزوہ حنین میں شرکت کی۔ ابن مسیبؒ نے ان سے روایت کی ہے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد چالیس بتائی جاتی ہے۔ شام میں سکونت اختیار کی ۷۵ھ میں وہیں وفات پائی

راوی حدیث (۷)۔ نام عمران بن حصین کنیت ابو نجید ہے۔ خیبر کے سال مسلمان ہوئے علماء صحابہؓ میں ان کا شمار ہے ان کے بیٹے محمد اور حسن نے ان سے روایت کی ہے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد ایک سو تیس بتائی جاتی ہے۔ لمبی عمر پائی۔ فرشتے ان کو سلام کہتے تھے۔ ۵۲ھ بصرہ میں وفات پائی۔

غیر مسلموں کے برتن

سوال۔ کیا غیر مسلموں کے برتن میں کھانا پینا جائز ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۔ ابو ثعلبہؓ کی حدیث سے ظاہر ہے ۔ جب اپنا برتن ہو تو غیر مسلموں کے برتن میں کھانا پینا جائز نہیں ۔ ہاں اپنا برتن میسر نہ ہو سکے تو پھر ان کے برتن کو استعمال کر لینے میں کوئی حرج نہیں شرط یہ ہے کہ اس کو دھو لیا جائے ۔

سوال ۔ کیا غیر مسلموں کے برتن نجس ہیں ؟

جواب ۔ یہ لوگ خنزیر کھاتے اور شراب پیتے ہیں نجاست سے بھی پرہیز نہیں کرتے جب ضرورت پڑے تو ان کے برتنوں کو اچھی طرح دھو لینا چاہیئے ویسے ان کے برتن نجس نہیں ہیں

سوال ۔ غیر مسلم کے متعلق یہ معلوم ہو کہ وہ برتنوں میں حرام اور نجس شئے نہ پکاتا ہے اور نہ کھاتا ہے تو ایسے غیر مسلم کا برتن بغیر دھوئے استعمال کرنا جائز ہے ؟

جواب ۔ دھونے کے بغیر ان کو استعمال نہ کیا جائے یہ لوگ نجاست سے پرہیز نہیں کرتے اور نہ پاکی پلیدی میں فرق کرتے ہیں ۔ دھونا ممکن نہ ہو تو بلا دھوئے ان کو استعمال کر لیا جائے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے ایک مشرکہ عورت کی مشک سے وضو کیا تھا ۔

سوال ۔ کیا مشرکہ عورت کی یہ مشک پاک ہے جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ نے وضو کیا ؟

جواب ۔ یہ حقیقت ہے کہ مشرکہ عورت کی یہ مشک مردار کے چمڑے کی بنی ہوئی تھی اس لئے کہ جس جانور کا یہ چمڑا ہے وہ اپنی موت مرا ہے یا مشرکوں نے اس کو ذبح کیا ہے دونوں صورتوں میں وہ مردار ہے مگر رنگنے سے یہ پاک ہو گیا ہے ۔ حدیث میں ہے کہ مردار کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے ۔

---

۸ ۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ قَدَحَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِّنْ فِضَّةٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ۔

۸ ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا آپؐ نے اس جگہ کو چاندی کے تار سے جوڑ دیا ۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کو بخاری نے بیان کیا ہے

الفاظ کا حل

قَدَحٌ۔ پیالہ جس سے دو یا تین آدمی سیر ہو کر پانی پی لیں۔ شعب۔ اس کے بہت سے معانی ہیں اس حدیث میں ٹوٹنے کے معنی ہیں۔ سَلْسَلَةٌ۔ پہلا اور دوسرا سین مفتوح معنی جوڑنا مفتوح کی بجائے مکسور ہو تو معنیٰ زنجیر ہے۔ اس حدیث میں پہلا معنی مراد ہے۔

راوی حدیث۔ نام انس باپ مالک ہے کنیت ابو حمزہ ہے۔ ترجمہ باب المیاہ حدیث نمبر ۱ میں گزر چکا ہے۔

شکستہ برتن کو سونے اور چاندی سے جوڑنا

سوال۔ سونا۔ چاندی کتنی مقدار میں ہو کہ اس سے شکستہ برتن کا جوڑنا جائز ہے؟

جواب۔ سونا چاندی اتنا کافی ہے جس سے ٹوٹا ہوا برتن جڑ سکے نہ اتنا زیادہ ہو کہ برتن ہی سونے چاندی کا نظر آنے لگے۔

سوال۔ کیا برتن کو سونے یا چاندی سے مزین کرنا جائز ہے؟

جواب۔ برتن کو جوڑنا تو جائز ہے۔ مزین کرنا جائز نہیں۔

باب ازالۃ النجاسۃ وبیانہا

۱۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا قَالَ لَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ شراب کا سرکہ بنالیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ نہ (بنایا جائے) اس حدیث کو مسلم اور ترمذی نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ کا حل

خَمْرٌ ۔ خمر کی تعریف میں اختلاف ہے ۔ جمہور علماء کا قول ہے کہ ہر نشہ آور شے خمر ہے ۔

راوی حدیث ۔ ترجمہ باب المیاہ حدیث نمبر ۱ میں گزر چکا ہے ۔

نجاست اور اس کو دور کرنے کا بیان

سوال ۔ شراب سرکہ بن جائے تو اس کا کیا حکم ہے ۔ ؟

جواب ۔ اس بارہ میں علماء کے تین قول ہیں ۔

۱۔ شراب خود سرکہ ہو جائے اس صورت میں وہ حلال ہے ۔

۲۔ شراب خود سرکہ ہو جائے یا اس کا سرکہ بنایا جائے دونوں صورتوں میں حرام ہے ۔

۳۔ شراب خود سرکہ ہو جائے یا اس کا سرکہ بنایا جائے ۔ ہر دو صورت میں حلال ہے مگر سرکہ بنانے والا گنہ گار ہے ۔

سوال ۔ کیا شراب نجس ہے ؟

جواب ۔ شراب حرام ہے نجس نہیں ہے ۔ بعض علماء کا قول ہے کہ شراب کے نجس ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ حرام ہے ۔ مگر یہ وجہ معقول نہیں اس لئے کہ جو شے حرام ہو اس کا نجس ہونا ضروری نہیں ۔ ریشم اور سونا مردوں کے لئے حرام تو ضرور ہے مگر وہ نجس نہیں ۔ مصنف نے شراب کو نجاست کے باب میں شاید اس لئے ذکر کیا ہے کہ ان کے نزدیک شراب نجس ہے ۔ مگر امام شوکانیؒ نے تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ شراب کے نجس ہونے پر کوئی دلیل نہیں ۔

سوال ۔ ایک حدیث میں ہے خَیْرُ خَلِّکُمْ خَلُّ خَمْرِ ۔ بہتر وہ سرکہ ہے جو شراب سے بنا ہو اور یہ بھی ایک حدیث میں ہے ۔ اِنَّ دِبَاغَھَا یُحِلُّھَا کَمَا یُحِلُّ خَلٌّ اِلْخَمْرَ دباغت چمڑے کو اس طرح حلال کرتی ہے جیسے سرکہ شراب کو حلال کرتا ہے ۔ ان احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ شراب سے بنا ہوا سرکہ حلال ہے ۔ کیا یہ درست ہے ؟

جواب ۔ مذکورہ احادیث میں جو مضمون بیان ہوا ہے وہ صحیح نہیں ۔ پہلی حدیث میں مغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن زاذہ راوی ہے۔ دوسری حدیث میں فرج راوی ہے۔ یہ دونوں ضعیف ہیں۔ اپنے اساتذہ سے اکیلے ہی روایت کرتے ہیں۔ دوسرے ان کے ہم سبق ثقہ راویوں نے بیان نہیں کیا اس لئے ان کی روایات منکر ہیں۔ صحیح بات وہی ہے جو حضرت انسؓ کی حدیث میں بیان ہوتی ہے کہ شراب سے بنا ہوا سرکہ حرام ہے۔

سوال۔ شراب میں نشہ نہ رہے اور وہ سرکہ بن جائے تو کیا سرکہ بھی حرام ہے؟

جواب۔ حضرت انسؓ کی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ شراب کا بنا ہوا سرکہ حرام ہے

سوال۔ اس مسئلہ کو بیان کرنے کا باعث کیا ہے۔؟

جواب۔ بیہقی میں ہے کہ جب شراب حرام ہوتی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بیان کیا کہ بچے یتیم ہیں ان کی شراب کافی مقدار میں موجود ہے۔ انڈیل دینے سے ان کا شدید نقصان ہوگا اجازت ہو تو شراب کا سرکہ بنالیا جائے۔ آپؐ نے جواب دیا کہ شراب کا سرکہ نہ بناؤ۔

۲۔ وَعَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادٰى إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ پالتو گدھوں کے گوشت سے روکتے ہیں کیونکہ گدھا حرام ہے اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے۔

الفاظ کا حل

خَيْبَر۔ یہودیوں کی لغت میں خیبر کا معنی قلعہ ہے۔ خیبر ایک شہر ہے جو مدینہ سے شام جاتے ہوئے راستہ میں پڑتا ہے۔ یوم خیبر ایک مشہور غزوہ ہے جو ہجری کے ساتویں سال ہوا تھا۔ اَلْحُمُرُ۔ حمار کی جمع۔ گدھا۔ اس سے مراد پالتو گدھا ہے

راوی حدیث۔ ترجمہ باب المیاہ حدیث نمبر ۱ میں گزر چکا ہے۔ حضرت ابوطلحہؓ جن کا روایت میں ذکر ہے نام زید بن سہل کنیت ابوطلحہ ہے۔ نقباء صحابہؓ میں شمار ہے۔ یہ وہ مجاھد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس نے غزوہ احد میں رسالتماب کی حفاظت کے لئے تیر اندازی کی۔ بدر اور بہت سے غزوات میں شریک ہوئے۔ ان کے بیٹے عبداللہ۔ انس اور ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد بانوے بتائی جاتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چالیس برس زندہ رہے ۵۰ھ یا ۵۱ھ سمندر میں وفات پائی۔ سات دن کے بعد دفن کئے گئے لیکن لاش خراب نہیں ہوئی

پالتو گدھا

سوال۔ کیا گدھا نجس ہے؟

جواب۔ بلوغ المرام کے مصنف نے اس حدیث کو نجاست کے باب میں بیان کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک گدھا نجس ہے لیکن انس کی حدیث سے گدھے کی نجاست واضح نہیں ہوتی۔ صرف اتنا ظاہر ہوتا ہے کہ گدھا حرام ہے اور یہ ضروری نہیں کہ جو شے حرام ہو وہ نجس بھی ہو جب تک کوئی دلیل نہ ہو۔ اس لئے گدھے کو نجس کہنا درست نہیں۔ ہاں اس کا گوشت حرام ہے۔

سوال۔ حضرت انسؓ کی اس حدیث میں کونسے مسائل بیان ہوتے ہیں؟

جواب۔ (۱) ضرورت کے وقت اعلان جائز ہے

(۲) پالتو گدھا حرام ہے

(۳) حرام جانور ذبح سے حلال نہیں ہوتا

(۴) جنگلی گدھا حلال ہے

سوال۔ گدھے کی حرمت کے بارہ میں آخری حکم کب نازل ہوا؟

جواب۔ بخاری میں ہے زاہر اسلمی نے بیان کیا کہ خیبر کے دن دیگوں میں گدھے کا گوشت پک رہا تھا اور میں ان کے نیچے آگ سلگا اور جلا رہا تھا۔ منادی کرنے والے کی آواز میرے کان میں پڑی اور وہ یہ اعلان کر رہا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے گدھے کے گوشت کھانے سے روک دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی وَهُوَ عَلٰی رَاحِلَتِهِ وَلُعَابُهَا يَسِيْلُ عَلٰی كَتِفَیَّ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ۔

۴۔ حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہمیں خطبہ دیا اس وقت آپؐ اونٹنی پر سوار تھے اور اس کا لعاب میرے کندھوں پر بہہ رہا تھا۔ اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے بیان کیا ہے اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

الفاظ کا حل

مِنیٰ۔ مکہ سے عرفات جاتے ہوئے تین میل کے فاصلہ پر وادی ہے۔ حاجی لوگ یہاں قربانی کرتے ہیں۔ کثرت خون کی وجہ سے اس وادی کا نام منیٰ ہے۔ لُعَابٌ۔ جانور کے منہ سے بہتا ہوا پانی۔ رَاحِلَۃٌ۔ سواری کے قابل جانور

راوی حدیث۔ نام عمرو بن خارجہ ہے۔ اہل شام میں ان کا شمار ہے انصاری ہیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن غنم نے روایت کی ہے۔

حلال جانور کا لعاب

سوال۔ جانور کا لعاب پاک ہے یا نہیں؟

جواب۔ عمرو بن خارجہ کی حدیث سے ظاہر ہے کہ حلال جانور کا لعاب پاک ہے۔

سوال۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ حلال جانور کا لعاب پاک ہے؟

جواب۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے کہ عمرو کے کندھے پر اونٹنی کا لعاب بہہ رہا ہے۔ اگر لعاب نجس ہوتا تو آپؐ خاموش نہ رہتے۔ اس سے پتہ چلا کہ اونٹنی ہو یا کوئی دوسرا حلال جانور اس کا لعاب پاک ہے۔

سوال۔ گدھے اور خچر کا جوٹھا پاک ہے یا ناپاک؟

جواب۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔

امام احمدؒ کا قول ہے کہ پالتو گدھے کا جوٹھا ناپاک ہے۔ حسن بصریؒ۔ ابن سیرینؒ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعبیؒ۔ اوزاعیؒ۔ حمادؒ۔ اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے

امام شافعیؒ۔ امام مالکؒ کا قول ہے کہ گدھے اور خچر کا جوٹھا پاک ہے

امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ پانی نہ ہو تو گدھے اور خچر کے جوٹھے پانی سے وضو کر کے تیمم کیا جائے۔ ان کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک خچر اور گدھے کا جوٹھا ناپاک نہیں۔ نجس ہوتا تو وضو کی اجازت نہ دیتے۔

سوال۔ مذکورہ ائمہؒ کے اقوال میں سے کس کا قول راجح ہے؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے سواری کا بیان کرتے ہوئے اونٹ۔ خچر۔ گھوڑے کا ذکر کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے پر سواری بھی کی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ گدھا نجس نہیں ہے۔ پانی میں وہ منہ ڈالدے تو پانی پلید نہیں ہوگا شرط یہ ہے کہ اس کے منہ کو نجاست نہ لگی ہو۔ ہاں اس کا گوشت حرام ہے

۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْسِلُ الْمَنِیَّ ثُمَّ یَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ فِیْ ذٰلِکَ الثَّوْبِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰی اَثَرِ الْغَسْلِ فِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

۵۔ وَلِمُسْلِمٍ لَقَدْ کُنْتُ اَفْرُکُہٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرْکًا فَیُصَلِّیْ فِیْهِ

۶۔ وَفِیْ لَفْظٍ لَہٗ لَقَدْ کُنْتُ اَحُکُّہٗ یَابِسًا بِظُفُرِیْ مِنْ ثَوْبِہٖ۔

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی کو دھوتے پھر اسی کپڑے میں نماز کے لئے نکلتے اور میں دھلے ہوئے نشان دیکھتی۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ بیشک میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے ملتی تھی اور اسی میں آپ نماز پڑھتے تھے

اور ایک روایت میں ہے کہ بے شک میں خشک منی کو اپنے ناخن سے آپ کے کپڑے سے کھرچتی

الفاظ کا حل

مَنِیّ۔ مرد کا گاڑھا سفید پانی جو بوقت شہوت اندر سے کود کر نکلتا ہے۔ فَرْکٌ۔ ملنا۔ حَکٌّ۔ کھرچنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی حدیث۔ نام عائشہؓ باپ ابوبکرؓ اور ماں ام رومان ہے۔ نبوت کے دسویں سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا۔ اٹھارہ برس کی عمر تھی کہ حضورؐ رحلت فرما گئے۔ عرب کے واقعات اور اشعار ان کو بہت ازبر تھے۔ عابدہ اور فاضلہ ہونے کے ساتھ فقہ میں ان کا پایہ بلند تھا۔ صحابہؓ اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد بائیس سو دس بتائی جاتی ہے ۵۷ھ یا ۵۸ھ مدینہ میں وفات پائی نماز جنازہ حضرت ابوہریرہؓ نے پڑھائی۔ آپ اس وقت حضرت معاویہؓ کی طرف سے مدینہ کے گورنر تھے۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

منی کا بیان

سوال۔ منی سے کپڑے کو پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ منی کپڑے کو لگ جائے۔ تر ہو تو دھونے سے۔ خشک ہو تو رگڑنے یا کھرچنے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔

سوال۔ کیا منی نجس ہے؟

جواب۔ ائمہؒ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے

امام مالکؒ۔ امام ابوحنیفہؒ ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کا قول یہ ہے کہ منی نجس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ منی کو دھویا اور کھرچا جاتا ہے۔ منی طاہر ہو تو اس کو دھونے اور کھرچنے کی ضرورت نہ تھی۔

امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا صحیح اور مشہور قول یہ ہے کہ منی طاہر ہے اس کی دلیل دارقطنی اور بیہقی کی وہ حدیث ہے جس کو ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منی اس پانی کی طرح ہے جو حلق سے نکلتا ہے اور ناک سے بہتا ہے۔ حلق اور ناک کا پانی نجس نہیں تو اس طرح منی بھی نجس نہیں

سوال۔ منی اگر نجس نہیں تو اس کو دھویا اور کھرچا کیوں جاتا ہے؟

جواب۔ نظافت اور صفائی کے لئے منی کو دھویا اور کھرچا جاتا ہے۔ یہ وجہ نہیں کہ منی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجس ہے

سوال ۔ ائمہؒ کے اقوال میں سے کس کے قول پر عمل کیا جاتے؟

جواب ۔ مسک الختام میں ہے کہ نجس شے کئی طرح کی ہوتی ہے اور ہر ایک کی طہارت کا طریقہ جدا جدا ہے ۔ مثلاً جوتے کو نجاست لگے تو زمین پر رگڑنے سے طہارت حاصل ہوجاتی ہے شیر خوار بچہ کے پیشاب پر چھینٹے مارنا ہی کافی ہے ۔ مسجد میں کوئی شخص پیشاب کردے تو پانی کا ایک ڈول بہانے سے زمین پاک ہوجاتی ہے

منی کا مسئلہ بھی ایسے ہی ہے ۔ منی تر ہے تو کپڑے کو خوب ملکر دھونا چاہیئے ۔ گاڑھی اور خشک ہے تو ناخن سے کھرچنا ہی کافی ہے ۔ دھونے کی ضرورت نہیں ۔

سوال ۔ اس بارہ میں مفید رائے کیا ہے؟

جواب ۔ مفید رائے یہ ہے کہ اس بحث کو چھیڑا ہی نہ جائے کہ منی نجس ہے یا طاہر ہے حدیث عائشہؓ پر عمل کیا جاتے یعنی منی تر ہے تو دھویا جائے ۔ خشک ہے تو ناخن وغیرہ سے کھرچنا ہی کافی ہے

سوال ۔ کپڑے کا اتنا حصہ ہی دھونا کافی ہے جس پر منی لگی ہے یا سارا کپڑا دھونا چاہیئے؟

جواب ۔ کپڑے کا اتنا حصہ ہی دھونا کافی ہے جہاں منی لگی ہے ۔ سارا کپڑا دھونا اسکی کوئی ضرورت نہیں ۔

سوال ۔ دھونے اور کھرچنے کا کپڑے پر نشان باقی ہو تو اس کا کوئی حرج ہے؟

جواب ۔ دھونے اور کھرچنے کا کپڑے پر نشان باقی ہو تو اس کا کوئی حرج نہیں ۔

---

۷ ۔ وَعَنْ اَبِی السَّمْحِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِیَۃِ وَیُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَصَحَّحَہُ الْحَاکِمُ

۷ ۔ حضرت ابو السمح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیر خوار بچی کے پیشاب (کرنے) سے (کپڑے یا جسم) کو دھویا جائے اور شیر خوار بچے کے پیشاب (کرنے) سے (کپڑے یا جسم پر) چھینٹے مارے جائیں ۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے بیان کیا ہے ۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ کا حل

اَلْجَارِیَۃُ ۔ سے مراد شیر خوار بچی ۔ رَشٌّ ۔ چھڑکنا ۔ اَلْغُلَامُ ۔ سے مراد شیر خوار بچہ ۔

راوی حدیث ۔ نام ایاد کنیت ابو السمح ہے ۔ ان کا شمار ان اصحاب میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے آپ کو ہمہ وقتی خدمت کے لئے وقف کر رکھا تھا ۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد دو بتائی جاتی ہے اور ان کو ان سے محل بن خلیفہ نے ان سے روایت کیا ہے ۔

شیر خوار بچی اور بچے کا پیشاب

سوال ۔ شیر خوار بچی اور بچے کے پیشاب سے کپڑے اور جسم کو کس طرح پاک کیا جائے ؟

جواب ۔ ابو السمح کی حدیث سے ظاہر ہے کہ شیر خوار بچی کے پیشاب پر پانی بہایا جائے ۔ اور شیر خوار بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنے کافی ہیں ۔

سوال ۔ کیا ائمہؒ کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے ؟

جواب ۔ اس میں ائمہؒ کا اختلاف ہے ۔

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا قول ہے کہ پیشاب شیر خوار بچی کا ہو یا بچے کا ۔ چھینٹے مارنے سے کپڑا وغیرہ پاک ہو جاتا ہے

امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے پیشاب پر پانی بہایا جائے ۔ پیشاب بچی کا ہو یا بچے کا ۔

سوال ۔ دونوں میں سے کونسا قول صحیح ہے ؟

جواب ۔ مذکورہ ائمہؒ میں سے کسی کے قول کی حدیث سے تائید نہیں ہوتی ۔ ابو السمحؓ کی حدیث میں طہارت کی جو صورت بیان ہوئی ہے وہی صحیح ہے ۔

سوال ۔ شیر خوار بچی اور بچے کے پیشاب کی طہارت کے طریقہ میں فرق کی وجہ کیا ہے ؟

جواب ۔ اس فرق کو تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں ویسے علماء نے اس فرق کی کئی وجوہات بیان کی ہیں ۔

(۱) بچی کی نسبت بچے سے لوگ زیادہ پیار کرتے ہیں اور بکثرت اس کو اٹھاتے ہیں ۔ اور اس دوران بچہ کے کئی بار پیشاب کرنے کا امکان ہے ۔ دھونے کا حکم ہوتا تو یہ تکلیف بار بار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت کرنا پڑتی اس لئے چھینٹے مارنے کو کافی سمجھا گیا۔

(۲) بچہ کا پیشاب رقیق (پتلا) ہوتا ہے اس پر چھینٹے مارنے کافی ہیں۔ بچی کا پیشاب غلیظ اور بدبودار ہوتا ہے جب تک اس کو پانی سے نہ دھویا جاتے طہارت حاصل نہیں ہوتی۔

(۳) یہ وجہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ بچہ جب پیشاب کرتا ہے تو اس کا پیشاب ایک جگہ پر نہیں گرتا۔ لڑکی کا پیشاب ایک ہی جگہ پر بہتا ہے۔ ایک جگہ کو دھونا آسان ہے مگر بہت سی جگہوں کو بار بار دھونا دشوار ہے اس لئے بچی کے پیشاب کو دھویا جاتے اور بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں

۸۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ دَمِ الْحَیْضِ یُصِیْبُ الثَّوْبَ تَحُتُّہٗ ثُمَّ تَقْرُصُہٗ بِالْمَاءِ ثُمَّ تَنْضَحُہٗ ثُمَّ تُصَلِّیْ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۸۔ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس) خون حیض کے متعلق فرمایا جو کپڑے کو لگ جاتا ہے کہ وہ اس کو کھرچ ڈالے۔ پھر پانی ڈال کر ملے اور پانی سے اس کو دھوتے پھر اس کپڑے میں نماز پڑھے۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے

الفاظ کا حل

تَحُتُّ۔ باب نصر۔ کھرچنا۔ تَقْرُصُ۔ باب نصر بعض کے نزدیک باب تفعیل ہے۔ ملنا۔ تَنْضَحُ باب ضرب و فتح چھینٹے مارنا۔ دھونا

راوی حدیث۔ نام اسماء۔ باپ ابوبکرؓ ہے۔ عائشہ صدیقہ سے عمر میں دس برس بڑی تھیں۔ لقب ذات النطاقین ہے۔ نطاق کا معنی کمر بند ہے۔ ہجرت کی رات انہوں نے اپنے کمر بند کے دو ٹکڑے کئے ایک سے دستر خوان باندھا دوسرے سے مشک۔ اس وجہ سے ذات النطاقین کہا جاتا ہے۔ جہاں ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر۔ عروہ بن زبیر نے روایت کی ہے وہاں حضرت ابن عباس اور ایک جماعت نے بھی ان سے روایت کی ہے جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد چھپن بتائی جاتی ہے۔ ایک سو برس کی عمر میں ۷۳ھ مکہ میں وفات پائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خونِ حیض اور اس کی طہارت

سوال۔ حیض سے کونسا خون مراد ہے ؟

جواب۔ رحم کے اندر سے عورتوں کو عادت کے مطابق جو ماہواری خون آتا ہے وہ حیض کا خون کہلاتا ہے۔

سوال۔ کیا حیض کا خون نجس ہے ؟

جواب۔ قرآن مجید میں ہے قُلْ هُوَ اَذًى یعنی حیض کا خون نجس ہے۔ حدیث میں اس کو کھرچنے اور اچھی طرح مَل کر دھونے کا حکم ہے اس حدیث سے بھی ظاہر ہے کہ حیض کا خون نجس ہے

سوال۔ حیض کا خون کپڑے وغیرہ کو لگ جائے تو اس کو کس طرح دھویا جائے ؟

جواب۔ کپڑے پر جہاں خون لگا ہے اس کو اچھی طرح کھرچے پھر پانی ڈالے اور انگلیوں سے ملے۔ تاکہ سرایت کیا ہوا خون زائل ہو جائے۔ اس کے بعد اس پر پانی بہائے۔

سوال۔ سارا کپڑا دھونا چاہیئے یا اتنا دھونا ہی کافی ہے جہاں خون لگا ہے ؟

جواب۔ کپڑے کے جس حصہ پر خون لگا ہے اتنا دھونا ہی کافی ہے سارا کپڑا دھونے کی ضرورت نہیں۔

سوال۔ دھونے کے بعد خون کا نشان رہ جائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب۔ دھونے کے بعد اگر نشان رہ جائے تو اس کا کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ کی حسب ذیل حدیث سے ظاہر ہے۔

۹۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَتْ خَوْلَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ یَذْهَبِ الدَّمُ قَالَ یَكْفِیْكِ الْمَاءُ وَلَا یَضُرُّكِ اَثَرُهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَسَنَدُهٗ ضَعِیْفٌ۔

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خولہؓ نے عرض کیا" اے اللہ کے رسول! اگر دھونے سے خون دور نہ ہو؟" آپ نے فرمایا تیرے لئے پانی کافی ہے اس کے باقی ماندہ اثر کا کوئی ڈر نہیں اس حدیث کو ترمذی نے بیان کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

الفاظ کا حل

اَثَرٌ ۔ نشان

راوی حدیث ۔ ترجمہ باب المیاہ حدیث نمبر ا میں گزر چکا ہے۔

سوال ۔ خولہؓ جن کا ذکر حدیث میں ہے یہ کون ہیں ؟

جواب ۔ الاصابہ فی اسماء الصحابہ میں ہے کہ خولہؓ یسار کی بیٹی ہیں یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے یہ مسئلہ دریافت کیا ہے

سوال ۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس کی وجہ کیا ہے ؟

جواب ۔ اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ راوی ہے ۔ ابراہیم حربی نے بیان کیا کہ ابن لہیعہ نے اس حدیث کے سوا دوسری کوئی حدیث خولہؓ سے نہیں سنی۔

سوال ۔ باقی ماندہ نشان کو کسی دوسرے رنگ سے بدلنا بہتر ہے یا نہیں ؟

جواب ۔ دارمی میں حضرت عائشہؓ سے موقوف روایت ہے کہ دھونے سے خون کا نشان نہ جاتے تو پیلے یا زعفرانی رنگ سے اس کو بدل دیا جاتے ۔ یہ صفائی اور تنزہ کی بنا پر ہے۔ ضروری نہیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ

ا۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَصَحَّحَهُ اِبْنُ خُزَیْمَةَ وَذَكَرَهُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا ۔

ا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اگر میں امت پر مشقت نہ سمجھتا تو حکم دیتا کہ وہ ہر وضوء کے ساتھ مسواک کیا کریں ۔ اس حدیث کو مالکؒ ۔ احمدؒ ۔ نسائیؒ نے بیان کیا ہے ۔ ابن خزیمہؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ۔ بخاریؒ نے اس کو معلق ذکر کیا ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ کا حل

وُضُوْءٌ۔ واوٴ مضموم بمعنی وضوء کرنا۔ واوٴ مفتوح بمعنیٰ وضوء کا پانی۔ وضوء وضاءۃ سے مشتق ہے۔ وضاءۃ کا لغوی معنیٰ حسن اور نظافت ہے۔ **اَشُقُّ**۔ باب نصر مشقت سے ہے۔ **اَلسِّوَاکُ** بکسرالسین اس کا لغوی معنی مسواک کرنا ہے اور اصطلاح میں دانتوں کی صفائی کے لئے کسی لکڑی کا استعمال۔ **تَعْلِیْقٌ**۔ شروع سند سے ایک راوی یا تمام راویوں کو حذف کرکے حدیث بیان کرنا

راوی حدیث۔ ترجمہ باب المیاہ حدیث نمبرا میں گزرچکا ہے۔

وضوء کا بیان

سوال۔ مسواک مستحب ہے یا واجب؟

جواب۔ مسواک کرنا واجب نہیں مستحب ہے جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرنے کے حکم کو امت کیلئے مشقت سمجھا ہے اس لئے ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم نہیں دیا۔ ہاں آپ نے اس بارہ میں ترغیب کی جو صورت اختیار کی ہے اس سے مسواک کے متعلق تاکید کا پہلو نمایاں ضرور نظر آتا ہے اور اس سے آپ کی تمنا اور خواہش کا پتہ چلتا ہے کہ ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرنا آپ کو بے حد پسند ہے۔

سوال۔ دانت نہ ہوں تو مسواک کس طرح کی جائے؟

جواب۔ طبرانی میں ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا کہ جس کے دانت نہ ہوں ان کے لئے کیا حکم ہے؟ آنحضرتؐ نے جواب دیا کہ وہ لکڑی کی بجائے انگلی استعمال کرے۔

سوال۔ مسواک کس چیز کی بہتر ہے؟

جواب۔ اراک (پیلو) کی جڑ ہو تو بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جڑ سے مسواک کی ہے اگر یہ نہ ہو تو کوئی دوسری مسواک استعمال کرلی جائے۔ البتہ مسواک اتنی سخت نہ ہو کہ منہ زخمی ہو جائے نہ اتنی نرم ہو کہ آلائش سے منہ صاف نہ ہوسکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال۔ کیا برش کا استعمال جائز ہے؟

جواب۔ درخت کی مسواک میسر نہ ہو تو اس کا استعمال کر لینے میں کوئی حرج نہیں

سوال۔ مسواک کس ہاتھ سے کی جائے؟

جواب۔ مسواک دائیں ہاتھ سے کی جائے۔ حدیث میں ہے کَانَتْ یَدُہُ الْیُمْنٰی لِطُھُوْرِہٖ یعنی وضوء کے لئے دایاں ہاتھ ہے دوسری حدیث میں مسواک کو مَطْھَرَۃٌ لِلْفَمِ کہا گیا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ مسواک بائیں ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اس لئے کہ وہ منہ کی مکروہ اشیاء کے نکالنے کا سبب ہے۔

ابن تیمیہؒ کا یہ قیاس کچھ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا. مسواک تو منہ اور ناک میں پانی ڈالنے کے بمنزلہ ہے اس لئے ناک سنکنے اور استنجا کے ساتھ مشابہت دینا ٹھیک نہیں (فتاویٰ اہل حدیث)

سوال۔ مسواک کے کیا فوائد ہیں۔؟

جواب۔ آلائش سے منہ صاف ہو جاتا ہے۔ دانت صاف. مسوڑھے مضبوط ہو جاتے ہیں معدہ کو قوت ملتی اور ہاضمہ درست رہتا ہے. بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو نماز مسواک سے پڑھی جاتی ہے وہ اس نماز سے ثواب میں ستر گنا زیادہ ہے جو مسواک کئے بغیر پڑھی جاتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب انسان ذکر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ کر ذکر کے کلمات کو دربارِ خداوندی میں لاتا ہے۔ جس شخص کا منہ صاف نہ ہو اور منہ سے بدبو آتی ہے اس سے فرشتہ دور رہتا ہے اور یہ بھی ہے کہ مسواک کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

سوال۔ مسواک کتنی لمبی ہونی چاہئے؟

جواب۔ حدیث میں اس کا ذکر نہیں البتہ مسواک اتنی چھوٹی نہ ہو کہ منہ کی آلائش سے ہاتھ آلودہ ہو۔ اور نہ اتنی بڑی اور موٹی ہو کہ اس کا استعمال دشوار ہو۔

۲۔ وَعَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَغَسَلَ کَفَّیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ الْیُسْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حمران سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضوء کے لئے پانی منگوایا۔ ہتھیلیوں کو تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور ناک کو جھاڑا۔ پھر اپنے چہرہ کو تین بار دھویا پھر دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا۔ پھر بائیں ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھویا پھر بایاں پاؤں اس طرح دھویا۔ پھر کہا میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس وضوء جیسا وضوء کرتے تھے۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے۔

الفاظ کا حل

بِوَضُوْءٍ۔ واؤ پر فتح۔ وضوء کا پانی۔ کَفَّیْنِ۔ کف کا تثنیہ ہتھیلی۔ تَمَضْمَضَ۔ کلی کرنا۔ اِسْتَنْشَقَ۔ ناک میں پانی داخل کر کے سانس سے اوپر کھینچنا یہ استنشاق ہے۔ اِسْتَنْثَرَ۔ استنشاق کے بعد ناک سے پانی نکالنا۔ یہ استنثار ہے۔ وَجْهَهٗ۔ چہرہ۔ طول سر کے بالوں سے لے کر داڑھی تک اور عرض کنپٹیوں تک ہے۔ مِرْفَقٌ۔ کلائی کے آخر میں جو ابھری ہوئی ہڈی ہے۔ اِلٰی۔ یہ حرف جار ہے جو انتہاء غایت کے لئے ہے لیکن اس حدیث میں الی مع کے معنی میں ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ کلائی کے ساتھ کہنیوں کو بھی دھویا جاتے۔ کَعْبَیْنِ۔ کعب کا تثنیہ۔ ٹخنہ

راوی حدیث۔ حمران حضرت عثمانؓ کے غلام تھے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد کافی بتائی جاتی ہے ۷۵ھ کے بعد وفات پائی۔

عثمان۔ باپ کا نام عفان ہے۔ کنیت ابوعبداللہ۔ لقب ذوالنورین ہے۔ عشرہ مبشرہ میں ان کا شمار ہے۔ بڑے عابد تھے ایک ہی رکعت میں پوری رات گزار دیتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ رقیہؓ بنت رسول سے نکاح کیا۔ جب وہ وفات پاگئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری بیٹی ام کلثومؓ سے نکاح کردیا اس لئے حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین یعنی دو نور والے کہا جاتا ہے جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد ایک سو چھیالیس بتائی جاتی ہے۔ ۳۵ھ میں بیاسی برس کی عمر میں شہید ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضوء کا طریقہ

سوال ۔ نماز کے لئے وضوء شرط ہے یا نہیں ؟

جواب ۔ نماز کے لئے وضوء شرط ہے حدیث میں ہے مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّهُوْرُ یعنی نماز کی کنجی وضوء ہے ۔ یعنی وضوء کے بغیر نماز نہیں ۔

سوال ۔ وضوء کے لئے نیت کی ضرورت ہے ؟

جواب ۔ حدیث میں ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی اعمال کا اعتبار نیتوں پر ہے ۔ وضوء بھی عمل ہے لہٰذا وضوء سے پہلے نیت کی ضرورت ہے ۔

سوال ۔ نیت کس طرح کی جائے ؟

جواب ۔ دل میں تصور جمائے ۔ کہ عبادت کی غرض سے میں اپنے ان اعضاء کو دھو رہا ہوں اور مسح کر رہا ہوں ۔ جن کے دھونے اور مسح کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے ۔ لیکن زبان سے کوئی کلمہ ادا نہ کرے

سوال ۔ عثمانی رضہ ترتیب کے خلاف جو وضوء کیا جائے شریعت کے نزدیک وہ وضوء صحیح ہے یا نہیں ؟

جواب ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کرتے ہوئے جو ترتیب اختیار کی ہے حضرت عثمان رض نے اسی ترتیب سے وضوء کرکے دکھایا ہے ۔ قرآن مجید میں بھی اسی ترتیب کا بیان ہے اس ترتیب کے خلاف جو وضوء ہوگا وہ شرعی وضوء نہیں ۔

سوال ۔ ناک میں کتنی بار پانی ڈالنا چاہیئے ۔ حضرت عثمان رض کے اس وضوء میں یہ وضاحت نہیں ؟

جواب ۔ ترمذی میں ہے ۔ حضرت علی رض نے بیان کیا کہ تین بار کلی کی ہے اور تین بار ناک میں پانی چڑھایا ہے ۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء سے بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پیا تھا ۔

سوال ۔ وضوء میں تمام اعضاء کا تین تین بار دھونا واجب ہے ؟

جواب ۔ تمام اعضاء کا تین بار دھونا افضل ہے اور ایک بار دھونا واجب ہے ۔

سوال ۔ بعض اعضاء کو تین اور بعض کو ایک یا دو بار دھونا جائز ہے ؟

جواب ۔ بعض اعضاء کو تین اور بعض کو ایک یا دو بار دھونا بھی جائز ہے ۔

۳۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحدۃ أخرجه أبوداود وفی أخرج النسائی والترمذی بإسناد صحیح بل قال الترمذی إنه أصح شیء فی الباب

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضوء بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ نے اپنے سر کا مسح ایک بار کیا۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے بیان کیا ہے

الفاظ کا حل

مَسَحَ۔ پانی سے بھیگے ہوئے ہاتھوں کو سر پر پھیرنا

راوی حدیث۔ نام علی کنیت ابوتراب ہے ماں کا نام فاطمہ باپ اسد ہے بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور داماد بھی ہیں۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ تبوک میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ مدینہ میں ان کو خلیفہ مقرر کیا گیا۔ ۴۰ھ میں تریسٹھ برس کی عمر میں بمقام کوفہ شہید ہوئے۔

سر کا مسح

سوال۔ سر کا مسح ایک مرتبہ ہے یا زیادہ مرتبہ؟

جواب۔ حضرت علیؓ کی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح ایک مرتبہ کیا ہے۔

سوال۔ کون کونسے ائمہؒ کے نزدیک سر کا مسح تین بار ہے اور ان کے پاس کیا دلیل ہے؟

جواب۔ امام مالکؒ۔ امام ابوحنیفہؒ۔ امام احمدؒ کا قول ہے کہ سر کا مسح ایک بار ہے۔ امام شافعیؒ کا ایک قول ہے کہ وضوء کرتے وقت جس طرح اعضاء کو تین بار دھویا جاتا ہے اس طرح سر کا مسح بھی تین بار ہے۔ امام شوکانیؒ سے سوال کیا گیا کہ آیا امام شافعیؒ کا یہ قول صحیح ہے؟۔ امام شوکانیؒ نے امام شافعیؒ کے اس قول کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ اعتبار کے قابل نہیں۔۔ صحیح یہی ہے کہ سر کا مسح ایک مرتبہ ہے

سوال۔ مسح کے لئے نیا پانی لینے کی ضرورت ہے یا وضوء سے جو ہاتھ تر ہو چکے ہیں وہ تری کافی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب۔ سر کے مسح کے لئے جدید پانی لینا چاہیئے۔ اس کا بیان حدیث نمبر ۱۳ میں ہو گا

سوال۔ کان کے مسح کے لئے جدید پانی لینا چاہیئے یا ہاتھوں کی تری کافی ہے ؟

جواب۔ کان بھی سر کا ایک حصہ ہیں جیساکہ ترمذی میں ابو امامہؓ کی حدیث میں ہے۔ اس لئے کان کے مسح کے لئے جدید پانی لینے کی ضرورت نہیں بلکہ سر کے ساتھ کانوں کا بھی مسح کر لیا جاتے۔

بیہقی میں ایک روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کے لئے جدید پانی لیا تھا۔ مگر یہ حدیث صحیح نہیں۔ غیر محفوظ ہے۔

سوال۔ مسلم میں کانوں کے مسح کے لئے جدید پانی لینے کا بیان ہے۔ کیا یہ صحیح ہے ؟

جواب۔ ہاں مسلم کی یہ روایت محفوظ ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کانوں کے مسح کے لئے نئے سرے سے پانی لینا بھی جائز ہے

پورے سر کا مسح

سوال۔ پورے سر کا مسح کرنا ضروری ہے ؟

جواب۔ پورے سر کا مسح کرنا مستحب ہے۔ قرآن مجید میں ہے وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِكُمْ یعنی سر کا مسح کرو۔ اس سے مراد پورا سر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے سر کا مسح کیا ہے اس لئے پورے سر کا مسح کرنا مستحب ہے۔

سوال۔ سر کے بعض حصے پر مسح کرنا کافی ہے یا نہیں ؟

جواب۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا قول ہے کہ سر کے بعض حصے کا مسح کافی ہے۔

سوال۔ بعض سے سر کا کتنا حصہ مراد ہے ؟

جواب۔ بعض سے سر کا کتنا حصہ مراد ہے۔ امام شافعیؒ نے اس کی کوئی حد بیان نہیں کی امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ بعض سے مراد سر کا چوتھائی حصہ ہے اس پر مسح کرنا واجب ہے

سوال۔ کیا امام ابو حنیفہؒ کا یہ قول صحیح ہے ؟

جواب۔ ابن قیمؒ نے کہا ہے کہ کوئی ایسی صحیح حدیث نہیں جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے بعض یا چوتھائی حصے پر مسح کیا ہے۔ ہاں آنحضرتؐ نے پیشانی پر مسح کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باقی مسح پگڑی پر کیا ہے۔

۴۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ وَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِہٖ فَاَقْبَلَ بِیَدَیْہِ وَاَدْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

۵۔ وَفِی لفظ بدأ بمقدم رأسه حتی ذهب بهما الی قفاه ثم ردهما حتی رجع الی المكان الذی بدأ منه۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضوء کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا پس اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لائے۔

۵۔ بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کو سر کے آگے سے شروع کیا حتیٰ کہ اپنے ہاتھوں کو سر کی گدی تک لے گئے پھر وہاں سے واپس لائے جہاں سے مسح شروع کیا تھا۔

الفاظ کا حل

اِقْبَال۔ آگے سے پیچھے کی طرف جانا یا پیچھے سے آگے کی طرف آنا۔ اِدْبَار۔ پیچھے سے آگے کی طرف آنا یا آگے سے پیچھے کی طرف جانا۔

راوی حدیث۔ نام عبداللہ باپ زید دادا عاصم ہے ان کا شمار اجل صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ اسی مرد مجاہد نے وحشی کی معیت میں مُسیلمہ کذّاب کو قتل کیا تھا۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد ۴۸ بتائی جاتی ہے۔ واقدی کی روایت کے مطابق ۶۳ھ میں حرّہ کے دن بمقام کوفہ جام شہادت نوش کیا

مسح کرنے کا طریقہ

سوال۔ جب اقبال اور ادبار ہر دو لفظ کے دو معنی ہیں۔ آگے سے پیچھے جانا اور پیچھے سے آگے آنا تو ہر لفظ کا ایک معنی متعین کرنے کی دلیل کیا ہے؟

جواب۔ اس حدیث میں اقبال کا معنی آگے سے پیچھے جانا اور ادبار کا معنی پیچھے سے آگے آنا ہی مراد ہے۔ دلیل اس کی بخاری۔ مسلم کی وہ حدیث ہے جس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح کے وقت اپنے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ۔ مسح کی حد کہاں تک ہے ؟
جواب ۔ پیشانی سے لے کر سر کے پچھلی طرف گدی تک ہے ۔

گردن کا مسح

سوال ۔ الٹے ہاتھوں سے گردن کا مسح کرنا جائز ہے یا نہیں ؟
جواب ۔ سر کا مسح گردن تک ہے ۔ مسح کرنے کے بعد الٹے ہاتھوں سے گردن کا مسح کرنا بدعت ہے

۶۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ صِفَۃِ الْوُضُوْءِ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِہٖ وَاَدْخَلَ اِصْبَعَیْہِ السَّبَّاحَتَیْنِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَمَسَحَ بِاِبْھَامَیْہِ فِیْ ظَاھِرِ اُذُنَیْہِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَصَحَّحَہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ ۔

۶ ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضوء کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہا ، پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی شہادت کی انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کیا اور اپنے انگوٹھوں سے کانوں کے ظاہر کا مسح کیا ۔ اس حدیث کو ابوداؤد ، نسائی نے بیان کیا ہے اور ابن خزیمہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے

الفاظ کا حل

اَلسَّبَّاحَتَیْنِ ۔ تثنیہ ۔ واحد سَبَّاحَۃ ۔ سباحۃ اس انگلی کا نام ہے جو انگوٹھے کے متصل ہے تسبیح کے وقت اس انگلی سے اشارہ کیا جاتا ہے اس لئے اس کا نام سباحۃ ہے ۔ اَلْاِبْھَام ۔ موٹی انگلی انگوٹھا ۔

راوی حدیث ۔ نام عبداللہ باپ عمرو ہے ۔ عالم اور حافظ ہونے کے علاوہ عابد اور زاہد بھی تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو برپا ہونے والے فتنوں سے محفوظ رکھا جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد سات سو بتائی جاتی ہے ۔ سعید بن مسیب ایسے بلند پایہ فقیہ اور عالم ان کے تلامذہ میں شامل ہیں ۔ ابن حبان کی روایت کے مطابق ۶۳ھ میں بہتر برس کی عمر میں وفات پائی ۔

سوال ۔ اس حدیث میں کانوں کے ظاہر پر مسح کرنے کا بیان ہے کیا کانوں کے اندرونی طرف مسح کرنے کی ضرورت نہیں ؟
جواب ۔ عبداللہ بن عمرو کی اس حدیث میں صرف کانوں کے ظاہر پر مسح کرنے کا پتہ چلتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانوں کے اندر مسح کا ذکر نہیں لیکن ترمذی میں حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کے ظاہر اور باطن دونوں طرف مسح کیا ہے

سوال ۔ کان کے اندرونی طرف کس انگل سے مسح کیا جائے ؟

جواب ۔ ابن حبان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کے اندر شہادت کی انگلی سے اور کانوں کے ظاہر پر انگوٹھے سے مسح کیا ہے ۔

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ ناک کو تین بار جھاڑے اس لئے کہ شیطان ناک کی جڑ میں رات گزارتا ہے ۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے ۔

الفاظ کا حل

مَنَامٌ ۔ مصدر میمی معنیٰ نیند ۔ خَیْشُوْم ۔ ناک کا بالائی حصہ ۔ اِسْتِنْثَار ۔ قاموس میں ہے ناک میں پانی کھینچ کر بذریعہ سانس پانی نکالنا ۔

راوی حدیث ۔ ترجمہ باب المیاہ حدیث نمبر ۱ میں گزر چکا ہے ۔

سوال ۔ نیند کے وقت ناک کی جڑ میں شیطان کیوں رات گزارتا ہے ؟

جواب ۔ جسم میں دل تک پہنچنے کے جتنے راستے ہیں نیند میں وہ سب بند ہو جاتے ہیں اور شیطان اندر داخل نہیں ہو سکتا ۔ صرف دو راستے ایک ناک اور دوسرا کان یہ کھلے رہتے ہیں ۔ ناک کے راستہ میں داخل ہو کر ناک کی جڑ میں رات گزارتا ہے اور دل میں وسوسے ڈالتا ہے ۔ اور کان میں پیشاب کرتا ہے تھپکی دیتا ہے جس کی وجہ سے انسان گہری نیند سوتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ ابھی رات کافی حصہ باقی ہے ۔ اسی خیال میں نماز کو ضائع کر لیتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جاگتے ہی ناک کو تین بار جھاڑو ایسا کرنے سے انسان شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہتا ہے اور ناک آلائش سے صاف ہو جاتا ہے

۸۔ وَعَنْهُ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَّوْمِهٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیْنَ بَاتَتْ یَدُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔

۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے جاگے تو وہ اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈبوئے جب تک کہ اس کو تین مرتبہ نہ دھولے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے، حدیث کے یہ لفظ مسلم میں ہیں۔

الفاظ کا حل

یَغْمِسُ۔ باب ضرب مادہ غمس۔ ڈبونا۔ بَاتَتْ۔ صیغہ واحد مؤنث غائب باب ضرب اجوف یائی۔ مصدر بیتوتہ۔ رات گزارنا

راوی حدیث۔ ترجمہ باب المیاہ حدیث نمبر ا میں گزر چکا ہے۔

تین بار دھو کر ہاتھوں کو برتن میں ڈالنا

سوال۔ ہاتھوں کا تین بار دھو کر پانی والے برتن میں ڈالنا کیا یہ مستحب ہے یا واجب؟

جواب۔ جمہور علماء کا قول ہے کہ پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ان کا دھونا مستحب ہے لیکن امام احمدؒ کے نزدیک واجب ہے۔ اس اختلاف کی وجہ سے دھوئے بغیر برتن میں ہاتھ ڈالنا امام احمدؒ کے نزدیک حرام اور جمہور علماء کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے

سوال۔ ہاتھ دھونے کا حکم رات کی نیند سے تعلق رکھتا ہے یا دن کی نیند سے بھی اس کا تعلق ہے؟

جواب۔ اس سے رات کی نیند مراد ہے کیونکہ دن کی نسبت رات کی نیند میں غفلت زیادہ ہوتی ہے۔ بسا اوقات لباس اتار دیا جاتا ہے اس حالت میں شرمگاہ کو ہاتھ لگنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ سونے والے کو یہ علم نہیں ہوتا کہ اس کا ہاتھ کہاں کہاں پہنچا ہے۔ حدیث میں رات ہی کی نیند مراد ہو سکتی ہے اس کی تائید حدیث کے لفظ "بَاتَتْ" سے ہوتی ہے۔ باتت بیتوتہ سے بنا ہے۔ بیتوتہ کا معنیٰ رات گزارنا ہے۔

بعض علماء کا قول ہے کہ نیند رات کی ہو یا دن کی دھوئے بغیر ہاتھ برتن میں نہ ڈالا جائے۔

سوال۔ جوہڑ یا حوض میں بھی دھوئے بغیر ہاتھ کا داخل کرنا منع ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۔ جوہڑ اور حوض کا پانی کثیر ہے دھوئے بغیر اس میں ہاتھ ڈالنا منع نہیں۔ فتح الباری میں ہے جس برتن میں ہاتھ ڈالنے سے روکا گیا ہے اس سے مراد برتن ہے جو وضوء کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی جس پانی پر آب کثیر کا اطلاق نہ ہوتا ہو۔

۹۔ وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَلِأَبِي دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمِضْ۔

۹۔ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضوء کامل کرو۔ انگلیوں کا خلال کر۔ استنشاق میں مبالغہ کر مگر یہ کہ تو روزے سے ہو (اگر تو روزہ دار ہے تو پھر مبالغہ نہ کر) اس حدیث کو چار ائمہؒ نے بیان کیا ہے ابن خزیمہؒ نے اس کو صحیح کہا ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جب تو وضو کرے تو کلی کر

الفاظ کا حل

اَسْبِغْ ۔ مصدر اسباغ۔ پورا کرنا۔ کامل کرنا۔ خَلِّلْ ۔ مصدر تخلیل۔ انگلیوں کے درمیان پانی پہنچانا۔ بَالِغْ ۔ مصدر مبالغہ۔ ناک میں اوپر تک پانی پہنچانا۔

راوی حدیث ۔ نام لقیط باپ عامر دادا صبرہ کنیت ابورزین ہے مشہور صحابی ہیں۔ اہل طائف میں ان کا شمار ہے۔ ان سے عاصم نے روایت کی ہے جو ان کا بیٹا ہے۔ وہ احادیث جو ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد چوبیس بتائی جاتی ہیں۔

کامل وضوء۔ خلال۔ استنشاق۔ کلی

کامل وضوء

سوال ۔ کامل وضوء سے کیا مراد ہے؟

جواب ۔ کامل وضوء دو قسم پر ہے۔ ایک فرض اور دوسرا سنت

سوال ۔ کامل فرض کی صورت کیا ہے؟

جواب ۔ کامل فرض یہ ہے کہ وضوء کے وقت دھونے میں ہر عضو کو پوری طرح شامل کیا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عضو کا کوئی حصہ خشک نہ رہنے پاتے

سوال۔ سنت کی صورت کیا ہے؟

جواب۔ اس کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ وضوء کے اعضاء کو خوب دھویا جائے اسی کا نام وضوء کا کامل کرنا ہے

اور بعض علماء کا قول ہے کہ وضوء کرتے ہوئے ان اعضاء کو بھی شامل کر لیا جائے جو وضوء کے اعضاء میں شامل نہیں۔ مثلاً ہاتھوں کو کہنیوں سے اوپر تک اور پاؤں کو ٹخنوں سے اوپر تک دھویا جاتے

بعض علماء کا خیال ہے کہ وضوء کے اعضاء کو ایک یا دو کی بجائے تین تین بار دھونا یہ وضوء کا کامل کرنا ہے

خلال

سوال۔ ہاتھ اور پاؤں ہر دو کی انگلیوں کا خلال کرنا چاہیئے یا صرف ایک کا؟

جواب۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وضوء کرو تو اپنے ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ ہاتھ اور پاؤں ہر دو کی انگلیوں کا خلال کرنا چاہیئے

سوال۔ خلال کس طرح کیا جاتے؟

جواب۔ انگلیوں کو جڑوں تک پانی پہنچانے کے لئے انگلیوں کے درمیانی جگہ کو ملنا چاہیئے۔

سوال۔ کونسی انگلی سے خلال کرنا چاہیئے؟

جواب۔ تحفۃ الاحوذی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے خلال کرتے تھے۔

استنشاق

سوال۔ استنشاق سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ چلو سے ناک میں پانی چڑھانے کا نام استنشاق ہے

سوال۔ استنشاق کا کیا فائدہ ہے؟

جواب۔ ناک صاف ہو جاتا ہے۔ روزہ نہ ہو تو استنشاق میں مبالغہ سنت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ۔ جب استنشاق میں مبالغہ کرنا سنت ہے تو روزیدار کو اس سے کیوں منع کیا گیا ہے ؟
جواب ۔ حلق میں پانی اترنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جب استنشاق میں مبالغہ کیا جائے گا تو حلق میں غیرارادی طور پر پانی اترے گا اس لیئے روزہ دار کو استنشاق میں مبالغہ کرنے کی اجازت نہیں

کلی

سوال ۔ کلی کیسے کی جاتی ہے ؟
جواب ۔ منہ میں پانی داخل کرنا پھر منہ میں گھما کر پانی نکالنا اس کا نام کلی ہے
سوال ۔ وضوء میں کلی واجب ہے یا سنت ؟
جواب ۔ قرآن مجید میں جہاں وضوء کا بیان ہے اس میں چہرہ دھونے کا ذکر تو ہے مگر کلی اور استنشاق دونوں کا ذکر نہیں ۔ اس سے ظاہر ہے کہ منہ اور ناک چہرہ میں شامل ہیں ۔ چہرہ کا دھونا واجب ہے کلی اور استنشاق بھی واجب ہے ۔ امام احمدؒ، امام اسحاقؒ کا یہی قول ہے اور ابن ابی لیلیٰ ۔ حماد بن سلیمان اور علماء کی ایک جماعت کا بھی یہی مذہب ہے

امام نوویؒ نے کہا ہے کہ ابو ثورؒ ۔ ابوحنیفہؒ ۔ داؤد ظاہریؒ ۔ ابن منذر کا قول ہے کہ وضوء میں کلی کرنا سنت ہے ۔ ثوریؒ اور زید بن علی کا بھی یہی مذہب ہے

۱۔ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ فِي الْوُضُوْءِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ۔

۱۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضوء میں اپنی ڈاڑھی کا خلال کرتے تھے ۔ اس حدیث کو ترمذی نے بیان کیا ہے اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ہے ۔

الفاظ کا حل

لِحْيَتَه ۔ ڈاڑھی ۔ يُخَلِّلُ ۔ باب تفعیل ۔ مصدر تخلیل ۔ انگلیوں سے ڈاڑھی کے بالوں کو پانی سے تر کرنا ۔
راوی حدیث ۔ ترجمہ باب الوضوء حدیث نمبر ۲ میں گزر چکا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاڑھی کا خلال

سوال ۔ ڈاڑھی کا خلال کس طرح کیا جاتا ہے ؟

جواب ۔ حضرت انس رضؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک گھنی تھی جب وضو کرتے تو چلو بھر کر پانی ڈاڑھی کے نیچے بالوں کی جڑوں تک پہنچاتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس طرح ڈاڑھی کے خلال کرنے کا حکم دیا ہے ۔

سوال ۔ ڈاڑھی کا خلال واجب ہے یا سنت ؟

جواب ۔ امام احمدؒ کا قول ہے کہ ڈاڑھی کا خلال واجب ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ڈاڑھی کا خلال عمداً نہ کیا جاتے تو وضو دوبارہ کرنا ہوگا ۔ امام ابو یوسفؒ کا قول ہے کہ ڈاڑھی کا خلال سنت ہے ۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ڈاڑھی کا خلال افضل ہے

سوال ۔ ڈاڑھی گھنی نہ ہو تو پھر بھی خلال کرنا چاہیئے ؟

جواب ۔ ڈاڑھی گھنی نہ ہو تب بھی ٹھوڑی تک پانی پہنچانا اور اس کو تر کرنا واجب ہے ۔

۱۱۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِثُلُثَیْ مُدٍّ فَجَعَلَ یَدْلُکُ ذِرَاعَیْہِ اَخْرَجَہُ اَحْمَدُ وَصَحَّحَہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ ۔

۱۱۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مد کا بقدر دو تہائی پانی لایا گیا ۔ پس آپؐ کلائیوں کو ملتے تھے ۔ اس حدیث کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے اور امام ابن خزیمہؒ نے اس کو صحیح کہا ہے

الفاظ کا حل

مُدٌّ ۔ پیمانہ جو صاع کا چوتھا حصہ ہے ۔ ذِرَاعٌ ۔ درمیانی انگلی سے لے کر کہنی تک کا حصہ ۔ بازو

راوی حدیث ۔ نام عبداللہ باپ زید کنیت ابو محمد ہے ۔ انہوں نے خواب میں اذان سنی اور رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے پاس بیان کی ۔ ان سے ابن مسیب ایسے تابعی نے روایت کی ہے ۔ اور جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد چھ یا سات بتائی جاتی ہے ۔ ۶۴ برس کی عمر تھی کہ ۳۲ھ مدینہ میں وفات پائی اور حضرت عثمان رضؓ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو میں کلائیوں کا ملنا اور پانی کا اندازہ

سوال۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضوء کے لئے کتنا پانی استعمال کرتے تھے۔؟

جواب۔ حدیث سے ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پانی سے وضو کیا ہے اس کا اندازہ مد کا دو تہائی ہے

سوال۔ مد کیا ہے؟

جواب۔ مد ایک پیمانہ ہے جو صاع کا چوتھائی حصہ ہے۔

سوال۔ صاع کتنے وزن کا ہوتا ہے؟

جواب۔ حجازی صاع کا وزن پانچ رطل اور تہائی رطل (۵ ⅓) ہے۔ عراقی صاع آٹھ رطل کا ہے۔

سوال۔ رطل کا وزن اور صاع کا وزن کتنا ہے؟

جواب۔ رطل کا وزن قریباً آدھ سیر ہے۔ اس حساب سے حجازی صاع کا وزن دو سیر دس چھٹانک تین تولہ چار ماشہ ہے۔

سوال۔ دو تہائی (⅔) مد پانی کا وزن کتنا ہے؟

جواب۔ مد صاع کا چوتھا حصہ ہے اس کا وزن دس چھٹانک تین تولہ چار ماشہ ہے اور دو تہائی مد کا وزن سات چھٹانک سے کچھ زیادہ بنتا ہے

سوال۔ مد کے دو تہائی اندازہ سے کم وبیش پانی استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ ضرورت سے زیادہ پانی استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ اگر ضرورت پڑے تو دو تہائی مد اندازہ سے زیادہ یا کم پانی استعمال کرنا بھی جائز ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت جابرؓ کی حدیث سے ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضوء کیا ہے۔

سوال۔ کیا وضوء میں اعضاء کا ملنا واجب ہے؟

جواب۔ جمہور علماء کا قول ہے کہ وضوء میں اعضاء کا ملنا سنت ہے۔ مالکیہ کہتے ہیں کہ واجب ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کلائیوں کو دھوتے وقت ملتے تھے۔

سوال۔ پانی بہاتے اور ملتے وقت کلائیوں کو کس طرح رکھنا چاہئے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب۔ حدیث میں اس کی وضاحت نہیں۔ البتہ اتنا ضرور پتہ چلتا ہے کہ وضو کے پانی کا آخری قطرہ جو ناخن سے بہتا ہے اس کے ساتھ گناہ جھڑتے ہیں لہذا دھوتے اور ملتے وقت اعضاء کو ایسے رکھنا بہتر ہے کہ پانی ناخنوں کی طرف سے گرے۔

۱۲۔ وَعَنْهُ اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ لِاُذُنَيْهِ مَاءً خِلَافَ الْمَاءِ الَّذِيْ اَخَذَهُ لِرَأْسِهِ اَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا

۱۳۔ وهو عند مسلم من هذا الوجه بلفظ ومسح برأسه بماء غير فضل يديه وهو المحفوظ۔

۱۲۔ اور انہی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے کانوں کے لئے جو پانی لیتے تھے وہ اس پانی کے علاوہ تھا جو سر کے لئے لیتے تھے۔ اس حدیث کو بیہقیؒ نے بیان کیا اور کہا سند اس کی صحیح ہے نیز ترمذی نے بھی اس کو صحیح کہا ہے

۱۳۔ اسی سند سے یہ حدیث مسلم میں ان لفظوں سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح اس پانی سے کیا جو ہاتھوں سے بچا ہوا نہیں تھا اور یہ حدیث محفوظ ہے۔

الفاظ کا حل

فَضْلٌ۔ باقی۔ اَلْمَحْفُوْظُ۔ اگر بڑے ثقہ کی چھوٹا ثقہ مخالفت کرے تو بڑے ثقہ کی روایت محفوظ اور چھوٹے کی شاذ ہے۔

راوی حدیث۔ ترجمہ مذکورہ بالا حدیث نمبر ۱۱ میں گزر چکا ہے۔

کانوں کے لئے جدید پانی

سوال۔ کانوں کے مسح کے لئے جدید پانی لینا چاہئے یا وہ نمی ہی کافی ہے جو سر کا مسح کرنے کے بعد ہاتھوں پر باقی ہے؟

جواب۔ بیہقی کی مذکورہ بالا حدیث سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کے مسح کے لئے نئے سرے سے پانی لیا مگر یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ حقیقت میں محفوظ بات وہ ہے جو مسلم نے بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح ایسے پانی سے کیا جو ہاتھوں پہ باقی رہنے والے کے سوا تھا یعنی آپؐ نے سر کے مسح کے لئے نیا پانی لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ۔ ترمذی نے ابو امامہؓ کی جو حدیث بیان کی ہے اس میں آتا ہے کہ کان سر کا حصہ ہیں۔ سر کے ساتھ کانوں کا مسح کر لیا جائے جدید پانی لینے کی ضرورت نہیں اور بیہقی کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کے مسح کے لئے جدید پانی لیا ہے۔ دونوں میں سے کونسی بات راجح ہے؟

جواب ۔ حضرت ابو امامہؓ کی حدیث میں آتا ہے کہ کان سر کا ایک حصہ ہیں۔ اس حدیث کی رو سے کانوں کے مسح کے لئے دوبارہ پانی لینے کی ضرورت نہیں۔ سر کے مسح کے بعد ہاتھوں پر پانی کی جو تری باقی ہے وہی کافی ہے۔ حضرت علیؓ۔ ابن عباسؓ۔ الربیعؓ اور عثمانؓ سے اسی مضمون کی جو احادیث روایت کی گئی ہیں وہ سب متفق ہیں کہ کانوں کا مسح سر کے ساتھ ایک ہی مرتبہ ہے اور بیہقی کی حدیث غیر محفوظ ہے جس میں کانوں کے مسح کے لئے جدید پانی لینے کا بیان ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا قول ہے کہ کانوں کے مسح کے لئے جدید پانی لینا چاہیئے۔ امام شعرانیؒ نے کہا ہے کہ دونوں طرح جائز ہے لیکن جدید پانی لینے میں احتیاط ہے۔

سوال ۔ کانوں کا مسح کس طرح کیا جائے؟

جواب ۔ اس مسئلہ کا بیان حدیث ع۶ میں گزر چکا ہے

۱۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِیْ یَأْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ فَلْیَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے کہ بے شک میری امت قیامت کے دن آئے گی اور وضوء کے پانی کے اثر کی وجہ سے ان کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ تم میں سے جو شخص اس چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے وہ بڑھائے اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے

الفاظ کا حل

اُمَّةٌ۔ اصل میں ہر وہ جماعت ہے جو کسی ایک امر پر جمع ہوتی ہے امت کی دو قسمیں ہیں۔ امتِ دعوت اور امتِ اجابت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت دعوت وہ ہے جن کو دعوت دی جاتی ہے۔ امت اجابت وہ ہے جو دعوت قبول کرتی ہے۔ اس حدیث میں امت دعوت مراد ہے۔ غُرًّا۔ اَغَرُّ کی جمع ہے۔ معنی غُرّہ والا۔ گھوڑے کی پیشانی میں جو سفیدی ہوتی ہے وہ غرہ ہے۔ اس سے چہرہ کا نور مراد ہے۔ مُحَجَّلِیْنَ۔ مصدر تحجیل۔ اسم مفعول معنی ہاتھ اور پاؤں سفید۔ روشن۔ وَضُوْءُ۔ وضوء کا پانی۔ اَثَرٌ۔ نشان

راوی حدیث ۔ ترجمہ باب المیاہ حدیث نمبر ۱ میں گزر چکا ہے۔

نور میں اضافہ

سوال ۔ وہ کونسا مسئلہ ہے جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے؟

جواب ۔ اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ وضوء کے پانی کی وجہ سے قیامت کے دن پیشانی اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔

سوال کیا فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ سے آخر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں؟

جواب ۔ ان الفاظ کے بارہ میں امام احمدؒ کا قول ہے کہ مجھے علم نہیں۔ حدیث کے یہ الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں یا یہ حضرت ابوہریرہؓ کا قول ہے۔ سبل السلام میں ہے کہ یہ الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔

سوال ۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اس روشنی اور نور کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے وہ بڑھائے۔ اس کا مطلب کیا ہے؟

جواب ۔ بعض علماء نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وضوء کے وقت اعضاء کے ان حصوں کو بھی دھونے میں شامل کر لیا جائے جن کا دھونا فرض نہیں ہے۔ مثلاً پاؤں کو ٹخنوں تک دھونے کی بجائے ان کو پنڈلی تک اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونے کی بجائے ان کو کندھوں تک اور منہ کو گردن تک دھویا جائے ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابن عمرؓ ایسا کیا کرتے تھے۔

بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وضوء پوری احتیاط اور سنت کے مطابق کرنے سے نور اور روشنی میں اضافہ ہوتا ہے

بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ باوضوء رہنے سے نور بڑھتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ وَفِيْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۱۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتا پہننے کنگھی کرنے۔ وضوء اور اپنے تمام دیگر کاموں میں دائیں طرف سے ابتداء بہت بھلی معلوم دیتی تھی۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے

الفاظ کا حل

اَلتَّیَمُّنُ۔ دائیں ہاتھ سے لینا۔ دائیں کو بائیں پر مقدم کرنا تَنَعُّلٌ۔ جوتا پہننا تَرَجُّلٌ۔ کنگھی کرنا۔ شَانٌ۔ م۔ حاجت

راوی حدیث ۔ ترجمہ باب ازالۃ النجاست وبیانہا حدیث نمبر ۴ میں گزر چکا ہے۔

وضوء اور امور شرافت وغیرہ کا دائیں طرف سے آغاز

سوال ۔ وہ کونسے کام ہیں جن کو دائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے ؟

جواب ۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث میں صرف جوتا۔ کنگھی اور وضوء کا جو ذکر ہے وہ مثال کے طور پر ہے ورنہ تکریم وتزئین کے جتنے کام ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان میں ہمیشہ تیمن کو پسند فرماتے ۔ لباس اور جوتا پہنتے تو پہلے دائیں طرف سے پہنتے ۔مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھتے۔ سرمہ ڈالنا ہوتا تو دائیں آنکھ میں پہلے ڈالتے ۔ ناخن ترشواتے تو پہلے دائیں ہاتھ کے ترشواتے ۔ دائیں بغل کے بال پہلے اکھاڑتے ۔ حجامت بنواتے تو سر کے دائیں طرف کے بال پہلے کترانے یا منڈواتے ۔ کھانا کھاتے اور پانی پیتے تو دائیں ہاتھ سے کھاتے پیتے ۔ الغرض جن کاموں میں شرافت وزینت پائی جاتی ان کو دائیں طرف سے شروع کرتے ۔

سوال ۔ وہ کونسے کام ہیں جن کو بائیں ہاتھ یا بائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے ؟

جواب ۔ جن کاموں میں شرافت وزینت نہ ہو ان کو بائیں ہاتھ سے یا بائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے باہر نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالتے ۔ جوتا اتارتے وقت بایاں جوتا پہلے اتارتے ۔ استنجاء کرنا ہوتا تو بائیں ہاتھ سے کرتے ۔ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرتے ۔ لباس اتارنا ہوتا تو بائیں جانب سے شروع کرتے ۔

۱۶۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَابْدَأُوْا بِمَيَامِنِكُمْ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ۔

۱۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب وضوء کرو تو اپنی دائیں طرف سے شروع کرو" اس حدیث کو چار ائمہ نے بیان کیا ہے اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

الفاظ کا حل

اِبْدَؤُا۔ باب فتح۔ یفتح۔ بحث امر حاضر مادہ البدارۃ ہے۔ شے کو اس کے غیر پر مقدم کرنا۔ شروع کرنا۔

مَیَامِنُ۔ میمنۃ کی جمع۔ دایاں۔

راوی حدیث ۔ ترجمہ باب المیاہ حدیث نمبر ا میں گزر چکا ہے۔

سوال ۔ کیا وضوء میں دائیں اعضاء کو بائیں اعضاء سے پہلے دھونا چاہیئے؟

جواب ۔ حضرت ابوہریرہ رضی کی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ دائیں کو بائیں پر شرف اور برتری حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضوء دائیں طرف سے شروع کرو۔ تیمم اور غسل بھی دائیں طرف سے شروع کیا جاتے۔

سوال ۔ دارقطنی میں آتا ہے کہ حضرت علی رضی نے فرمایا کہ وضوء کو دائیں جانب یا بائیں جانب سے شروع کروں تو اس کی مجھے کوئی پرواہ نہیں بلکہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی وضوء بائیں جانب سے شروع کرتے اس سے ظاہر ہے کہ دائیں طرف سے وضوء شروع کرنا ضروری نہیں

جواب ۔ ایک تو ان ہر دو اثر کی اسناد صحیح نہیں دوسرے یہ موقوف بھی ہیں مرفوع نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اور حضرت ابوہریرہ کی احادیث مرفوع ہیں جن میں یہ تصریح ہے کہ وضوء کے وقت دائیں کو بائیں پر مقدم رکھنا چاہیئے۔

۱۷۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَالْخُفَّيْنِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

۱۷۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا اور آپ نے اپنی پیشانی اور پگڑی نیز موزوں پر مسح کیا۔ اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ کا حل

اَلنَّاصِیَۃُ ۔ پیشانی کے بال۔ اَلْعِمَامَۃُ ۔ پگڑی ۔ خمار ۔ خُفَّیْنِ ۔ خف کا تثنیہ خفین ہے ۔ موزہ ۔

راوی حدیث ۔ نام مغیرہ کنیت ابو محمد ہے ۔ اس وقت اسلام لائے جب خندق کھودی جا رہی تھی ۔ حدیبیہ میں شریک ہوئے ۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد ایک سو چھتیس بتائی جاتی ہے ۔ یمامہ ۔ یرموک ۔ قادسیہ جنگوں میں حاضری دی ۔ ۵۰ھ میں ستر برس کی عمر میں وفات پائی ۔

پیشانی اور پگڑی پر مسح

سوال ۔ سر پر پگڑی ہو تو مسح کرنے کا طریق کیا ہے ؟

جواب ۔ حضرت مغیرہ ؓ کی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی پر مسح کر کے باقی مسح پگڑی پر کیا ہے ۔

سوال ۔ صرف پیشانی پر مسح کافی ہے یا نہیں ؟

جواب ۔ امام زید بن علی اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ پیشانی پر مسح کافی ہے مگر حدیث سے ظاہر ہے کہ صرف پیشانی پر مسح کافی نہیں ہے ۔ ابن قیم ؒ نے کہا ہے کہ سر کے بعض حصے کا مسح کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ۔

سوال ۔ کیا صرف پگڑی پر مسح کافی ہے ؟

جواب ۔ مسند احمد ۔ بخاری ۔ ابن ماجہ ۔ ترمذی میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پگڑی پر مسح کیا ہے ۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ صرف پگڑی پر بھی مسح جائز ہے ۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ قول بے شمار صحابہؓ کا ہے ۔ امام اوزاعیؒ ۔ امام احمدؒ ۔ امام اسحاقؒ ۔ امام ابو ثورؒ ۔ امام داؤد بن علیؒ کا یہی مذہب ہے ۔

جمہور علماء کا قول ہے کہ صرف پگڑی پر مسح جائز نہیں ۔ ہاں سر کے بعض حصے پر مسح کر کے باقی سر پر مسح کر لیا جائے تو جائز ہے ۔ یہ قول امام سفیان ثوریؒ ۔ امام مالکؒ ۔ امام ابن المبارکؒ امام شافعیؒ کا ہے ۔ امام ابو حنیفہؒ کا بھی یہی مذہب ہے ۔

سوال ۔ مسح کے لئے کونسی صورت اختیار کی جائے ؟

جواب ۔ امام شوکانیؒ نے کہا ہے کہ صرف سر پر یا صرف پگڑی پر ۔ سر اور پگڑی دونوں پر ۔ مسح کی یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب صورتیں صحیح اور ثابت ہیں ۔ ان میں سے جو صورت بھی اختیار کی جائے جائز ہے

سوال ۔ اگر صرف پگڑی پر مسح کیا جائے تب پگڑی کے کھلنے یا اس کو اتارنے سے مسح بحال رہتا ہے یا نہیں؟

جواب ۔ اگر صرف پگڑی پر مسح کیا ہے تو پگڑی کھلنے یا اس کو اتارنے سے مسح بحال نہیں رہتا ۔ وضوء دوبارہ کرنا ہوگا ۔ ہاں اگر پگڑی کے ساتھ پیشانی پر بھی مسح کیا ہے تو اس صورت میں پگڑی کھلنے یا اترنے سے وضوء میں کوئی نقص نہیں آتا ۔

سوال ۔ پگڑی پر مسح کے لئے کیا یہ شرط ہے کہ موزوں کی طرح پگڑی باوضوء ہو کر باندھی گئی ہو؟

جواب ۔ امام ابوثورؒ کی رائے ہے کہ پگڑی پر مسح نہ کیا جائے جب تک وہ باوضوء ہو کر نہ باندھی گئی ہو ان کے علاوہ باقی علماء نے باوضوء ہو کر پگڑی باندھنے کو مسح کے لئے شرط نہیں ٹھہرایا ۔ نہ ہی اس کیلئے مدت مقرر کی ہے ۔

۱۸۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي صِفَةِ حَجِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْدَءُوْا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ هٰكَذَا بِلَفْظِ الْأَمْرِ وَهُوَ عِنْدَ مُسْلِمٍ بِلَفْظِ الْخَبَرِ

۱۸۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حج بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضورؐ نے فرمایا ابتداء اس سے کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے اس حدیث کو نسائی نے "اِبْدَءُوْا" لفظ امر سے بیان کیا ہے اور مسلم میں (اَبْدَأُ) لفظ خبر ہے ۔ یعنی میں شروع کرتا ہوں ۔

الفاظ کا حل

اِبْدَءُوْا ۔ باب فتح ۔ امر حاضر معروف ۔ مہموز اللام ۔ اَبْدَأُ ۔ باب فتح ۔ مضارع معروف ۔ معتل اللام ۔ مادہ بدأ ۔

راوی حدیث ۔ نام جابر کنیت ابوعبد الرحمٰن ہے ۔ مدنی ہونے کے علاوہ مشہور صحابہؓ میں ان کا شمار ہے ۔ بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں ۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد پندرہ سو چالیس بتائی جاتی ہے ۔ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے ۔ ۷۸ھ میں مدینہ میں چوہتر برس کی عمر میں وفات پائی ۔

ترتیب وضوء

سوال ۔ اِبْدَءُوْا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ کلمات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں ارشاد فرمائے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طواف کے بعد سعی کے لئے صفا کی طرف آئے تو یہ آیت پڑھی۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ یعنی صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس وقت آپؐ نے فرمایا۔ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ یعنی سعی کو وہاں سے شروع کرتا ہوں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بیان میں پہلے کیا ہے۔ اور وہ صفا ہے۔ نسائی کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ تم سعی وہاں سے شروع کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیان کیا ہے۔

سوال۔ یہ حدیث حج کے متعلق ہے۔ وضوء کے باب میں یہ کیوں بیان کی گئی ہے؟

جواب۔ بلوغ المرام کے مصنف نے اس حدیث کو وضوء کے باب میں اس لئے بیان کیا ہے کہ سعی کی طرح وضوء بھی اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ ترتیب کے مطابق کرنا چاہیئے۔

سوال۔ وضوء کی ترتیب جو اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہے وہ کیا ہے؟

جواب۔ قرآن مجید سورۃ مائدہ آیت ۶ میں ہے۔ وَاِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ۔ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوؤ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ترتیب سے وضوء کیا ہے اور اسی طرح وضوء کرنے کی امت کو ہدایت کی ہے۔

۱۹۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ اَدَارَ الْمَاءَ عَلٰى مِرْفَقَيْهِ اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ۔

۱۹۔ حضرت جابرؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وضوء کرتے تو اپنی کہنیوں پر پانی بہاتے۔ اس حدیث کو دارقطنی نے ضعیف سند سے روایت کیا ہے۔

الفاظ کا حل

مِرْفَقَيْنِ۔ تثنیہ۔ مرفق واحد۔ کہنی۔ اَدَارَ۔ باب افعال۔ مادہ دَوْر۔ بہانا۔

راوی حدیث۔ ترجمہ مذکورہ بالا حدیث نمبر ۱۸ میں گزر چکا ہے۔

ہاتھوں میں کہنیاں بھی شامل ہیں

سوال۔ کیا ہاتھوں کے ساتھ کہنیوں کو بھی دھونا چاہیئے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۔ جس آیت میں وضوء کا بیان ہے اس میں صرف اتنا ہے کہ ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ۔ اس میں یہ صراحت نہیں کہ کہنیوں کو بھی دھونا چاہیئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا اور کہنیوں پر پانی بہایا۔

سوال ۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام احمدؒ۔ ابن معینؒ وغیرہم محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ اس سے یہ استدلال کرنا صحیح نہیں کہ کہنیوں پر بھی پانی بہایا جائے؟

جواب ۔ حدیث تو ضعیف ہے مگر اس مسئلہ کی تائید مسلم کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہنیوں سے آگے تک ہاتھوں کو دھویا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح وضوء کرتے تھے۔

۲۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يَثْبُتُ فِيهِ شَيْءٌ۔

۲۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کا وضوء نہیں جس نے وضوء کے وقت اللہ کا نام نہیں لیا" اس حدیث کو احمد ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ضعیف سند سے بیان کیا ہے۔ ترمذی میں سعید بن زید اور ابو سعید سے ایسے ہی روایت کی گئی ہے۔ امام احمدؒ نے کہا ہے کہ اس مسئلہ میں کوئی شے ثابت نہیں

الفاظ کا حل

اِسْمٌ ۔ بصریوں کے نزدیک اسم۔ سمُوٌ ہے۔ بلند اور اونچا ہونا۔ چونکہ اسم کلمہ کی باقی دو قسموں فعل اور حرف سے بلند ہے یعنی اسم مسند اور مسند الیہ ہے۔ فعل صرف مسند ہوتا ہے۔ حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ کوفی کہتے ہیں کہ اسم دراصل وَسْمٌ ہے معنی علامت۔ یعنی وہ معنی کی علامت ہے۔

راوی حدیث ۔ ترجمہ باب المیاہ حدیث نمبر ۱ میں گزر چکا ہے۔

وضوء سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

سوال ۔ پوری حدیث کس طرح ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب۔ پورا متن یہ ہے۔ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَہٗ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ یعنی اس کی نماز نہیں جس کا وضوء نہیں اور اس کا وضوء نہیں جس نے وضوء کے وقت اللہ کا نام نہیں لیا۔

سوال۔ اس حدیث کے ضعیف ہونے کی وجہ کیا ہے ؟

جواب۔ اس کی سند میں یعقوب بن سلمہ راوی ہے جو اپنے باپ سلمہ سے اور سلمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتا ہے۔ لیکن یہ بات ثابت نہیں ہوسکی کہ یعقوب نے اپنے باپ سے اور اس کے باپ سلمہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا ہے اس لئے یہ حدیث ضعیف ہے۔

سوال۔ جب حدیث ضعیف ہے تو اس سے یہ استدلال کرنا کس طرح صحیح ہے کہ اس شخص کا وضوء نہیں جو وضوء کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا۔ ؟

جواب۔ اس مفہوم کی اور بھی احادیث ہیں جس سے ایک دوسری کو تقویت پہنچتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وضوء کے وقت اللہ کا نام لینا چاہیئے

سوال۔ وضوء کے وقت بسم اللہ پڑھنا واجب ہے یا سنّت ؟

جواب۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ امام شوکانیؒ نے کہا ہے کہ حدیث ابوہریرہؓ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بسم اللہ پڑھنا واجب ہے۔ امام داؤد ظاہری۔ امام اسحٰق بن راھویہ۔ حضرت حسنؒ کا یہی قول ہے۔ اہل ظاہر نے تو یہاں تک کہا ہے کہ جو شخص عمداً یا نسیاناً بسم اللہ نہیں پڑھتا اس کا وضوء نہیں ہے۔

حضرت اسحٰقؒ کا قول ہے کہ بھول کر یا کسی تاویل کی بنا پر بسم اللہ نہیں پڑھی تو وضو ہو جاتا ہے ہاں اگر عمداً نہیں پڑھی تو وضوء نہیں ہوتا۔ دوبارہ وضوء کیا جائے۔

ائمہؒ اربعہ کا قول ہے کہ بسم اللہ کا پڑھنا واجب نہیں سنت ہے۔

سوال۔ ائمہؒ اربعہ کے اس قول کی دلیل کیا ہے ؟

جواب۔ دلیل یہ ہے۔

دار قطنی اور بیہقی میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بسم اللہ پڑھ کر وضوء کیا اسکا تمام جسم پاک ہو گیا۔ اور جس نے بسم اللہ کے بغیر وضوء کیا اس کے صرف وہ اعضا پاک ہوئے جو وضوء سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ بسم اللہ کا پڑھنا سنت ہے۔ اگر پڑھنا واجب ہوتا تو بسم اللہ پڑھے بغیر وضوء نہ ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجرؒ اور امام شوکانیؒ کا رجحان اس طرف ہے کہ وضوء کے وقت بسم اللہ کا پڑھنا واجب ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ باب کے جو الفاظ ہیں وہ اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ بسم اللہ کا پڑھنا واجب ہے۔

سوال۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ بیہقی میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو حکم دیا تَوَضَّؤُا بِسْمِ اللّٰهِ یعنی بسم اللہ پڑھ کر وضوء کرو۔

سوال۔ بسم اللہ پوری پڑھنی چاہیئے یا صرف بسم اللہ کہنا کافی ہے؟

جواب۔ حدیث میں اس کی صراحت نہیں۔ عون المعبود میں ہے کہ پوری بسم اللہ پڑھی جائے یا صرف بسم اللہ پہ اکتفا کیا جائے دونوں طرح جائز ہے۔ علامہ محمد طاہرؒ نے تکملہ مجمع البحار میں لکھا ہے کہ صرف بسم اللہ کہنا ہی کافی ہے مگر اکمل یہ ہے کہ پوری بسم اللہ پڑھی جائے۔

سوال۔ کیا کسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ وضوء کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھو؟

جواب۔ طبرانی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا تَوَضَّئْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ جب تم وضوء کرو تو کہو بسم اللہ والحمد للہ۔

سوال۔ پہلے نیت کی جائے یا بسم اللہ پڑھی جائے؟

جواب۔ مغنی ابن قدامہ میں ہے کہ نیت پہلے کی جائے پھر بسم اللہ پڑھی جائے کیونکہ بسم اللہ قول ہے جو وضوء کے واجبات میں داخل ہے اور واجبات کے ادا کرنے سے پہلے نیت ضروری ہے۔

۲۱۔ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ۔

۲۱۔ حضرت طلحہ بن مصرف نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کلی اور استنشاق (ناک میں پانی چڑھانا) میں فصل کرتے تھے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے ضعیف سند سے روایت کیا ہے۔

راوی حدیث۔ نام طلحہ باپ مصرف دادا کعب پڑدادا عمرو ہے۔ کنیت ابو محمد ہے۔ ائمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبار میں ان کا شمار ہے۔ لوگ انہیں سید القراء کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ ابن معینؒ اور ابو حاتمؒ نے ان کی ثقاہت کا اعتراف کیا ہے۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ، سعید بن جبیر، ابو صالح السمان ایسے جلیل القدر سے انہوں نے اکتساب فیض کیا ہے۔ ان کے بیٹے کے علاوہ زبید بن حارثؒ، اعمشؒ، مالک بن مغولؒ، مسعرؒ، شعبہؒ اور دوسرے کافی ائمہؒ ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ ابونعیم کی روایت کے مطابق ۱۱۲ھ ہجری میں وفات پائی۔

الفاظ کا حل

یَفْصِلُ۔ مادہ "فصل"، معنیٰ جدا۔ الگ۔

سوال ۔ فصل سے کیا مراد ہے؟

جواب ۔ کلی اور استنشاق ہر ایک کے لئے الگ الگ پانی لینا یہ فصل ہے۔ اس کی ضد وصل ہے۔

سوال ۔ وصل کی کیا صورت ہے؟

جواب ۔ ایک ہی چلو سے کلی اور استنشاق کرنا اور ہر ایک کے لئے جدا جدا پانی نہ لینا یہ وصل ہے۔

سوال ۔ وضوء میں فصل افضل ہے یا وصل؟

جواب ۔ طلحہؒ کی حدیث میں تو فصل کا بیان ہے۔ یعنی کلی اور استنشاق دونوں میں سے ہر ایک کے لئے جدا جدا پانی لیا جائے۔ امام ابو حنیفہ کا مشہور مذہب یہی ہے ان کا قول ہے کہ جب منہ اور ناک دو الگ الگ اعضاء ہیں تو ان کے لئے پانی بھی الگ الگ لینا چاہئے امام شافعیؒ کا قول ہے کہ وصل جائز ہے لیکن فصل افضل ہے۔ اس بارہ میں ان کے پاس جو دلیل ہے وہ حضرت طلحہؒ کی مذکورہ حدیث ہے۔ گو وہ ضعیف ہے مگر حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے عمل سے حضرت طلحہ کی اس حدیث کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ وہ دونوں حضرات کلی اور استنشاق میں فصل کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فصل کیا ہے۔ بایں ہمہ یہ کہنا مشکل ہے کہ فصل افضل ہے کیونکہ وصل کی احادیث بکثرت ہیں اور زیادہ صحیح ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ۔ حضرت طلحہ کی حدیث کے ضعیف ہونے کا سبب کیا ہے ؟

جواب ۔ اس کی سند میں لیث بن سلیم راوی ہے ۔ اس کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے ۔ ابن حبان کے قول کے مطابق وہ اسانید کو بدلتا ہے ۔ مرسل احادیث کو مرفوع بیان کرتا ہے اس کا والد مصرف بھی مجہول الحال ہے ۔

۲۲ ۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي صِفَةِ الْوُضُوْءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا يُمَضْمِضُ وَيَنْثُرُ مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ مِنْهُ الْمَاءَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ۔

۲۲ ۔ حضرت علیؓ نے وضوء کا جو طریقہ بیان کیا ہے اس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا ۔ کلی کرتے اور ناک میں پانی چڑھاتے اس ہتھیلی سے جس سے پانی لیتے تھے ۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے ۔

الفاظ کا حل

یَنْثُرُ ۔ مادہ نثر معنی ناک جھاڑنا ۔ ناک میں پانی چڑھانا ۔

راوی حدیث ۔ ترجمہ پہلے گزر چکا ہے ۔

سوال ۔ استنثار کا معنی ناک جھاڑنا ہے ۔ ترجمہ میں استنثار کا معنی استنشاق کیا گیا ہے یہ کیوں ؟

جواب ۔ حضرت علیؓ کی اس حدیث میں استنثار کا معنی استنشاق ہے

سوال ۔ استنثار کا معنی استنشاق لینے کے دلائل کیا ہیں ؟

جواب ۔ حسب ذیل دلائل ہیں

یہ حدیث نسائی میں بھی ہے ۔ اس میں استنثار کی بجائے استنشاق کا لفظ ہے ۔

نسائی اور دارمی میں حدیث ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کرتے وقت بائیں ہاتھ سے ناک صاف کیا ہے ۔

عون المعبود میں ہے المراد من الاستنثار ھھنا الاستنشاق ۔ یعنی یہاں اس حدیث میں استنثار کا معنی استنشاق ہے ۔

شفا کی بعض شروح میں ہے الاستنشاق والاستنثار واحد لحدیث تمضمض واستنثر بغیر ذکر الاستنشاق ۔ یعنی حدیث "تمضمض واستنثر" کی بنا پر جس میں استنشاق کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر نہیں۔ استنشاق اور استنثار کا ایک ہی معنی ہے

مغنی ابن قدامہ میں ہے والاستنثار اخراج الماء من انفہ لکن یعبر بالاستنثار عن الاستنشاق لکونہ من لوازمہ (جلد اول صفحہ ۱۲۰) یعنی استنثار کا معنی تو ناک جھاڑنا ہے لیکن بسا اوقات استنثار سے مراد استنشاق لیا جاتا ہے کیونکہ یہ اس کے لوازمات میں سے ہے۔

سوال۔ کلی اور استنشاق میں وصل کی صورت کیا ہے؟

جواب۔ امام نووی ؒ نے بیان کیا ہے کہ کلی اور استنشاق کے بارہ میں احادیث میں جن صورتوں کا پتہ چلتا ہے وہ پانچ ہیں

اول۔ پانی تین چلو ہو۔ ہر چلو میں سے آدھے کے ساتھ کلی کی جائے اور آدھا پانی ناک میں چڑھایا جائے۔

دوم۔ پانی ایک چلو ہو۔ آدھے چلو سے تین بار کلی کی جائے اور باقی آدھے کو تین بار ناک میں چڑھایا جائے۔

سوم۔ پانی ایک چلو ہو۔ آدھے سے ایک بار کلی کی جائے اور باقی آدھے کو ایک بار ناک میں چڑھایا جائے۔

چہارم۔ دو چلو پانی ہو۔ ایک چلو سے تین بار کلی کی جائے اور دوسرے سے تین بار ناک میں چڑھایا جائے۔

پنجم۔ چھ چلو پانی ہو۔ تین چلو سے تین بار کلی کی جائے اور تین چلو پانی کو الگ الگ تین بار ناک میں چڑھایا جائے۔

سوال۔ مذکورہ بالا وصل کی جو پانچ صورتیں بیان ہوئی ہیں ان میں کونسی صورت بہتر ہے؟

جواب۔ ان پانچ صورتوں میں سے جو پہلی صورت ہے وہ بہتر ہے جیسا کہ عبداللہ بن زید کی حدیث میں اس کا بیان ہے۔

۲۳۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ ثُمَّ اَدْخَلَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے وضوء کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہا ہے "پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ کو داخل کیا۔ پس کلی اور استنشاق ایک ہتھیلی سے کیا۔ یہ آپؐ نے تین بار کیا ہے"، اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے۔

راوی حدیث۔ ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کی بہتر صورت

سوال۔ عبداللہ بن زید کی حدیث میں وصل کا جو بیان ہے اس کی صورت کیا ہے؟

جواب۔ عبداللہ بن زید کی حدیث میں کلی اور استنشاق کی جس صورت کا بیان ہے وہ یہ ہے کہ تین چلو پانی لیا جائے۔ ہر چلو میں سے نصف کے ساتھ کلی کی جائے اور نصف ناک میں چڑھایا جائے۔ یہی صورت راجح ہے۔

۲۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَأَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَفِیْ قَدَمِہٖ مِثْلَ الظُّفُرِ لَمْ یُصِبْہُ الْمَاءُ فَقَالَ ارْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

۲۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے پاؤں میں ناخن بھر جگہ خشک رہ گئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ "واپس جائیے اور اپنا وضوء اچھی طرح کیجئے۔ اس حدیث کو ابوداؤدؒ اور نسائیؒ نے بیان کیا ہے۔

الفاظ کا حل

ظُفُر۔ اس میں اور بھی لغات ہیں لیکن مضبوط لغت ظا اور ف مضموم ہے۔ جمع اظفار۔ جمع الجمع اظافیر ہے۔ معنی ناخن

راوی حدیث۔ راوی کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے

اعضاء وضوء میں سے بعض حصے کا خشک رہ جانا

سوال۔ وضوء کے وقت اعضاء وضوء میں سے کوئی عضو یا اس کا بعض حصہ خشک رہ جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب۔ حضرت انس رضؓ کی مذکورہ بالا حدیث سے ظاہر ہے کہ اعضاء وضوء میں سے کوئی پورا عضوؔ یا اس کا کچھ حصہ خشک رہ جائے تو وضوء کو ٹھیک کیا جائے۔

سوال۔ وضوء کو ٹھیک کرنے کا کیا مطلب ہے ؟

جواب۔ وضوء کو ٹھیک کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت۔ جگہ کے خشک رہ جانے کا علم اس وقت ہوا ہے جب وضوء کے اعضاء ابھی گیلے ہیں۔ اس صورت میں وضوء کو ٹھیک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اعضاء کی تری ہی سے اس خشک جگہ کو تر کیا جائے۔

دوسری صورت۔ جگہ کے خشک رہ جانے کا علم اس وقت ہوا جب وضوء کے اعضاء خشک ہوگئے۔ اس صورت میں وضوء کو ٹھیک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وضوء دوبارہ کیا جائے۔ جیسا کہ ابوداؤد میں حدیث ہے بروایت خالد بن معدان بعض صحابہ رضؓ نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے پاؤں میں درہم کے برابر خشک جگہ رہ گئی تھی اور وہ چمک رہی تھی آپؐ نے حکم دیا کہ وہ وضوء اور نماز کو لوٹائے۔

سوال۔ امام ابوحنیفہؒ کی اس بارہ میں کیا رائے ہے ؟

جواب۔ امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ عضو کا نصف یا چوتھائی حصہ یا درہم سے کم حصہ بوقت وضوء خشک رہ جائے تو اس کا کوئی ڈر نہیں (سبل السلام)

۲۵۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلٰى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲۵۔ انہی یعنی حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضوء کیا کرتے تھے اور ایک صاع سے پانچ مد بقدر پانی سے غسل کر لیتے تھے۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضوء اور غسل کیلئے پانی کا اندازہ

سوال ۔ حدیث میں پانی کی جس مقدار کا بیان ہے ۔کیا وضوء یا غسل کرتے وقت پانی کی اس مقدار میں کمی بیشی جائز نہیں ؟

جواب ۔ اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضوء کرتے اور ایک صاع سے پانچ مد تک پانی سے غسل کر لیتے ۔ مگر اس کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ پانی کی اس مقدار میں کمی بیشی جائز نہیں ۔

سوال ۔ صاع اور مد کا وزن کتنا ہوتا ہے ؟

جواب ۔ صاع اور مد کے وزن کی تفصیل حدیث نمبر ۱۱ کے تحت بیان ہو چکی ہے ۔

۲۶۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔

۲۶۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص نہیں جو وضوء کرے اور کامل وضوء کرے پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں ۔ اس حدیث کو مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے ۔ البتہ ترمذی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ یا اللہ ! کر مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور کر مجھ کو پاک ہونے والوں میں سے ۔

الفاظ کا حل

مَا مِنْكُمْ ۔ بظاہر یہ خطاب ان کے لئے ہے جو آپؐ کی مجلس میں موجود تھے ۔ لیکن اس سے مراد وہ تمام امت ہے جس نے آپؐ کی نبوت کو مانا ہے ۔ مِنْ اَحَدٍ ۔ میں مِنْ زائد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کلام میں قوت۔ حسن اور زینت پیدا کرتا ہے۔ اس کے استعمال کے لئے دو شرطیں ہیں (اول) اس کا مجرور نکرہ ہو۔ (دوم) اس سے پہلے نفی یا نہی یا ان جیسا کوئی کلمہ ہو۔ يُسْبِغُ۔ باب افعال۔ مصدر اسباغ بمعنی پورا کرنا یعنی وضوء کے ہر عضو کو دھوتے وقت اس کا پورا پورا حق ادا کرنا۔ وَحْدَهٗ۔ حال ہے یعنی اللہ تعالےٰ اپنی ذات میں تعدد۔ ترکیب اور شرکت غیر سے مبرا ہے۔ شَرِيْكٌ۔ معاون، مددگار۔ رَسُوْلٌ۔ لغت میں رسول کا معنی دوسرے کا پیام دینے والا۔ اور شریعت میں انسانوں سے وہ مراد ہے جو مرد ہے آزاد ہے اور شرعی احکام اس کی طرف وحی ہوتے ہیں وہ ان کو پہنچانے پر مامور ہوتا ہے۔

راوی حدیث۔ نام عمرؓ باپ خطاب کنیت ابوحفص ہے۔ خلیفہ ثانی ہیں۔ عشرہ بشرہ میں ان کا شمار ہے۔ سب سے پہلے ان کو امیر کہا گیا۔ مسائل میں ان کی فقاہت اور قضا میں ان کی عدالت مشہور ہے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد پانچ سو انتالیس بتائی جاتی ہے۔ ۲۳ھ میں شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر تریسٹھ برس تھی۔ رسالت مآب کے پہلو میں مدفون ہیں۔

وضوء کے بعد دعاء

سوال۔ امام ترمذیؒ نے دعا کے آخر میں جن کلمات کا اضافہ کیا ہے کیا وہ صحیح سند سے ثابت ہے؟

جواب۔ اگرچہ اس حدیث کو بیان کرکے امام ترمذی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ مگر حدیث کا پہلا حصہ یعنی کلمہ شہادت عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔ اور ترمذی کے اضافہ (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ آخر تک) کو بزّار اور طبرانی نے اوسط میں بطریق ثوبانؓ روایت کیا ہے لہذا اس پوری دعاء کا پڑھنا مسنون ہے۔

سوال۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ دعاء میں ایک تو توبہ کا ذکر ہے دوسرے طہارت کا۔ دونوں کو طلب کرنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب۔ توبہ باطنی طہارت ہے اور وضوء ظاہری طہارت ہے۔ باطنی اور ظاہری طہارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کر کے ہی انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے اور اس کا محبوب بن سکتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک ہونے والوں کو دوست رکھتا ہے

سوال ۔ اس دعاء کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھنا بھی حدیث سے ثابت ہے ؟

جواب ۔ نسائی اور مستدرک میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے حسب ذیل دعاء بھی مروی ہے، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ

نسائی کی اس روایت کے متعلق اختلاف ہے کہ مرفوع ہے یا موقوف ہے صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے ۔

سوال ۔ وضوء کے دوران جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں کیا ان کا پڑھنا مسنون ہے

جواب ۔ امام نوویؒ نے کہا ہے کہ وضوء کے درمیان دعاؤں کا پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ ابن قیمؒ نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ وضوء کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں مذکورہ ادعیہ مسنونہ کے سوا وضوء کے دوران دعاؤں کا پڑھنا خود ساختہ ہے یہ دعائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیان کی ہیں اور نہ امت کو ان کی تعلیم دی ہے۔

سوال ۔ دعاء پڑھتے وقت منہ کس طرف کیا جائے ؟

جواب ۔ بزار میں بروایت ثوبانؓ منقول ہے مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ یعنی جو شخص اچھی طرح وضوء کرتا ہے پھر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اس حدیث کا ذکر کر کے ابن دقیق نے کہا ہے کہ آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کا مقصد قبلہ کی طرف متوجہ ہونا ہے جو نزول وحی کی جگہ ہے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وضوء کے بعد قبلہ رو ہو کر دعا پڑھنا مستحب ہے۔

اعضاء کو کپڑے سے خشک کرنا

سوال ۔ وضوء کے بعد اعضاء کو خشک کرنے کیلئے کپڑے کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۔ اس بارہ میں جو احادیث پائی جاتی ہیں وہ ایک دوسرے کے خلاف ہیں بعض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایات میں آتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کے بعد اپنے چہرے اور ہاتھ کو کپڑے سے خشک کیا ہے اور بعض میں مروی ہے کہ خشک نہیں کیا
ہر دو طرف کی احادیث ضعیف ہیں۔ اگر کوئی شخص وضوء کے بعد اعضاء کو خشک کرنے کے لئے کپڑا استعمال کرے تو کوئی حرج نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ خشک نہ کرے۔

باب المسح علی الخفین

۱۔ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ فَاَهْوَیْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّیْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَیْنِ فَمَسَحَ عَلَیْهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلِلْاَرْبَعَةِ عَنْهُ اِلَّا النَّسَائِیَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ اَعْلَی الْخُفِّ وَاَسْفَلَهٗ وَفِیْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ

۱۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپؐ نے وضوء کیا میں نے چاہا کہ آپؐ کے موزے اتار دوں فرمایا ان کو رہنے دیجئے۔ میں نے ان (پاؤں) کو ایسی حالت میں داخل کیا ہے کہ وہ پاک تھے۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے۔ سوائے نسائی کے ائمہ اربعہ نے مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اوپر نیچے مسح کیا لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔

الفاظ کا حل

اَهْوَیْتُ۔ باب افعال۔ معنی ٹوٹ پڑنا۔ اوپر سے نیچے ڈالنا ہاتھ بڑھانا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے اهوت العقاب علی الصید۔ یعنی عقاب شکار پر ٹوٹ پڑا۔ اهوی الشیٔ۔ اس نے شے کو نیچے گرادیا۔ اهویت یدی له۔ میں نے اس کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ هَوِیَ یَهْوٰی (عین کلمہ مکسور باب سمع) محبت کرنا۔ چاہنا۔ ٹوٹ پڑنا۔ مَسَحَ۔ مسح کا لغوی معنی کسی شے پر ہاتھ پھیرنا موزوں پر مسح یہ ہے کہ بھیگے ہوئے ہاتھ کو ان کے اگلے حصے پر رکھ کر ٹخنوں کی طرف لانا۔
خُفَّیْنِ۔ واحد خف ہے چمڑے کی جراب جو پاؤں کو ٹخنوں سمیت ڈھانپتی ہے۔ نَزَعَ نکالنا اتارنا۔ طَاهِرَتَیْنِ۔ واحد طاہرہ ہے۔ حال ہے ذوالحال قدمین ہے۔ اگرچہ بلوغ المرام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کردہ حدیث میں قَدَمَین کا ذکر نہیں۔ مگر ابوداؤد کی روایت میں ہے فَاِنِّی اَدْخَلْتُ الْقَدَمَیْنِ الْخُفَّیْنِ وَھُمَا طَاھِرَانِ کہ میں نے قدموں کو موزوں میں اس حال میں داخل کیا کہ وہ پاک تھے

راوی حدیث ۔ نام مغیرہ باپ شعبہ دادا ابوعامر ہے۔ کنیت ابومحمد ہے۔ خندق کے زمانہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ صلح حدیبیہ میں موجود تھے۔ یمامہ۔ یرموک، قادسیوں کی جنگوں میں شرکت کی۔ جنگ یرموک میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی۔ ان سے جن ائمہؒ نے روایت کی ہے ان میں ان کی اولاد عروہ۔ حمزہ۔ عفار کے علاوہ صحابہؓ اور ائمہ شامل ہیں۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد ۱۳۶ بتائی جاتی ہے۔ عاقل اور ادیب تھے۔ ۵۰ھ میں وفات پائی۔

موزوں پر مسح

سوال ۔ کیا موزوں پر مسح جائز ہے ؟

جواب ۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ موزوں پر مسح جائز ہے۔

سوال ۔ کیا موزوں پر مسح کا کسی نے انکار کیا ہے ؟

جواب ۔ بعض ایسی روایات پائی جاتی ہیں جن میں ہے کہ حضرت عائشہؓ، حضرت ابن عباسؓ حضرت ابوہریرہؓ نے مسح کا انکار کیا ہے۔

سوال ۔ جن احادیث میں مسح کا انکار ہے کیا وہ صحیح ہیں ؟

جواب ۔ ابن عبدالبرؒ نے کہا ہے کہ جن احادیث میں مسح کا انکار ہے وہ ثابت نہیں ہیں۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ سورہ مائدہ کی آیت نے مسح کو منسوخ کر دیا ہے۔ جس میں پاؤں دھونے کا حکم ہے۔

سوال ۔ کیا واقعتاً مسح منسوخ ہے ؟

جواب ۔ جن ائمہؒ نے یہ بات کہی ہے کہ سورۃ مائدہ کی آیتِ وضو نے موزوں کے مسح کو منسوخ کر دیا ہے ان کی یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ مسح کا یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے اور سورۃ مائدہ کی آیت غزوہ مریسیع میں نازل ہوتی ہے جس کا وقوع غزوہ تبوک سے پہلے ہے

سوال ۔ مسح کی شرائط کیا ہیں ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب۔ سبل السلام میں ہے کہ مسح کی دو شرطیں ہیں۔

(۱) پورا وضو کر کے موزوں کو پہنا جائے جب ایسی بات سے وضو ٹوٹے کہ اس سے غسل واجب نہ ہو تو پاؤں کو دھونے کی بجائے موزوں پر مسح کر لیا جائے

(۲) موزے اتنے بڑے ہوں کہ وہ پاؤں کو ٹخنوں سمیت ڈھانپ لیں اور اتنے موٹے ہوں کہ مسح کے وقت پانی کا اثر پاؤں تک نہ پہنچے۔ وضوء میں جس جگہ کا دھونا فرض ہے وہاں سے موزہ پھٹا ہوا نہ ہو۔ اگر بُنے ہوتے ہیں تو ایسی بُنتی ہو کہ مسح کے وقت پاؤں تک پانی کا اثر نہ پہنچے

سوال۔ خف کا معنیٰ کیا ہے؟

جواب۔ خف کا لغوی معنی ہے وہ چیز جو پاؤں پر پہنی جائے۔ مراد اس سے چمڑے کا موزہ ہے جو پاؤں کو ٹخنوں سمیت ڈھانپتا ہے۔ جرموق موزے سے بڑا ہوتا ہے جو موزوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔ جراب جرموق سے بھی بڑی ہوتی ہے۔ (نیل الاوطار)

سوال۔ چمڑے کے علاوہ جراب اونی اور سوتی بھی ہوتی ہیں کیا ان پر بھی مسح جائز ہے؟

جواب۔ چمڑے کی جراب پر بالاتفاق مسح جائز ہے۔ جراب سوتی ہو یا اونی ان پر مسح جائز ہے شرط یہ ہے کہ ان پر مسح کرتے وقت پانی کا اثر پاؤں تک نہ پہنچے۔ اگر مسح کے وقت پانی کا اثر پاؤں تک پہنچتا ہے تو ان پر مسح جائز نہیں۔

سوال۔ موزہ اور جراب کے اوپر مسح کرنا چاہیے یا نیچے؟

جواب۔ حضرت مغیرہؓ کی اس حدیث میں جس کو ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے اوپر اور نیچے دونوں طرف مسح کیا ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے۔

سوال۔ اس حدیث کے ضعیف ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جواب۔ اس حدیث کے ضعیف ہونے کی دو وجہ ہیں

(۱) اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔

(۲) اس حدیث کو ثور بن یزید نے رجاء بن حیوہ سے روایت کیا ہے جو مغیرہ کا کاتب تھا۔ ثور کا سماع رجاء سے ثابت نہیں۔ نیز اکثر اسنادیں میں اوپر اور نیچے ہر دو جانب کا ذکر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے بلکہ ایک روایت میں علی ظاھرھما کا لفظ ہے یعنی موزوں کے اوپر ہی مسح کیا ہے۔

۲۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَوْکَانَ الدِّیْنُ بِالرَّأْیِ لَکَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰی بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاہُ وَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلٰی ظَاھِرِ خُفَّیْہِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

۲۔ حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ اگر دین محض قیاس کی بناء پر ہوتا تو موزہ کے اوپر کی جانب نیچے کی جانب سے زیادہ مناسب ہوتی۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپؐ موزوں کے اوپر مسح کرتے تھے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے حسن سند سے بیان کیا ہے۔

الفاظ کا حل

رأی۔ قیاس۔ ظاھر۔ موزوں کی بالائی جانب۔

راوی حدیث۔ حضرت علیؓ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہوچکا ہے۔

مسح کا محل

سوال۔ مسح کا محل کونسا ہے؟

جواب۔ حضرت علیؓ کی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ مسح کا محل موزوں کے اوپر ہے نیچے نہیں۔ مغیرہ بن شعبہؓ کی حدیث میں ہے کہ مسح کا محل اوپر نیچے ہر دو جانب ہے۔ مگر مغیرہ کی یہ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے۔

سوال۔ کیا محلِ مسح کے بارہ میں ائمہؒ میں اختلاف ہے؟

جواب۔ مسح کا محل کونسا ہے؟ اس بارہ میں ائمہ فقہاء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ زہریؒ۔ ابن مبارکؒ۔ سعد بن ابی وقاصؓ۔ عمر بن عبدالعزیزؒ کا قول ہے کہ مسح کا محل موزہ کے اوپر نیچے دونوں جانب ہے۔

امام ابوحنیفہؒ۔ امام ثوریؒ۔ اوزاعیؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ کا قول ہے کہ مسح کا محل موزوں کے اوپر کی جانب ہے نیچے کی جانب نہیں ہے۔

البتہ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ موزوں کے اوپر مسح کرلینا کافی ہے۔ امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکؒ نے یہ بھی کہا ہے کہ صرف موزوں کے نیچے مسح کر لینا کافی نہیں۔

امام شافعیؒ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ موزوں کے اوپر مسح کر لینا کافی ہے۔ موزوں کے نیچے مسح کرنا اوپر مسح نہ کرنا یہ صورت کافی نہیں۔

سوال۔ مسح کی راجح صورت کونسی ہے؟

جواب۔ تلخیص الحبیر میں ہے کہ حضرت علیؓ کی حدیث صحیح ہے اور اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ مسح کا محل موزوں کے اوپر ہے نیچے نہیں ہے۔ مسح کی یہ صورت راجح ہے

مغیرہ بن شعبہؓ کی وہ حدیث ضعیف ہے جس میں ہے کہ مسح کا محل موزوں کے اوپر نیچے ہر دو جانب ہے۔

حضرت علیؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی احادیث میں تطبیق بھی ممکن ہے اور وہ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی موزوں کے اوپر مسح کیا ہو اور کبھی اوپر نیچے۔ مسح کی ان ہر دو صورتوں میں جو صورت اختیار کر لی جائے جائز ہے۔ (نیل الاوطار)

سوال۔ مسح کس طرح کیا جائے؟

جواب۔ ایسی کوئی صحیح حدیث نہیں جس میں مسح کرنے کا طریق بتایا گیا ہو۔ البتہ حضرت علیؓ کی حدیث زیادہ اعتماد کے قابل ہے جس میں ہے کہ مسح کا محل موزوں کے اوپر ہے ایسی صورت میں مسح کا طریق یہ ہے کہ ہاتھوں کو بھگو کر پاؤں کی انگلیوں پر رکھے پھر ان کو پنڈلیوں کی طرف لائے۔ جیسے کوئی خط کھینچ رہا ہو۔ حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپؐ موزوں پر انگلیوں سے مسح کرتے تھے۔

جن علماء کے نزدیک مسح کا محل اوپر اور نیچے ہر دو جانب ہے انہوں نے جو مسح کی صورت بیان کی ہے وہ یہ ہے

ہاتھوں کو بھگو کر بائیں ہاتھ کو ایڑی کے نیچے اور دائیں ہاتھ کو انگلیوں کے اوپر رکھے پھر بائیں ہاتھ کو انگلیوں کی طرف اور دائیں ہاتھ کو پنڈلی کی طرف مسح کرتا ہوا لائے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک مسح کا یہی طریق ہے۔

سوال۔ صرف ایک موزہ پر مسح کرنا جائز ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۔ حدیث میں خفین تثنیہ کا لفظ ہے جس سے ظاہر ہے کہ صرف ایک موزہ پر مسح کر لینا کافی نہیں ۔ مسح ہر دو موزوں پر کرنا چاہیے ۔

۳۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُنَا اِذَا کُنَّا سَفْرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیَھُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَۃٍ وَلٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ وَصَحَّحَاہُ ۔

۳۔ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے کہ جب ہم مسافر ہوں تو تین دن اور ان کی راتیں موزوں کو نہ اتاریں مگر جنابت سے (اتار دیں) لیکن پاخانہ، پیشاب، نیند سے (نہ اتاریں) ۔ اس حدیث کو نسائی، ترمذی نے بیان کیا ہے حدیث کے یہ الفاظ ترمذی میں ہیں ۔ نیز ابن خزیمہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے ۔ ترمذی اور ابن خزیمہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ۔

الفاظ کا حل

سَفْرًا ۔ سَافِرٌ کی جمع ہے ۔ جیسے تَجْرٌ، تَاجِرٌ کی اور صَحْبٌ، صَاحِبٌ کی جمع ہے ۔ اگر کہا جائے کہ سَفْرًا، مُسَافِرٌ کی جمع ہے ۔ تو وہ جمع نہیں اسم جمع ہے ۔ جَنَابَۃٌ اس سے مراد حدث اکبر ہے جس سے غسل واجب ہوتا ہے ۔ مثلاً احتلام، جماع وغیرہ

راوی حدیث ۔ نام صفوان باپ عسال ہے ۔ صحابی ہیں ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بارہ جنگیں لڑی ہیں ۔ جو احادیث انہوں نے روایت کی ہیں ۔ ان کی تعداد بیس بتائی جاتی ہے ۔ حضرت ابن مسعودؓ اور زر بن حبیشؓ نے ان سے روایت کی ہے ۔

مسافر کیلئے مسح کی مدت

سوال ۔ موزے پہننے کے بعد مسافر کب تک مسح کرتا رہے ؟

جواب ۔ حضرت صفوان کی یہ حدیث بتاتی ہے کہ مسافر کے لئے مسح کی مدت تین دن اور اتنی ہی راتیں ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال۔ مسح کی مدت کب سے شروع ہوتی ہے؟

جواب۔ مسح کی مدت کب سے شروع ہوتی ہے اس بارہ میں ائمہ کا اختلاف ہے۔

امام ثوریؒ۔ امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ کا قول ہے کہ مسح کی ابتداء اس وقت سے شروع ہوگی جب موزوں کو پہننے کے بعد وضوء ٹوٹا ہے۔

امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ جب مسح کیا ہے اس وقت سے مسح کی مدت شروع ہوتی ہے۔

سوال۔ ہر دو اقوال میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ ہر دو اقوال میں جو فرق ہے اس کو مثال سے واضح کیا جاتا ہے۔

مثلاً ایک شخص نے فجر کے وقت وضوء کیا اور موزے پہن لئے پھر اس کا وضوء طلوعِ آفتاب کے بعد ٹوٹ گیا۔ امام ابوحنیفہؒ۔ امام ثوریؒ وغیرہم کے قول کے مطابق مسح کی مدت شروع ہوگی۔ مگر امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ کے قول کے مطابق مسح کی مدت شروع نہ ہوگی۔ ان کے نزدیک مدت اس وقت شروع ہوگی جب وہ وضوء کرے گا۔

سوال۔ دونوں میں سے کونسا قول راجح ہے؟

جواب۔ احتمال دونوں کا ہے مگر ہمارے نزدیک امام احمدؒ کا قول راجح ہے کہ وضوء ٹوٹنے کے بعد جب وضوء کے وقت موزوں پر مسح ہوگا اس وقت سے مسح کی مدت شروع ہوگی اس لئے کہ فعل کے بعد ہی فعل کی مدت شروع ہونی چاہیئے نہ کہ فعل سے پہلے۔

سوال۔ مدت کے اندر مسح کس صورت میں بحال نہیں رہتا؟

جواب۔ جنابت کی حالت میں موزوں پر مسح بحال نہیں رہتا۔ ہاں نیند۔ پاخانہ اور پیشاب سے مسح نہیں ٹوٹتا۔

۴۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِّلْمُقِيْمِ يَعْنِىْ فِى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

۴۔ حضرت علیؓ بن ابوطالب نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن اور تین رات۔ مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مسح کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدّت مقرر کی ہے یعنی موزوں پر مسح کے لئے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے

راوی حدیث۔ علیؓ بن ابی طالب ہیں۔ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے

مقیم کیلئے مسح کی مدّت

سوال۔ مقیم کے لئے موزوں پر مسح کی مدّت کتنی ہے؟

جواب۔ مقیم کے لئے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے۔

سوال۔ موزوں کو کب اتارا جائے؟

جواب۔ جنابت کی حالت میں مدت کے اندر اور مسح کے شرعی وقت ختم ہونے پر موزوں کا اتارنا واجب ہے۔

سوال۔ کیا کسی امام کا یہ بھی قول ہے کہ مسح کی مدت مقرر نہیں؟

جواب۔ امام مالکؒ اور لیثؒ فرماتے ہیں کہ وضوء کے بعد موزے پہن لئے جائیں پھر وضوء کی حاجت ہو تو پاؤں کو دھونے کی بجائے موزوں پر مسح کر لیا جائے۔ اس کی کوئی مدت معین نہیں۔ مقیم کے لئے مستحب ہے کہ سات دن کے بعد مسح کی بجائے پاؤں کو دھولے

سوال۔ کس دلیل کی بنا پر امام مالکؒ اور لیثؒ یہ کہتے ہیں کہ مسح کی مدت معین نہیں؟

جواب۔ ابوداؤد میں ابن عمارہ کی حدیث ہے۔ جس میں ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تک چاہو مسح کرو۔

سوال۔ کیا ابن عمارہ کی یہ حدیث صحیح ہے؟

جواب۔ یہ حدیث صحیح نہیں۔ بخاریؒ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ امام احمدؒ نے کہا ہے کہ اس سند کے رواۃ معروف نہیں ہیں۔ ابن حبانؒ نے بھی اس حدیث کی سند پر اعتماد نہیں کیا۔ ابن جوزی نے تو اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔

سوال۔ مسافر اور مقیم کے لئے مسح کی مدت میں فرق کیوں ہے؟

جواب۔ مسافر کو سفری مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ مقیم کو درپیش نہیں ہوتیں۔ اس لئے مقیم کی نسبت مسافر کے لئے شریعت نے مسح کی مدت بڑھا دی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً فَاَمَرَھُمْ اَنْ یَّمْسَحُوْا عَلَی الْعَصَائِبِ یَعْنِی الْعَمَائِمَ وَالتَّسَاخِیْنِ یَعْنِی الْخِفَافَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَصَحَّحَہُ الْحَاکِمُ

۵۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر بھیجا۔ ان کو حکم دیا کہ وہ عصائب یعنی پگڑیوں اور تساخین یعنی موزوں پر مسح کریں۔ اس حدیث کو احمدؒ۔ ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے۔ حاکمؒ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

الفاظ کا حل

سَرِیَّۃٌ۔ لشکر کا ایک حصہ۔ اس کی تعداد چار سو ہوتی ہے۔ عَصَائِبُ۔ واحد عِصَابَۃٌ پگڑی

راوی حدیث۔ نام ثوبان باپ بُجْدُدْ کنیت ابو عبداللہ ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ سفر و حضر میں بیشتر اوقات آپؐ کے ساتھ رہے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد ایک سو ستائیس بتائی جاتی ہے۔ خالد بن معدان۔ رشید بن سعد کے علاوہ دیگر علماء نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ملک شام میں چلے گئے تھے۔ حمص کے مقام پر ۵۴ھ میں وفات پائی۔

مسح بلا عذر جائز ہے

سوال۔ سریہ اور غزوہ میں کیا فرق ہے۔؟

جواب۔ غزوہ وہ لڑائی ہے جس میں حضورؐ نے بنفسِ نفیس شرکت کی اور سریہ ایسی لڑائی کو کہا جاتا ہے جس میں حضورؐ نے شرکت نہیں کی۔

سوال۔ عصائب اور تساخین کا معنی کیا ہے؟

جواب۔ عصائب اور تساخین معروف الفاظ نہیں۔ حدیث بیان کرتے ہوئے راوی نے ان الفاظ کی تفسیر کر دی ہے کہ عصائب سے مراد پگڑی اور تساخین سے مراد موزے ہیں۔

سوال۔ کیا موزوں اور پگڑی ہر دو پر مسح کے لئے ایک جیسی شرائط ہیں؟

جواب۔ موزوں پر مسح کے لئے کامل طہارت شرط ہے۔ اس کی مدت مسافر کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین دن اور راتیں۔ مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔ مگر پگڑی پر مسح کے لئے نہ طہارت شرط ہے اور نہ پگڑی پر مسح کی مدت معین ہے۔ نواب صدیق حسن مرحوم نے مسک الختام میں لکھا ہے کہ میں نے بلوغ المرام کے حاشیہ کو دیکھا ہے جو عبدالرحمن نے لکھا ہے۔ اس میں ہے کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ موزوں کی طرح پگڑی پر مسح کے لئے بھی طہارت شرط ہے یعنی کامل وضوء کر کے پگڑی باندھی گئی ہو۔ جس طرح موزوں کے لئے مسح کی مدت معین ہے اسی طرح پگڑی کے مسح کے لئے بھی مدت معین ہے۔ مگر محشی نے ان کی کوئی دلیل بیان نہیں کی۔ ظاہر یہی ہے کہ پگڑی پر مسح کے لئے نہ طہارت شرط ہے اور نہ اس کے لئے مسح کی مدت معین ہے۔

سوال۔ کیا موزوں اور پگڑی پر مسح کرنے کے لئے عذر شرط ہے؟

جواب۔ ثوبانؓ کی اس حدیث میں عذر کا بیان ہے کہ لشکر کو جب سردی لگی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو موزوں اور پگڑی پر مسح کرنے کا حکم دیا مگر دوسری احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ موزوں اور پگڑی پر مسح کرنا بلا عذر جائز ہے۔

۶۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ مَوْقُوْفًا وَاَنَسٍ مَرْفُوْعًا اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا وَلَا يَخْلَعْهُمَا اِنْ شَاءَ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ۔ اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ۔

۶۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پورا وضوء کرے پھر موزے پہنے تو ان پر مسح کرے۔ انہی میں نماز پڑھے۔ اگر چاہے تو جنابت کے سوا ان کو نہ اتارے۔ اس حدیث کو دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور دونوں نے اس کو صحیح کہا ہے۔

الفاظ کا حل

موقوف۔ وہ حدیث جس کی نسبت صحابی کی طرف ہو۔ مرفوع، وہ حدیث جس کی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو۔ اِنْ شَاءَ۔ اگر چاہے۔

راوی حدیث۔ حضرت عمرؓ، حضرت انسؓ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضوء کرکے موزوں کو پہنا جائے

سوال ۔ جس حدیث کی نسبت صحابی کی طرف ہو کیا وہ ہمارے لئے حجت ہے ؟

جواب ۔ ہاں صحابی کی وہ حدیث حجت ہے جس میں صحابی کے اجتہاد کو دخل نہ ہو اور نہ وہ بنی اسرائیل سے روایت کرتا ہو ۔

سوال ۔ پورا وضوء کرکے موزے پہنے جائیں یا پاؤں کو دھونے کی بجائے موزے پہن لئے جائیں ؟

جواب ۔ موزوں کو پہننے سے پہلے پورا وضوء کرنا چاہیئے ۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ کی موقوف حدیث اور حضرت انسؓ کی مرفوع حدیث میں اس کی صراحت پائی جاتی ہے ۔ اس کے بعد جب وضوء کی حاجت ہو تو پہنے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا جائے ۔

سوال ۔ موزوں پر مسح واجب ہے یا مستحب ؟

جواب ۔ حدیث میں ان شاء کا لفظ ہے ۔ اس لفظ سے ظاہر ہے کہ مسح واجب نہیں بلکہ مستحب ہے ۔

سوال ۔ اس حدیث میں موزوں پر مسح کی مدت کا ذکر نہیں ۔ کیا اس سے امام مالکؒ کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ مسح کی کوئی مدت معین نہیں ؟

جواب ۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس حدیث میں مسح کی مدت کا تعین نہیں ۔ واقعۃً امام مالکؒ نے اپنے قول کی تائید میں اسی حدیث سے استدلال کیا ہے مگر دوسری احادیث میں مدت کا تعین پایا جاتا ہے ۔ اس لئے اس حدیث کو ان احادیث پر محمول کیا جائے گا جن میں مسح کی مدت کا بیان ہے ۔

---

۷ ۔ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ۔

۷ ۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے مسافر کو تین دن اور اتنی راتیں ، مقیم کو ایک دن اور ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات مسح کرنے کی رخصت دی ہے جبکہ اس نے وضو کر کے موزے پہنے ہوں۔ اس حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا ہے ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

الفاظ کا حل

رَخَّصَ ۔ باب تفعیل معنی رخصت دینا۔ مشکل شرعی حکم سے آسان شرعی حکم کی طرف آنا شرعی اصطلاح میں رخصت کہلاتا ہے۔

راوی حدیث ۔ نام نفیع باپ حارث کنیت ابوبکرہ ہے۔ حقیقت میں بکرہ طائف کے قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے۔ غلاموں کی ایک جماعت کے ساتھ انہوں نے بکرہ قلعہ میں قیام کیا اس قلعہ میں رہنے کی نسبت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابوبکرہ رکھی وہیں مشرف باسلام ہوئے۔ فاضل صحابہؓ میں ان کا شمار ہے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد ایک سو بتیس بتائی جاتی ہے۔ بمقام بصرہ سن اکیاون ہجری میں وفات پائی۔

سوال ۔ ابوبکرہؓ کی حدیث میں کونسا مسئلہ بیان ہوا ہے؟

جواب ۔ اس حدیث میں ایک تو مسح کی مدت کا بیان ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسح کرنا واجب نہیں ہے۔

۸۔ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَ نَعَمْ وَمَا شِئْتَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

۸۔ حضرت ابی بن عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا میں موزوں پر مسح کر لیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ ابی بن عمارہؓ نے عرض کیا کہ کیا ایک دن؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں"، انہوں نے پوچھا کیا دو دن؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں"، انہوں نے پھر پوچھا کیا تین دن؟ آپؐ نے فرمایا "ہاں"، (مزید) جب تک تو چاہے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث قوی نہیں۔

الفاظ کا حل

اَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۔ میں ہمزہ استفہام مقدر ہے۔ اصل میں أَأَمْسَحُ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی حدیث - ابی بن عمارہؓ صحابی ہیں۔ جو حدیث ان سے روایت کی گئی ہے وہ صرف ایک حدیث ہے۔ عبادہ بن نسی اور ایوب بن قطن نے ان سے روایت کی ہے۔

کیا مسح کی مدت معین نہیں؟

سوال - ابی بن عمارہؓ کی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مسح جب تک چاہے کرتا رہے۔ اس کی مدت مقرر نہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب - ابی بن عمارہؓ کی یہ حدیث صحیح نہیں۔ امام بخاریؒ نے کہا ہے کہ اس کی سند مجہول ہے۔ ابن معینؒ نے اس کی سند کو غیر معروف قرار دیا ہے لہٰذا یہ حدیث اس قابل نہیں کہ اس پر عمل کیا جائے۔

سوال - مسح کی مدت کب ختم ہوتی ہے؟

جواب - مسح کی مدت مسافر کے لئے تین دن اور ان کی راتیں، مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ختم ہونے پر مدت ختم ہو جاتی ہے۔ اور وضوء باطل ہو جاتا ہے۔

حسن بصریؒ کا قول ہے مقیم کے لئے ایک دن ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن اور ان کی راتیں گزرنے پر مسح کی مدت ختم نہیں ہوگی جب تک وضوء نہ ٹوٹے

سوال - دونوں میں سے کونسا قول راجح ہے؟

جواب - پہلا قول راجح ہے کہ مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لئے تین دن اور ان کی راتیں گزرنے پر مسح کی مدت ختم ہو جاتی ہے۔ وضوء رہے یا نہ رہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ پاؤں دھونا نماز کے لئے شرط ہے۔ شریعت کی طرف سے مقررہ مدت میں مسح پاؤں دھونے کے قائم مقام ہے اس لئے مدت ختم ہوتے ہی مسح بھی ختم ہو جائے گا۔

سوال - ایک شخص حالت اقامت میں مسح کرتا ہے پھر وہ سفر پر چلا جاتا ہے۔ کیا ایسے شخص کے لئے مسح کی وہ مدت ہے جو مسافر کے لئے ہے یا وہ مدت ہے جو مقیم کیلئے ہے؟

جواب - مغنی ابن قدامہ میں ہے علامہ خرقیؒ فرماتے ہیں جو شخص بوقت اقامت مسح کرتا ہے پھر وہ سفر اختیار کرتا ہے اس کے لئے مسح کی مدت وہی ہے جو مقیم کے لئے ہے۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

محلی ابن حزم [illegible]

سوال [illegible]

جواب [illegible]

علامہ ابن حزم کی تحقیق [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں

سوال [illegible]

جواب [illegible] حدیث [illegible]

کہ [illegible] مسافر

کے لئے نہیں ہے [illegible]

سے زیادہ [illegible] قیاس ہے

ہے [illegible]

(المغنی ابن قدامہ)

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]

آپ [illegible]

جبکہ [illegible]

اس حدیث [illegible]

اس [illegible]

الفاظ [illegible]

[illegible]

ہے [illegible]

[illegible]

وہ ہے [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَاجِیْہِ حَتّٰی نَامَ الْقَوْمُ اَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ ثُمَّ صَلَّوْا ۔ یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نمازِ عشاء کی اقامت کہی گئی۔ ایک آدمی نے کہا کہ مجھے ایک ضرورت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے اس سے باتیں کرتے رہے حتی کہ سب لوگ یا کچھ لوگ سو گئے پھر انہوں نے نماز پڑھی (وضوء نہیں کیا)

وضوء توڑنے والے امور کا بیان

سوال ۔ کیا یہ درست ہے کہ نیند سے وضوء نہیں ٹوٹتا ؟

جواب ۔ نیل الاوطار میں ہے کہ اس بارہ میں علماء کے آٹھ قول ہیں

۱ ۔۔۔ جس حالت میں بھی نیند آئے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ یہ قول ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سعید بن مسیب ابو مجلز۔ حمید الاعرج کا ہے ۔

۲ ۔۔۔ ہر حالت میں نیند سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے خواہ نیند گہری ہو یا ہلکی یہ قول حسن بصری مُزنی۔ ابو عبید قاسم بن سلام۔ اسحاق بن راہویہ کا ہے۔ ایک غریب قول کے مطابق امام شافعی کا بھی یہی قول ہے ۔

۳ ۔۔۔ گہری نیند ہو تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے ہلکی نیند سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ یہ قول زہری۔ ربیعہ اوزاعی۔ امام مالک کا ہے۔ ایک روایت کے مطابق امام احمد کا بھی یہی مذہب ہے ۔

۴ ۔۔۔ رکوع۔ سجدہ۔ قیام۔ قعدہ وغیرہ نماز کی کسی حالت میں نیند آجائے تو وضوء نہیں ٹوٹتا خواہ یہ حالت نماز کے اندر ہو یا نماز سے باہر۔ کروٹ پر سونے اور چت لیٹنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ قول امام ابوحنیفہ اور داؤد کا ہے ۔

۵ ۔۔۔ رکوع اور سجدہ کی حالت میں جو نیند آتی ہے وہ ناقض وضوء ہے۔ دوسری نماز کی کسی حالت میں نیند آنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ یہ قول امام احمد کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

۶ ۔۔۔ سجدہ کی حالت میں جو نیند آتی ہے اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ نماز کی دوسری کسی حالت میں نیند آنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

۷ ۔۔۔ نماز میں نیند آنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ نماز کے باہر جو نیند آتی ہے اس سے وضوء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹتا ہے۔

۸۔ زمین پر سرین کے بل بیٹھنے کی حالت میں جو نیند آتی ہے اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا خواہ نیند گہری ہو یا ہلکی۔ نماز میں ہو یا نماز سے باہر۔ اس قول کی نسبت امام شافعیؒ کی طرف کی جاتی ہے۔

سوال۔ مذکورہ بالا آٹھ اقوال میں کونسا قول راجح ہے؟

جواب۔ حدیث میں ہے کہ نیند سے انسان کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور یہ بھی آیا ہے کہ آنکھیں دبر کا تسمہ ہیں۔ نیند سے تسمہ کھل جاتا ہے۔ ان احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ نیند بذات خود ناقض وضوء نہیں بلکہ وہ اعضاء کے ڈھیلا ہونے اور دبر کے تسمہ کھلنے کا سبب ہے۔ کروٹ کے بل اور چت لیٹنے پر ہوا کے خارج ہونے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں سونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ نیند ہلکی ہو۔ ہوش و حواس قائم رہیں تو کروٹ اور چت لیٹنے پر بھی وضوء نہیں ٹوٹتا۔ جب کہ اسے یہ معلوم ہو کہ اس کے پیٹ سے ہوا خارج نہیں ہوئی۔ ترمذی میں ہے کہ صحابہؓ کروٹ پر لیٹتے یا بیٹھے ہوتے اور نیند سے ان کے سر جھک جاتے اور ٹھوڑی سینہ پر لگتی۔ خراٹے بھرتے پھر اسی وضوء سے نماز پڑھ لیتے۔

۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اِمْرَأَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلْبُخَارِيِّ ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَاَشَارَ مُسْلِمٌ اِلٰى اَنَّهُ حَذَفَهَا عَمْدًا۔

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول میں ایک ایسی عورت ہوں کہ مجھے خون استحاضہ آتا ہے۔ میں (کسی وقت) پاک نہیں ہوتی۔ کیا نماز چھوڑ دوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ نماز نہ چھوڑ یہ خون رگ کے پھٹنے سے آتا ہے۔ حیض (کا خون) نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب بند ہو جائے تو اپنے (جسم) سے خون دھو دے۔ پھر نماز پڑھ۔ اس حدیث کو بخاریؒ اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[illegible]

لغوی حل: [illegible] استحاضہ: وہ خون ہے جو [illegible] وقت عورت کی شرمگاہ سے نکلتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

راوی حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible] فاطمہ بنت ابی حبیش [illegible]

[illegible]

استحاضہ کا خون ناقض وضو ہے

سوال: کیا استحاضہ کا خون ناقض وضو ہے؟

جواب: استحاضہ کے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے [illegible]

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

سوال: [illegible]

جواب: جس عورت کو [illegible] باقی ہے اور وہ حیض سے خون [illegible] استحاضہ [illegible]

[illegible]

www.KitaboSunnat.com

سوال۔ حیض اور استحاضہ کے خون میں پہچان کی کیا صورت ہے؟

جواب۔ حیض کا رنگ ابتداء میں سیاہی مائل ہوتا ہے۔ انتہا میں زرد۔ اگر رنگ سرخ ہے تو استحاضہ کا خون ہے۔

سوال۔ ایک عورت کو باقاعدگی سے حیض کا خون آتا رہا ہے۔ کچھ عرصہ بعد وہ مستحاضہ ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے ایام حیض کس طرح متعین کرے؟

جواب۔ جس عورت کو پہلے باقاعدگی سے حیض کا خون آتا رہا ہے اس کے بعد وہ مستحاضہ ہو گئی ہے۔ وہ ان ایام کو اپنے لئے حیض کے دن شمار کرے جن میں اس کو حیض آتا تھا۔ حیض کے ان دنوں کے بعد استحاضہ میں غسل کرے اور نماز وغیرہ ادا کرے۔ جیسے حضرت ام حبیبہ کیا کرتی تھیں۔

سوال۔ ایک ایسی عورت ہے جو ابتداء ہی سے مستحاضہ ہو گئی ہے۔ حیض اور استحاضہ کے خون میں امتیاز بھی نہیں کر سکتی وہ حیض کے دن کس طرح متعین کرے؟

جواب۔ جس عورت کو ابتداء سے استحاضہ کا خون آنے لگا ہے۔ حیض اور استحاضہ کے خون میں امتیاز نہیں کر سکتی ہے وہ اپنے خاندان کی عورتوں کے حالات کو دیکھے کہ ان کو عموماً کتنے دن حیض کا خون آتا ہے۔ چھ دن آتا ہے تو چھ دن شمار کرے۔ سات دن آتا ہے تو سات دن شمار کرے جیسے حضرت حمنہ بنت جحش کا عمل تھا۔

سوال۔ حیض کی مدت کم از کم اور زیادہ سے زیادہ کتنے دن ہوتی ہے؟

جواب۔ امام شافعی، امام مالک، امام احمد، امام اوزاعی کا قول ہے کہ حیض کی کم سے کم مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام ثوری اور اصحاب الرائے کا قول ہے کہ حیض کی کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible] بیان [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مجھے بے حد مذی آتی ہے۔ میں نے مقداد سے کہا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کریں۔ پس انہوں نے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس میں وضو ہے اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ الفاظ حدیث بخاری میں ہیں۔

الفاظ کا حل

مَذَّاءً۔ ضَرَّابٌ کا وزن ہے اور مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت مذی والا۔ عرب کہتے ہیں۔ مَذَا زید اور اَمْذَا زید یعنی زید مذی والا ہوا۔ مَذِی۔ یہ سفید رنگ کی رطوبت ہے جو مرد کے آلہ تناسل سے خارج ہوتی ہے جب وہ بیوی سے پیار ومحبت کرتا ہے یا جماع کا تصور کرتا ہے یا جماع کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

راوی حدیث۔ اس حدیث کے راوی حضرت علیؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

سوال۔ مقداد کون ہیں جن کو حضرت علیؓ نے حکم دیا تھا کہ وہ مذی کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کریں؟

جواب۔ نام مقدادؓ باپ اسود ہے۔ بہت سے غزوات میں شریک ہوئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار شخصوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان میں سے ایک مقدادؓ بھی ہیں۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد بتالیس بتائی جاتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے ان سے روایت کی ہے۔ ۳۳ھ ستر برس کی عمر میں وفات پائی۔

مذی ناقض وضو ہے

سوال۔ کیا مذی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ نیز مذی خارج ہو تو طہارت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب۔ مذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔ مسلم میں طہارت کا جو طریق بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ آلہ تناسل کو دھو لیا جائے۔ ابوداؤد میں ہے کہ آلہ تناسل دھوتے وقت خصیتین کو بھی ساتھ ہی دھویا جائے۔ امام شافعیؒ اور اسحٰقؒ کا قول ہے کہ جہاں مذی لگی ہو اس جگہ کو دھونا چاہئے۔ امام احمدؒ کا قول ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کپڑے پر چھینٹے مارنا ہی کافی ہیں۔

سوال۔ حضرت علیؓ نے خود مسئلہ کیوں دریافت نہیں کیا؟

جواب۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں۔ انہوں نے خود مسئلہ پوچھنے سے شرم محسوس کی۔

سوال۔ مذکورہ حدیث میں ہے کہ مسئلہ دریافت کرنے کا حکم حضرت مقدادؓ کو دیا۔ نسائی کی حدیث میں ہے کہ عمار بن یاسرؓ کو کہا کہ وہ مسئلہ دریافت کرے۔ ترمذی میں ہے کہ حضرت علیؓ نے خود مسئلہ دریافت کیا۔ ان میں سے کونسی بات صحیح ہے؟

جواب۔ ابن حبان نے تو یہ کہا ہے کہ حضرت علیؓ نے پہلے حضرت عمارؓ کو کہا کہ وہ مسئلہ دریافت کرے۔ پھر حضرت مقدادؓ کو حکم دیا۔ اس کے بعد خود بھی حضرت علیؓ نے مسئلہ دریافت کیا ہے ابن حبان کی یہ توجیہ محل نظر ہے اس لئے کہ ایک روایت میں ہے کہ داماد ہونے کی حیثیت سے اس قسم کا مسئلہ خود دریافت کرنے سے شرماتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ نے خود مسئلہ دریافت نہیں کیا اور جس روایت میں خود مسئلہ پوچھنے کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے مسئلہ دریافت کرنے کا حکم دیا ہے مگر راوی نے مسئلہ پوچھنے کی نسبت حضرت علیؓ کی طرف کردی ہے۔ خود حضرت علیؓ نے مسئلہ نہیں پوچھا۔

۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ ۔

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کا بوسہ لیا پھر نماز کے لئے نکلے اور وضو نہیں کیا۔ اس حدیث کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے۔ بخاریؒ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

الفاظ کا حل

قَبَّلَ۔ باب تفعیل۔ مصدر تقبیل۔ بوسہ لینا۔ اَزْوَاجٌ۔ واحد زوج۔ اس کا اطلاق خاوند بیوی ہر دو پر ہوتا ہے۔ اس حدیث میں زوج کا معنی بیوی ہے۔

راوی حدیث۔ حضرت عائشہ اُم المومنینؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کو مس کرنا۔ چھونا

سوال۔ کیا عورت کو چھونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ؟

جواب۔ حدیث عائشہؓ سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کو چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا

سوال۔ حدیث ضعیف ہے جیسا کہ امام بخاریؒ نے کہا ہے۔ اس سے یہ استدلال کرنا کیسے درست ہے کہ بیوی کا بوسہ لینے اور اس کو چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا ؟

جواب۔ کوئی شک نہیں کہ حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ضعیف ہے مگر یہ حدیث دس اسناد سے مروی ہے جس کی وجہ سے اس حدیث کو قوت ملتی ہے۔ امام بیہقیؒ نے خلافیات میں ان کو روایت کیا ہے۔ ابن عبد البر اور ایک جماعت نے اس کو صحیح کہا ہے۔ نیز یہ بھی کہا ہے کہ اس حدیث کی شاہد حضرت عائشہؓ صدیقہ کی وہ حدیث بھی ہے جس میں ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح لیٹی ہوتی تھی جس طرح (امام کے سامنے) جنازہ رکھا جاتا ہے۔ جب آپؐ وتر پڑھتے تو اپنے پاؤں سے مجھے ایک طرف ہٹاتے۔ حضرت عائشہؓ صدیقہ۔ ایک اور حدیث مروی ہے کہ ایک رات میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا میرا ہاتھ ان کے پاؤں کو لگا۔ آپؐ مسجد میں تھے پاؤں کھڑے تھے سجدہ میں دعا فرما رہے ہے۔ ان ہر دو احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ عورت کو چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

سوال۔ سورۃ نساء میں ہے۔ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا الآیۃ یعنی اگر تم بیمار ہو یا مسافر ہو یا قضاء حاجت سے فارغ ہوتے ہو یا عورتوں سے ملامست کی ہے۔ ان حالات میں تم نے پانی نہیں پایا تو تیمم کرلو۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ملامست سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ حدیث عائشہؓ بتاتی ہے کہ عورت کو چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ آیت اور حدیث میں تطبیق کی کیا صورت ہے ؟

جواب۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ لمس کا حقیقی معنیٰ چھونا ہے۔ مگر آیت میں ملامست کا حقیقی معنیٰ چھونا مراد نہیں بلکہ جماع مراد ہے جو ملامست کا مجازی معنیٰ ہے۔ حقیقت چھوڑ کر مجاز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد لینے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ احادیث میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں میں سے بعض کا بوسہ لیا پھر وضوء کئے بغیر نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور تلاش کرتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کو مس کیا ہے ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ عورت کو چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

ملامست کا مجازی معنیٰ جماع مراد لینے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ تفسیر کرتے ہوئے حضرت ابن عباسؓ نے ملامست کا معنیٰ جماع کیا ہے۔ آیت اور حدیث میں کوئی تعارض نہیں جماع ناقضِ وضوء ہے۔ عورت کو مس کرنا۔ بوسہ لینا ناقضِ وضوء نہیں ہے۔

سوال۔ کیا اہل علم کا اس مسئلہ میں کوئی اختلاف بھی ہے؟

جواب۔ اس میں اہل علم اختلاف رائے رکھتے ہیں چنانچہ ابن مسعودؓ حضرت ابن عمرؓ اور ائمہؒ میں سے زہریؒ اور امام شافعیؒ کا قول ہے کہ عورت کو چھونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

حضرت علیؓ۔ حضرت ابن عباسؓ۔ حضرت عطاءؒ۔ طاؤسؒ۔ امام ابوحنیفہؒ۔ ابویوسفؒ کا قول ہے کہ عورت کو چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

سوال۔ ان ہر دو اقوال میں سے کونسا قول راجح ہے؟

جواب۔ حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت عطاءؒ۔ طاؤسؒ وغیرہم کا قول راجح ہے کہ عورت کو چھونے سے وضوء فاسد نہیں ہوتا ــــــ اس بارہ میں صاحب منتقیٰؒ نے جو بات کہی ہے وہ مناسب ہے کہ عورت کو چھونا ناقضِ وضوء نہیں جبکہ اس کا باعث شہوت نہ ہو۔

امام مالکؒ۔ امام احمدؒ نے بھی کہا ہے کہ شہوت سے عورت کو ہاتھ لگے تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ شہوت کے بغیر چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

سوال۔ وہ کونسی بیوی ہے جس کا بوسہ حضورؐ نے لیا تھا۔؟

جواب۔ ترمذی میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے جب یہ حدیث بیان کی تو حضرت عروہ نے کہا خالہ! وہ آپ ہی ہوں گی۔ عروہ کی یہ بات سن کر حضرت عائشہؓ ہنس پڑیں۔

۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔

۵۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں کوئی شے پائے اور اس کو یہ معلوم کرنا مشکل ہو کہ پیٹ سے کوئی شے (ہوا) نکلی ہے یا نہیں تو وہ مسجد سے نہ نکلے جب تک وہ آواز نہ سُن لے اور بدبو محسوس نہ کر لے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

الفاظ کا حل

اَشْکَلَ۔ خلط ملط ہونا۔ مشکل ہونا۔ عرب بولتے ہیں۔ اشکل علیہ الامر اس کے لئے امر خلط ملط ہو گیا۔ الشئ صار اشکل شے مشکل ہو گئی۔

راوی حدیث ۔ حضرت ابوہریرہؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

شک

سوال ۔ کیا شک سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب ۔ حدیث بتاتی ہے کہ شک سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ مثلاً ایک شخص کو پیٹ میں سے ہوا کے خارج ہونے کے بارہ میں شک ہے۔ ایسے شخص کا وضوء بحال ہے جب تک کہ وہ پیٹ میں سے ہوا کے خارج ہونے کی آواز نہیں سن لیتا یا بدبو نہیں پاتا۔ اس لئے کہ شک سے یقین باطل نہیں ہوتا ہاں احتیاط وضوء کرنے میں ہے۔

سوال ۔ ایک شخص کو یقین ہے کہ اس کے پیٹ سے ہوا نکلی ہے مگر اس نے نہ آواز سنی ہے اور نہ اس نے بدبو پائی ہے۔ کیا اس شخص کا وضوء بحال ہے یا نہیں؟

جواب ۔ ایسے شخص کے وضوء ٹوٹنے میں کوئی شبہ نہیں اس لئے کہ اس کے پیٹ میں سے ہوا خارج ہو چکی ہے۔ اور ہوا کے خارج ہونے کا اس کو کامل یقین ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہوا خارج ہوتے وقت آواز بھی ہو یا بدبو ہو۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہوا خارج ہوتے وقت نہ اس کی آواز ہوتی ہے اور نہ ہی بدبو آتی ہے۔

سوال ۔ جب وضوء ٹوٹنے کے لئے یقین شرط ہے تو پھر حدیث میں صرف آواز اور بدبو کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کا کیا فائدہ ہے۔؟

جواب۔ حدیث میں آواز اور بدبو کا ذکر غالب حالات کی بنا پر ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہوا خارج ہوتے وقت آواز یا بدبو یا دونوں میں سے کوئی ایک پائی جاتی ہے اس سے ہوا کے خارج ہونے کا یقین ہو جاتا ہے۔ اگر دونوں میں سے کوئی بھی نہ ہو مگر یہ یقین ہو کہ ہوا خارج ہو چکی ہے تو بھی وضوء فاسد ہو جائے گا۔ اس لئے کہ مقصد یقین ہے جو اسے حاصل ہے۔

۶۔ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مَسَسْتُ ذَكَرِي أَوْ قَالَ الرَّجُلُ يَمَسُّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلٰوةِ أَعَلَيْهِ وُضُوْءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُوَ أَحْسَنُ مِنْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ۔

۶۔ بروایت طلق بن علیؓ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے عضو تناسل کو چھوا ہے یا اس نے کہا کہ ایک شخص نماز میں اپنے عضو تناسل کو چھوتا ہے۔ کیا اس پر وضوء ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا "نہیں"، وہ تو تیرے جسم کا ایک حصّہ ہے۔ پانچ ائمہؒ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ ابن حبانؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ابن المدینیؒ نے کہا ہے کہ طلق کی یہ حدیث بسرہؓ کی حدیث سے احسن ہے۔

الفاظ کا حل

مَسِسْتُ۔ باب سمع۔ چھونا۔ بَضْعَةٌ۔ جزء۔ حصّہ

راوی حدیث۔ نام طلق بن علی دادا منذر کنیت ابو علی ہے۔ ان کے بیٹے قیس نے اور عبدالرحمن بن شیبان نے ان سے روایت کی ہے۔ جو احادیث ان سے مروی ہیں ان کی تعداد چودہ بتائی جاتی ہے۔

حدیث بسرہؓ

۷۔ وَعَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ هُوَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا الْبَابِ۔

۷۔ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے عضو تناسل کو چھوئے وہ وضوء کرے۔ اس حدیث کو پانچ ائمہؒ نے بیان کیا ہے۔ ترمذیؒ اور ابن حبانؒ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ امام بخاریؒ کا بیان ہے کہ اس باب میں جتنی احادیث ہیں ان میں زیادہ صحیح بسرہ کی حدیث ہے

الفاظ کا حل۔

مس الذکر۔ اس سے مراد پردہ کے بغیر عضو تناسل کو چھونا ہے۔ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ باب تفعل بحث امر غائب۔

راوی حدیث۔ نام بسرہ بنت صفوان ہے۔ ورقہ بن نوفل ان کا چچا ہے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد گیارہ بتائی جاتی ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عروہ نے ان سے روایت کی ہے۔

شرمگاہ کو چھونا

سوال۔ طلق بن علیؓ کی حدیث میں ہے کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ بسرہؓ کی حدیث میں ہے ٹوٹ جاتا ہے۔ دونوں میں سے کس حدیث پر عمل کیا جائے۔؟

جواب۔ طلق کی حدیث اور بسرہ کی حدیث میں تعارض ہے یعنی طلق کی حدیث میں ہے کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا اور بسرہ کی حدیث میں ہے کہ وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

تعارض کا حل۔ جب احادیث میں تعارض ہو تو تین صورتوں میں کوئی ایک مناسب صورت اختیار کر کے تعارض کو رفع کیا جاتا ہے۔

۱۔ اگر ایسے اسباب پائے جاتے ہیں جو ایک حدیث کو دوسری پر ترجیح دیتے ہیں تو راجح پر عمل ہوگا۔

۲۔ اگر ترجیح کی صورت ممکن نہیں تو تطبیق کی صورت اختیار کی جائے یعنی ہر دو احادیث کا الگ الگ ایسا معنی لیا جائے کہ ان میں تعارض باقی نہ رہے۔

۳۔ ترجیح اور تطبیق کی کوئی صورت نہ بن سکتی ہو تو تنسیخ کا مسئلہ ہے یعنی پہلی حدیث کو پچھلی حدیث منسوخ کر دے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجیح ۔ علامہ ابن ہمامؒ نے طلق کی حدیث کو ترجیح دی ہے ۔ وجہ یہ بیان کی ہے کہ طلق مرد ہے اور بسرہ عورت ۔ مرد کی بات عورت کی نسبت مضبوط اور قوی ہوتی ہے ۔ ابن ہمامؒ کی یہ بات اس وقت قابل توجہ ہوتی جبکہ مسئلہ بیان کرنے میں بسرہ کے ساتھ اور کوئی نہ ہوتا ۔ لیکن یہاں صورت حال یہ ہے کہ بسرہؓ کے علاوہ یہ مسئلہ حضرت ابو ہریرہؓ ۔ عبداللہ بن عمرؓ ۔ زید بن خالدؓ ۔ سعد بن ابی وقاصؓ ۔ ابن عباسؓ ۔ وغیرہم صحابہؓ سے بھی مروی ہے ۔

امام بیہقی امام بیہقی نے بسرہ کی حدیث کو ترجیح دیتے ہوئے یہ وجہ بیان کی ہے کہ حدیث طلق کو بخاری اور مسلم نے بیان نہیں کیا ۔ اور نہ اس حدیث کا کوئی راوی بخاری ، مسلم کا راوی ہے ۔ اس کے خلاف بسرہؓ کی حدیث کے تمام راوی بخاری اور مسلم کے راوی ہیں ۔

امیر صنعانی امیر صنعانیؒ نے بھی بسرہ کی حدیث کو ترجیح دینے کے لئے یہ وجہ بیان کی ہے کہ اس حدیث کے بے شمار شواہد پائے جاتے ہیں ۔

علماء احناف احناف میں سے بھی بعض علماء نے بسرہؓ کی حدیث کو ترجیح دیتے ہوئے وجہ یہ بیان کی ہے کہ وہ احادیث زیادہ قوی ہیں جن میں ہے کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضوء کرنا چاہئے ۔

تطبیق بعض علماء نے تطبیق کی راہ اختیار کی ہے اور کہا ہے کہ درمیان پردہ ہو تو وضوء کرنے کی ضرورت نہیں جیسا کہ طلق کی حدیث میں ہے ۔ اگر پردہ نہ ہو تو شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضوء کرنا چاہئے جیسا کہ بسرہ کی حدیث میں اس کا بیان ہے ۔ اس مفہوم کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں آتا ہے کہ جو شخص شرمگاہ کو چھوتے درمیان پردہ نہ ہو تو وضوء کرے ۔

تطبیق کی اس صورت سے اطمینان حاصل نہیں ہوتا اس لئے کہ پردہ درمیان ہو تو اس صورت میں ہاتھ تو پردہ کو لگا ہے ۔ شرمگاہ کو نہیں لگا ۔ زیر بحث مسئلہ شرمگاہ کو چھونا ہے جو پردہ کی وجہ سے حاصل نہیں ۔

بعض علماء کی تطبیق بعض علماء نے یہ تطبیق دی ہے کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضوء کرنے کی حاجت نہیں ۔ جس حدیث میں وضوء کرنے کا حکم ہے اس سے مراد شرعی وضوء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بلکہ لغوی وضوء مراد ہے یعنی صرف ہاتھ دھولیا جائے۔ تطبیق کی یہ صورت اس لئے موزوں نہیں کہ وضوء کرنا نہ کرنا یہ ایک شرعی مسئلہ ہے۔ شرعی معنی ہوتے ہوئے دوسرا معنی مراد لینا غیر مناسب ہے۔

امام احمدؒ امام احمدؒ نے یہ تطبیق دی ہے کہ ارادہ سے شرمگاہ چھونے سے وضوء ٹوٹتا ہے۔ اگر ارادہ کو دخل نہیں تو وضوء نہیں ٹوٹتا۔

امام شافعیؒ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ درمیان پردہ ہو یا پردہ نہ ہو ہر حالت میں شرمگاہ چھونے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ ایک فرق ضرور ہے۔ ہتھیلی کے اندر کی طرف سے چھوا ہے تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے اگر ہتھیلی کی پشت کی طرف سے چھوا ہے تو وضوء نہیں ٹوٹتا۔ امام شافعیؒ کی اس توجیہ کو کسی دلیل کی تائید حاصل نہیں۔

امام مالکؒ امام مالکؒ نے کہا ہے کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ جس حدیث میں وضوء کرنے کا ذکر ہے وہ استحباب کے لئے ہے وجوب کے لئے نہیں ہے۔ یعنی بہتر ہے وضوء کرلیا جائے۔ امام مالکؒ کی توجیہ محل نظر ہے اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کے لئے ویل ہے جو شرمگاہ کو چھوتے ہیں پھر وضوء نہیں کرتے

تنسیخ بعض علماء نے اس بارہ میں تنسیخ کی صورت اختیار کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بسرہ کی حدیث منسوخ ہے۔ طلق کی حدیث ناسخ ہے مگر ان کی یہ توجیہ اس لئے صحیح نہیں کہ منسوخ حدیث ناسخ حدیث سے مقدم ہوتی ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ طلق کی حدیث پہلے کی ہے اور بسرہؓ کی حدیث بعد کی ہے۔ طلق نے حدیث اس وقت بیان کی ہے جب مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی اور ہجرت کا ابتدائی دور تھا۔ بسرہؓ اور ابو ہریرہؓ کی احادیث بہت بعد کی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ نے ساتویں سال غزوہ خیبر میں اسلام قبول کیا تھا۔ ان حالات میں طلقؓ کی حدیث کو ناسخ بنانا اور یہ کہنا کہ بسرہ کی حدیث منسوخ ہے درست نہیں البتہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ بسرہ کی حدیث ناسخ اور طلق کی حدیث منسوخ ہے۔ چنانچہ امام محی السنۃ نے ایسا ہی کہا ہے کہ بسرہ کی حدیث ناسخ اور طلق کی حدیث منسوخ ہے۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح حازمیؒ نے بسند خود طلقؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضوء کرے۔ یہ حدیث بسرہ کی حدیث کی تائید کرتی ہے۔

سوال۔ ترجیح۔ تطبیق۔ تنسیخ تینوں صورتوں میں سے کونسی صورت راجح ہے؟

جواب۔ تطبیق کی صورت راجح ہے۔ دوسری دو صورتوں ترجیح۔ تنسیخ میں ایک حدیث کا ترک لازم آتا ہے۔ تطبیق کی صورت اختیار کرنے سے کسی حدیث کا ترک لازم نہیں آتا۔ اس لئے تطبیق کی صورت راجح اور بہتر ہے۔

سوال۔ تطبیق کی کئی صورتیں بیان ہوتی ہیں۔ بہتر کونسی صورت ہے؟

جواب۔ تطبیق کی ان صورتوں میں سے وہ صورت بہتر ہے جو امام احمدؒ نے بیان کی ہے کہ اگر ارادہ سے شرمگاہ کو چھوا گیا ہے تو اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر سہواً اور غیر شعوری پر شرمگاہ کو ہاتھ لگا ہے تو اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَهٗ قَيْءٌ اَوْ رُعَافٌ اَوْ قَلْسٌ اَوْ مَذْيٌ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ اَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَضَعَّفَهٗ اَحْمَدُ وَ غَيْرُهٗ

۸۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو قے آئے یا نکسیر پھوٹے یا ابکائی آئے یا مذی نکلے تو واپس پھرے وضوء کرے اور اپنی (پڑھی ہوئی) نماز پر بنا رکھے اس حالت میں کہ وہ کلام نہ کرتا ہو۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام احمدؒ اور دوسرے ائمہؒ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

الفاظ کا حل

قَيْءٌ۔ وہ ہے جو منہ کے راستہ معدہ سے خارج ہو۔ رُعَافٌ۔ وہ خون ہے جو ناک کے راستے خارج ہو۔ قَلْسٌ۔ ابکائی یعنی جو منہ بھر کر یا اس سے کم حلق سے خارج ہو۔ مَذْیٌ۔ سفید رنگ کی رطوبت ہے۔ جو عورت کے ساتھ ملاعبت کرتے یا جماع کا تذکرہ کرتے یا ارادہ کرتے وقت نکلتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی حدیث۔ ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

قے۔نکسیر۔اُبکائی۔مذی

سوال۔حدیث عائشہؓ ضعیف ہے۔اس کی وجہ کیا ہے ؟

جواب۔اس حدیث کی سند میں اسمٰعیل بن عیاش راوی ہے۔وہ ضعیف ہے۔وہ مرفوع بیان کرتا ہے لیکن حدیث مرفوع نہیں مرسل ہے۔اہل حجاز سے اس کی روایت ضعیف ہے

سوال۔قے۔نکسیر۔اُبکائی۔مذی سے کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے ؟

جواب۔یہ بات تو ظاہر ہے کہ حدیث عائشہؓ ضعیف ہے جس میں ہے کہ قے۔نکسیر۔اُبکائی۔مذی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔اس لئے اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔

قے

زیدؒ بن علیؒ کا قول ہے کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ منہ بھر کر قے آئے تو وضو ٹوٹتا ہے۔منہ بھر کر نہ آئے تو نہیں ٹوٹتا۔

امام شافعیؒ۔امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ قے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

نکسیر

امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے شرط یہ ہے کہ خون بہتا ہو

امام احمدؒ کا قول ہے کہ نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

امام مالکؒ کا قول ہے کہ بدن کے کسی حصّے سے خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا

امام شافعیؒ کا قول ہے کہ پیشاب اور پاخانہ کی جگہ سے خون نکلے تو وضو ٹوٹتا ہے بدن کے کسی دوسرے حصّے سے خون نکلے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

اُبکائی

قے کے بارے میں ائمہؒ کا جو اختلاف ہے وہی اختلاف اُبکائی کے بارہ میں ہے۔اکثر علماء کہتے ہیں کہ ابکائی سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مذی۔مذی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ۔ ائمہ کے ان اقوال میں سے کس کا قول راجح ہے ؟

جواب ۔ اصل بات یہ ہے کہ قے ۔ نکسیر اُبکائی کے بارہ میں کوئی صحیح حدیث نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ ان امور سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ۔ البتہ وضوء کر لینے میں احتیاط ہے ۔

سوال ۔ نماز میں ایک شخص کا وضوء ٹوٹ جاتا ہے پھر وہ وضوء کرتا ہے کسی سے کلام نہیں کرتا ۔ نماز کو اس جگہ سے شروع کرتا ہے جہاں سے نماز کو چھوڑا تھا ۔ کیا اس طرح سے نماز ادا کرنا صحیح ہے ؟

جواب ۔ امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ ارادہ کے بغیر وضوء ٹوٹ جائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی شرط یہ ہے کہ وہ ایسا فعل (کلام وغیرہ) نہ کرے جس سے نماز فاسد ہوتی ہے ۔

جمہور علماء اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا قول ہے کہ وضوء ٹوٹنے پر پہلی پڑھی ہوئی نماز فاسد ہو جاتی ہے ۔ نئے سرے سے نماز پڑھے ۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز میں ہوا خارج ہو تو وضوء کرے اور نماز لوٹائے ۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ بناء کی یہ صورت صحیح نہیں کہ نماز کو وہاں سے پڑھے جہاں اس کا وضوء ٹوٹا ہے ۔ پہلے جو نماز پڑھی جا چکی ہے وہ فاسد ہے ۔ نماز کو نئے سرے سے شروع کرے

۹ ۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ۔

۹ ۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا کہ بکری کا گوشت کھانے سے وضوء کر لیا کروں ؟ آپؐ نے جواب دیا کہ تیری اگر مرضی ہو (تو کرلے) پھر اس نے کہا کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضوء کروں ؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں ،، اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے ۔

الفاظ کا حل

مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ ۔ بکری کے گوشت سے یعنی بکری کا گوشت کھانے سے ۔ اِنْ شِئْتَ ۔ اگر تو چاہے ۔ یہ لفظ دلالت کرتا ہے کہ بکری کا گوشت ناقض وضو نہیں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی حدیث ۔ نام جابر باپ سمرہ ہیں مشہور صحابی ہیں کوفہ میں قیام کیا۔ ان سے شعبی رحمہ نے روایت کی ہے ۔ ان سے جو احادیث روایت کی جاتی ہیں ان کی تعداد ایک سو چھیالیس بتائی جاتی ہے ۔ سنہ ۷۳ھ میں وفات پائی ۔

اونٹ کا گوشت ناقض وضوء ہے یا نہیں ؟

سوال ۔ کیا اونٹ کا گوشت ناقض وضوء ہے ؟

جواب ۔ حدیث میں ہے کہ اونٹ کا گوشت کھاؤ تو وضوء کرو ۔ اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ اونٹ کا گوشت ناقض وضوء ہے ۔

سوال ۔ اس مسئلہ پر کیا سب ائمہ کا اتفاق ہے ؟

جواب ۔ جی نہیں ۔ صحابہؓ میں سے خلفاء اربعہؓ ۔ ابن مسعودؓ ۔ ابی بن کعبؓ ۔ ابن عباسؓ ۔ ابوالدرداءؓ ابوطلحہؓ عامر بن ربیعہؓ ۔ ابوامامہؓ اونٹ کے گوشت کے ناقض وضوء ہونے کے قائل ہیں ۔

تابعین میں سے جمہور ائمہؒ ۔ امام مالکؒ ۔ امام ابوحنیفہؒ کا قول ۔ ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا ۔ اس لئے کہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اَلْوُضُوْءُ مِمَّا یَخْرُجُ لَا مِمَّا یَدْخُلُ ۔ وضوء اس چیز سے لازم آتا ہے جو انسان کے اندر سے نکلتی ہے اس سے لازم نہیں آتا جو انسان کے اندر داخل ہوتی ہے ۔ صحابہؓ کی ایک جماعت کا قول ہے کہ اونٹ کا گوشت ناقض وضوء ہے ۔ ائمہ میں سے امام احمدؒ ۔ اسحٰق بن راہویہؒ یحییٰ بن یحییٰؒ ۔ ابوبکر بن منذرؒ ۔ ابن خزیمہؒ کا بھی یہی مسلک ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ۔

سوال ۔ ان ہر دو میں سے کونسا مذہب راجح ہے ؟

جواب ۔ ائمہ دین میں سے بعض کا قول ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ۔ بعض کا قول ہے کہ اونٹ کا گوشت ناقضِ وضوء نہیں ۔ ان ہر دو اقوال میں ایک کو صحیح کہنا اور دوسرے کو غیر صحیح قرار دینا ایک مشکل امر ہے ۔ تاہم حدیث کے الفاظ کی روشنی میں وضوء سے انکار کرنا بھی مشکل امر ہے ۔ احتیاط اسی میں ہے کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضوء کر لیا جائے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ۔ وضوء سے مراد شرعی وضوء ہے یا لغوی وضوء مراد ہے ۔ یعنی ہاتھ منہ دھونا ۔

جواب ۔ اس حدیث میں وضوء سے مراد شرعی وضوء ہے لغوی وضوء مراد نہیں ۔ اس لئے کہ وضوء کا حکم شارع نے دیا ہے ۔ نیز حدیث میں یہ بھی ہے کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز نہ پڑھی جائے ۔ نماز کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وضوء سے مراد شرعی وضوء ہے لغوی نہیں ۔

۱۰ ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يَصِحُّ شَيْءٌ فِي هٰذَا الْبَابِ ۔

۱۰ ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میت کو غسل دے وہ نہائے اور جو اس کو اٹھائے وہ وضوء کرے اس حدیث کو احمد ۔ نسائی ۔ ترمذی نے روایت کیا ہے ۔ ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے امام احمدؒ کا قول ہے کہ اس بارہ میں کوئی صحیح شے ثابت نہیں ۔

الفاظ کا حل

مَيِّتٌ ۔ اہل صرف میں سے بعض ائمہ کا قول ہے کہ میت اصل میں مَيْوِتٌ ہے واؤ کو یاء کر کے یاء میں ادغام کر دیا ۔

راوی حدیث ۔ حضرت ابوہریرہؓ ہیں ان کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے ۔

مَیّت کو کندھا دینا ناقض وضوء ہے یا نہیں ؟

سوال ۔ حدیث ضعیف ہے ۔ اس سے یہ دلیل پکڑنا کس طرح صحیح ہے کہ میت کو غسل دینے والا نہائے اور اس کو اٹھانے والا وضوء کرے ؟

جواب ۔ حدیث تو واقعہ ضعیف ہے لیکن اس حدیث کی اور بھی اسنادیں ہیں اس بنا پر یہ حدیث حسن کا درجہ رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے ۔ حسن حدیث کا شمار ان احادیث میں ہے جو مقبول ہیں ۔ اور ان پر عمل جائز ہے ۔

سوال ۔ میت کو غسل دے کر نہانا اور اس کو کندھا دے کر وضوء کرنا کیا یہ ہر دو کام واجب ہیں ؟

جواب ۔ اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ میت کو غسل دے کر نہانا اور کندھا دے کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضوء کرنا واجب ہے۔ حضرت علیؓ حضرت ابوہریرہؓ ہر دو صحابہؓ کا یہی قول ہے۔

امام مالکؒ اور اصحاب امام شافعیؒ کا قول ہے کہ میت کو غسل دے کر نہانا اور میت کو اٹھانے والے کا وضوء کرنا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہؒ اور لیثؒ کا قول ہے کہ نہانا اور وضوء کرنا واجب ہے نہ مستحب۔

سوال۔ اس مسئلہ میں کس کا قول راجح ہے؟

جواب۔ امام مالکؒ وغیرہم ائمہ کا قول اس مسئلہ میں راجح ہے کہ میت کو غسل دے کر نہانا اور کندھا دینے والے کا وضوء کرنا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ حسب ذیل دلائل سے بھی امام مالکؒ کے قول کو تقویت ملتی ہے۔

(ا) بیہقی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہاری میت پاک ہے غسل دیکر ہاتھوں کا دھونا ہی کافی ہے۔

(ب) بروایت ابن عباسؓ تم اپنی میت کو نجس نہ کہو۔ مومن نجس نہیں ہوتا وہ زندہ ہو یا مردہ

(ج) حضرت اسماءؓ نے جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کو غسل دیا تو مہاجرین سے دریافت کیا کہ سردی زیادہ ہے۔ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ غسل کے بعد کیا مجھے بھی غسل کرنا پڑے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

مذکورہ بالا تمام روایات سے پتہ چلتا ہے کہ غسل اور وضوء واجب نہیں مستحب ہیں۔

۱۱۔ وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ فِی الْکِتَابِ الَّذِیْ کَتَبَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّا یَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاہِرٌ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا وَّ وَصَلَہُ النَّسَائِیُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَھُوَ مَعْلُوْلٌ۔

۱۱۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط عمرو بن حزمؓ کو لکھا تھا اس میں ہے کہ قرآن مجید کو سوائے طاہر کے کوئی نہ چھوئے اس حدیث کو امام مالکؒ نے مرسل روایت کیا ہے نسائی اور ابن حبانؒ نے موصول بیان کیا ہے اور وہ معلول ہے۔

الفاظ کا حل۔ مُرْسَلًا۔ تابعی کا حدیث کو مرفوع بیان کرنا یہ ارسال ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی حدیث ۔ عبداللہ بن ابی بکر ہے۔ سبل کے مصنف نے عبداللہ کو حضرت ابوبکر صدیق کا بیٹا شمار کیا ہے اس کی اور حضرت اسماء کی والدہ ایک ہے۔ طائف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ دشمنوں نے تیر مارا اس کی وجہ سے ۱۱ھ میں وفات پائی۔ لیکن شیخ نے ترجمہ میں بیان کیا ہے کہ عبداللہ سے مراد ابن ابوبکر صدیق نہیں بلکہ ان کے والد ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم ہیں۔ بیٹا باپ۔ دادا سب کے سب تابعی ہیں اور یہی راجح ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ اور عروہ بن زبیرؒ ان کے اساتذہ میں شامل ہیں۔ زہریؒ۔ مالک بن انسؒ۔ ثوریؒ۔ ابن عُیینہؒ ایسے ائمہ نے ان سے روایت کی ہے امام احمدؒ نے کہا ہے کہ ان کی بیان کی ہوئی حدیث شفا ہے۔ ۱۳۵ھ میں وفات ہوئی

عمرو بن حزم کی کنیت ابوالضحاک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نجران کے لئے عامل مقرر کیا۔ اس وقت ان کی عمر سترہ برس تھی۔ اہل نجران کو دین سکھاتے اور قرآن مجید پڑھاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خط لکھا۔ اس میں فرائض۔ سنن۔ صدقات اور دیت کے مسائل تھے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کے دور میں وفات پائی۔

طاہر (پاک) سے کیا مراد ہے ؟

سوال ۔ وہ کونسی روایت ہے جس کو معلول کہا جاتا ہے ؟

جواب ۔ جس حدیث میں بظاہر کوئی عیب نہیں۔ لیکن اس میں خفیہ عیب ہے۔ ایسی حدیث معلول ہوتی ہے۔

سوال ۔ حدیث سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید کو طاہر کے سوا کوئی نہ چھوئے۔ طاہر سے کیا مراد ہے ؟

جواب ۔ لفظ طاہر کا استعمال کئی معنوں میں ہوا ہے۔

- ـــــ مومن طاہر ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ یعنی مشرک نجس ہے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ مومن طاہر ہے۔
- ـــــ حدث اکبر یعنی جنابت اور حیض سے جو پاک ہے اس کو بھی طاہر کہا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۔ تم جنبی ہو تو پاک ہو۔
- ـــــ باوضو شخص کو بھی طاہر کہا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُهُمَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طَاهِرَتَیْنِ۔ میں نے پاؤں کو وضوء کر کے داخل کیا ہے

• ـــ جسم کو نجاست نہ لگی ہو تو وہ بھی طاہر ہے اس پر امت کا اجماع ہے۔

بعض علماء کا قول ہے کہ جنبی طاہر نہیں اس لئے اس کو قرآن مجید چھونا منع ہے مگر ایسی کوئی دلیل نہیں جس سے ثابت ہو کہ جنبی نجس ہے بلکہ ترمذی میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے جنابت کی حالت میں جب حضورؐ سے مصافحہ کرنا ناپسند سمجھا اس وقت آپؐ نے فرمایا۔ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ یعنی مومن نجس نہیں ہوتا۔

محمد بن ابراہیم الوزیر کا قول ہے کہ جنبی۔ حائضہ۔ اور بے وضو شخص پر نجس کا اطلاق نہ حقیقتاً صحیح ہے۔ نہ مجازاً۔ البتہ لغت کی رو سے ان کو نجس کہنا صحیح ہے۔ اس لئے حدیث لَا یَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ میں جن لوگوں کو قرآن مجید چھونے سے روکا گیا ہے وہ یہ نہیں ہیں۔

سوال۔ پھر نجس سے کون مراد ہیں۔

جواب۔ نجس سے مراد مشرک ہیں۔ قرآن مجید میں ہے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ یعنی مشرک نجس ہیں۔

سوال۔ یہ کہنا کس حد تک درست ہے کہ مشرک کو قرآن مجید چھونے کی اجازت نہیں ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو جو خط بھیجا تھا اس میں آیت قُلْ یَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ آخر تک لکھی تھی۔ ہرقل نے اس کو ہاتھ میں لے کر پڑھا تھا۔ گویا کہ اس نے قرآن مجید کو چھوا ہے۔؟

جواب۔ اسلامی دعوت یا کوئی اہم مصلحت پیش نظر ہو۔ قرآنی آیات کے لکھے بغیر اس کی تکمیل ناممکن ہو تو ان حالات میں ایک آدھ آیت لکھ کر کفار تک پہنچانا جائز ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ قرآنی آیات کو کفار تک پہنچانا اس صورت میں جائز ہو۔ جب ان کے ساتھ غیر قرآنی عبارت بھی لکھی گئی ہو جیسے تفاسیر۔ خطوط وغیرہ ہیں۔

۱۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی كُلِّ اَحْیَانِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِیُّ۔

۱۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ یہ حدیث مسلم میں ہے بخاری نے اس کو معلق بیان کیا ہے۔

الفاظ کا حل

اَحْیَانٌ۔ اس کا واحد حِینٌ ہے۔ وقت۔ مُعَلَّقٌ۔ مصدر تعلیق۔ معلق وہ حدیث ہے جس کے شروع سند سے ایک راوی یا تمام راوی حذف کیے جاتیں۔

راوی حدیث۔ ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

بے وضو اللہ تعالیٰ کا ذکر

سوال۔ بے وضو اور جنابت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ بے وضو اور جنبی آدمی ذکر کر سکتا ہے۔

سوال۔ ذکر کا لفظ عام ہے جو تلاوت کو بھی شامل ہے۔ کیا بے وضو اور جنابت کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت جائز ہے۔

جواب۔ حدیث میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ اگرچہ ذکر کا لفظ عام ہے جو تلاوت کو بھی شامل ہے۔ مگر جنابت کی حالت میں تلاوت جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ اور جنبی کو قرآن مجید کی تلاوت سے منع کیا ہے۔ بے شمار صحابہؓ۔ تابعینؒ اور جمہور علماء کا یہ مسلک ہے۔ سفیان ثوریؒ۔ ابن مبارکؒ۔ احمدؒ شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ البتہ ایک آیت کا کچھ حصہ یا چند حروف پڑھنے کی اجازت ہے۔ آیت کے کچھ حصہ اور چند حروف پر قرآن مجید کا اطلاق نہیں ہوتا۔ تلاوت کے ماسوا تسبیح تہلیل۔ ذکر اذکار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام بخاریؒ امام بخاریؒ کا مسلک اس بارہ میں مختلف ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ حائضہ اور جنبی کو تلاوت قرآن مجید کی اجازت ہے۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں ہے کہ جب حضرت عائشہؓ حج کے موقعہ پر حائضہ ہو گئیں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ تم حج کے تمام مناسک ادا کرسکتی ہو مگر بیت اللہ کا طواف کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مناسک میں ذکر اور تلاوت بھی شامل ہے۔

سوال۔ ہر دو صورتوں میں سے راجح کونسی صورت ہے؟

جواب۔ علماء دونوں طرف ہیں۔ ہر فریق اپنے دعویٰ کے ثبوت میں دلائل بھی رکھتا ہے۔ اس حالت میں احتیاط کی جانب اختیار کرنا بہتر ہے اور وہ یہ ہے کہ باوضو قرآن مجید کی تلاوت کی جائے۔ جنبی جنابت سے پاک ہو کر غسل کرے پھر تلاوت کرے۔ قرآن مجید کے احترام کا یہی تقاضا ہے۔

سوال۔ نواقض وضوء کے باب میں اس حدیث کو کیوں بیان کیا گیا؟

جواب۔ مصنف نے اس حدیث کو اس باب میں شاید اس لئے بیان کیا ہے کہ کوئی شخص یہ خیال نہ کرے کہ جن امور سے وضوء ٹوٹتا ہے ان کے ہوتے ہوتے ذکر کرنا بھی منع ہے۔

سوال۔ پیشاب۔ پاخانہ اور جماع کے وقت ذکر اذکار کرنا جائز ہے؟

جواب۔ پیشاب کرتے یا پاخانہ اور جماع کے وقت ذکر الٰہی میں مشغول ہونا منع ہے۔

۱۳۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَلَيَّنَهُ۔

۱۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور وضوء نہیں کیا۔ اس حدیث کو دار قطنی نے روایت کیا ہے اور اس کو لین کہا ہے۔

الفاظ کا حل

اِحْتَجَمَ۔ باب افتعال۔ سنگی لگوانا۔ لَيَّنَهُ۔ باب تفعیل۔ جرح کے کلمات میں سے لین بھی ایک کلمہ ہے۔ جس حدیث کے بارہ میں لین کہا جائے وہ چوتھے یا پانچویں درجہ کی حدیث ہوتی ہے۔ استشہاد کے لئے اس سے دلیل پکڑنا جائز ہے۔

راوی حدیث۔ انس بن مالک راوی ہے اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلق خون ناقص وضو نہیں

سوال ۔ دارقطنی نے اس حدیث پرلین کا حکم لگایا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟
جواب ۔ اس حدیث کی سند میں صالح بن مقاتل راوی ہے وہ ضعیف ہے۔
سوال ۔ قُبل اور دُبر کے ماسوا جسم کے کسی حصے سے خون نکلے تو کیا اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے؟
جواب ۔ امام بخاریؒ نے بروایت حسن بیان کیا ہے کہ مسلمان اپنے زخموں کے ہوتے ہوئے نماز پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے ایک پھنسی کو دبایا اس سے خون نکلا مگر وضوء نہیں کیا۔ ابن ابی اوفیٰ نے نماز پڑھتے ہوئے خون تھوکا۔ بدستور نماز پڑھتے رہے۔ حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی خون جاری تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ قُبل اور دُبر کے ماسوا جسم کے کسی حصہ سے خون نکلے تو اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَاِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ اِسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَ زَادَ وَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَبِيْ دَاؤُدَ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ رض دُوْنَ قَوْلِهٖ اِسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ وَفِيْ كِلَا الْاِسْنَادَيْنِ ضُعْفٌ وَلِاَبِيْ دَاؤُدَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا اِنَّمَا الْوُضُوْءُ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا وَفِيْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ اَيْضًا۔

۱۴۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھ دبر کا تسمہ ہے۔ پس جب آنکھ سوتی ہے تو تسمہ کھل جاتا ہے۔ یہ حدیث احمد اور طبرانی میں ہے۔ طبرانی نے اضافہ کرتے ہوئے کہا ہے جو شخص سو جائے وہ وضوء کرے۔ ابوداؤد میں بروایت علیؓ یہ اضافہ ہے مگر اس میں اِسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ قول نہیں ہے۔ ہر دو اسناد میں ضعف ہے۔

ابوداؤد میں بروایت ابن عباسؓ مرفوعاً روایت ہے کہ وضوء اس شخص پر ہے جو لیٹ کر سو جائے۔ اس کی سند بھی ضعیف ہے۔

الفاظ کا حل ۔ وِكَاءٌ ۔ واؤ مکسور تسمہ۔ سَه ۔ سین مفتوح حلقہ دبر۔ اِسْتَطْلَقَ ۔ باب استفعال۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلن

راوی حدیث۔ نام معاویہ باپ ابو سفیان کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔ فتح مکہ کے وقت ایمان لائے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد ایک سو تیس بتائی جاتی ہے۔ حلیم الطبع اور خدا ترس تھے۔ ۶۰ھ میں بعمر ۷۲ سال وفات پائی۔

کیا نیند ناقضِ وضوء ہے؟

سوال۔ کیا نیند سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب۔ اس مسئلہ کی تفصیل حدیث ۱ کے تحت ہو چکی ہے۔

سوال۔ حدیث معاویہؓ اور حدیث علیؓ میں ضعف کی وجہ کیا ہے؟

جواب۔ ہر دو اسناد میں بقیہ راوی ہے جو محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

سوال۔ حدیث ابن عباسؓ کے ضعیف ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جواب۔ حدیث ابن عباسؓ کی سند میں یزید الدالانی راوی ہے جو قتادہ روایت کرتا ہے مگر ان کے دوسرے ہم سبق ایک جماعت نے حدیث کے وہ الفاظ بیان نہیں کئے جو یزید نے قتادہ سے نقل کئے ہیں۔ اس لئے ابو داؤد نے یزید کی اس حدیث کو منکر کہا ہے۔

۱۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْ اَحَدَكُمُ الشَّیْطَانُ فِی الصَّلٰوةِ فَیَنْفُخُ فِیْ مَقْعَدَتِهٖ فَیُخَیَّلُ اَنَّهٗ اَحْدَثَ وَلَمْ یُحْدِثْ فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ فَلَا یَنْصَرِفْ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا اَخْرَجَهُ الْبَزَّارُ وَاَصْلُهٗ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَیْدٍ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نَحْوَهٗ وَلِلْحَاكِمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَرْفُوْعًا اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الشَّیْطَانُ فَقَالَ اِنَّكَ قَدْ اَحْدَثْتَ فَلْیَقُلْ اِنَّكَ كَذَبْتَ وَاَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَّانَ بِلَفْظِ فَلْیَقُلْ فِیْ نَفْسِهٖ۔

۱۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں تم میں سے ایک کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کے چوتڑوں میں پھونک مارتا ہے۔ اس کو خیال آتا ہے کہ وہ بے وضوء ہو گیا ہے حالانکہ وہ بے وضوء نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ایسی حالت پائے تو (نماز سے) نہ لوٹے حتیٰ کہ پادنے کی آواز سنے یا بُو پائے۔ یہ حدیث بزار میں ہے۔ اس کا اصل بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن زید سے مروی ہے۔ مسلم میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔

حاکم میں حضرت ابوسعیدؓ نے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آئے اور کہے کہ تو بے وضو ہو گیا ہے تو جواب دے کہ تو نے جھوٹ بولا ہے۔ ابن حبان میں یہ الفاظ ہیں کہ تو جھوٹا ہے اس کو اپنے دل میں کہے۔

الفاظ کا حل۔

یَنْفُخُ۔ باب نصر۔ نفخ پھونک مارنا۔ یُخَیَّلُ۔ باب تفعیل۔ معروف ہو تو معنی شیطان اس کے دل میں یہ بات ڈالتا ہے۔ مجہول ہو تو معنیٰ خیال ڈالا جاتا ہے۔ اَحْدَثَ۔ باب افعال۔ بے وضوء ہونا

راوی حدیث۔ حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں۔ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

شک سے وضو نہیں ٹوٹتا

سوال۔ کیا شک سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب۔ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا اور نجات کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس قسم کی عبادت کو بگاڑنے اور اس کو بے اثر بنانے کے لئے شیطان مختلف قسم کی حرکات کرتا ہے۔ کبھی نمازی کی مقعد میں پھونک مارتا ہے اس سے وہ بے وضوء ہونے کا خیال کرنے لگ جاتا ہے۔ کبھی وسوسہ پیدا کرتا ہے کہ وضوء ٹوٹ گیا ہے۔ مگر شیطان کے اس قسم کے شکوک سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

سوال۔ شیطانی وساوس کو دور کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ حاکم اور ابن حبان میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطانی وساوس سے محفوظ رہنے کا یہ طریقہ بیان کیا جب تک وضوء ٹوٹنے کا پورا یقین نہ ہو نماز کو جاری رکھنا چاہئے اور یقین کرنا چاہئے کہ وضوء ٹوٹنے کا یہ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے۔ ایسے وساوس سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب آداب قضاء الحاجة

۱۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ وَهُوَ مَعْلُوْلٌ۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلاء۔ یعنی قضاء حاجت کی جگہ یا بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی انگوٹھی اتار لیتے اس حدیث کو ابن حبان۔ حاکم اور چار ائمہ نے بیان کیا ہے۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو معلول کہا ہے

الفاظ کا حل

اَلْحَاجَةُ۔ اس سے مراد پیشاب اور پاخانہ۔ اَلْخَلَاءُ۔ وہ جگہ جو قضاء حاجت کے لئے تیار کی گئی ہے۔ وَضَعَ۔ اتارنا

راوی حدیث۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام کو بیت الخلاء میں لیجانا منع ہے

سوال۔ ابوداؤد نے اس حدیث کو معلول کہا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب۔ اس حدیث کے راوی تو ثقہ ہیں۔ مگر ہمام نے کہا ہے کہ ابن جریج کا استاد زہری ہے حالانکہ ابن جریج نے اس حدیث کو زہری سے سنا ہی نہیں۔ اس وجہ سے حدیث شاذ ہے۔ ابوداؤد نے تو منکر کہا ہے۔ البتہ امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

سوال۔ قضاء حاجت کے وقت انگوٹھی اتارنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب۔ حاکم کی روایت میں صراحت ہے کہ انگوٹھی اتارنے کی وجہ یہ تھی کہ اس میں محمد رسول اللہ کے الفاظ کندہ تھے۔

سوال۔ قضاء حاجت کی جگہ یا مکان میں ایسی شے کا ہمراہ لے جانا کیا منع ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام یا اس کا ذکر ہو۔؟

جواب۔ اس حدیث سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسی شے کا بیت الخلاء میں ہمراہ لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانا منع ہے۔ بعض علماء نے یہاں تک کہا ہے کہ ایسی جگہ قرآن مجید کا ساتھ لے جانا حرام ہے۔ منصور باللہ نے یہ کہا ہے کہ انگوٹھی وغیرہ کو اتارنا نہیں چاہئے۔ ایسا کرنے سے اس شے کے ضائع ہونے کا امکان ہے۔ مگر حدیث میں ان کے اس قول کی تردید پائی جاتی ہے۔

۲۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ أَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ۔

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے یعنی داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعاء پڑھتے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنّیوں سے۔ اس حدیث کو سات ائمہ نے بیان کیا ہے۔

الفاظ کا حل

إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ سے مراد ارادہ دخول ہے۔ خُبُث سے مراد مذکر جن ہیں خَبَائِثُ۔ واحد خبیثة ہے۔ مؤنث جن مراد ہیں۔

راوی حدیث۔ حضرت انس بن مالک ؓ ہیں ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

قضاءِ حاجت کے وقت کی دُعاء

سوال۔ سات سے مراد کونسے ائمہ ہیں؟

جواب۔ احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ ہیں۔

سوال۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ قضاء حاجت اور جماع کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا منع ہے اور اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو مذکورہ بالا دعاء پڑھتے۔ ہر دو احادیث میں تطبیق کی کیا صورت ہے؟

جواب۔ ان ہر دو احادیث میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ بیت الخلاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاء نہیں پڑھتے تھے بلکہ دعا اس وقت پڑھتے جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے۔ جیسا کہ ادب المفرد میں امام بخاری ؒ نے اس حدیث کو صراحت سے بیان کیا ہے۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے۔ اِذَا اَرَادَ اَن یَّدْخُلَ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے اس وقت یہ دعا پڑھتے۔

۳۔ وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ نَحْوِیْ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَعَنَزَةً فَیَسْتَنْجِیْ بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل جاتے تو میں اور میرے جیسا ایک لڑکا پانی کا مشکیزہ اور نیزہ اٹھاتے۔ پس آپ پانی سے استنجاء کرتے۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ہے۔

الفاظ کا حل

نَحْوِیْ۔ میرے جیسا۔ مراد عبداللہ بن مسعودؓ ہے۔ بعض کا قول ہے ابوہریرہؓ مراد ہے۔ بعض نے کہا ہے جابر بن عبداللہ مراد ہے۔ یعنی عمر میں حضرت انسؓ جیسے تھے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ خدمت میں حضرت انسؓ جیسے ہوں۔ اِدَاوَةٌ۔ چمڑے کا چھوٹا برتن جس سے طہارت کی جاتی ہے یعنی مشکیزہ ہندی میں ڈولچی کہتے ہیں۔ عَنَزَةٌ۔ نیزہ

راوی حدیث۔ حضرت انسؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

پانی سے استنجاء کرنا

سوال۔ صرف پانی سے استنجاء کرنا کافی ہے؟

جواب۔ حضرت انسؓ کی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ صرف پانی سے استنجاء کرنا کافی ہے۔ امام مالکؒ کا قول ہے کہ صرف پانی سے استنجاء کرنا کافی نہیں ہے مگر یہ حدیث ان کا رد کرتی ہے۔

سوال۔ قضاء حاجت کے وقت نیزہ لے جانے میں کیا حکمت ہے؟

جواب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں پیشاب کرنا ہوتا نیزہ سے زمین کو نرم کر لیتے تاکہ جسم پر پیشاب کے چھینٹے نہ پڑیں۔ ضرورت پڑتی تو اس سے ڈھیلے بھی اکھاڑ لیتے۔

سوال۔ قضاء حاجت کے وقت دوسروں کو ساتھ لے جانا اور ان سے تعاون حاصل کرنا جائز ہے؟

جواب۔ قضاء حاجت کے وقت دوسروں کو ساتھ لے جانا اور ان سے تعاون حاصل کرنا جائز ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ان جیسے ایک ساتھی کو خدمت کے لئے ساتھ لے جاتے۔ ان کے پاس پانی کی چھاگل اور ایک نیزہ ہوتا ہے۔

سوال۔ استنجاء کے بعد ہاتھوں کو پانی سے دھونا کافی ہے یا مٹی پر مل کر ہاتھوں کو دھونا چاہئے؟

جواب۔ مٹی پر مل کر ہاتھوں کو پانی سے دھونا چاہئے۔ ابوداؤد میں بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور نسائی میں بروایت حضرت جریر بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت سے فارغ ہوتے تو ہاتھوں کو مٹی پر مل کر دھوتے۔

۴۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فَقَضٰى حَاجَتَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۴۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ مشکیزہ لو۔ پھر آپؐ اتنی دور گئے کہ مجھے نظر نہیں آتے تھے۔ پھر آپؐ نے قضاء حاجت کی۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے۔

الفاظ کا حل

تَوَارٰی۔ چھپ گئے۔ قَضٰى حَاجَتَهُ۔ حاجت سے فارغ ہو گئے۔

راوی حدیث۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہے ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

قضاء حاجت کے وقت آنکھوں سے اوجھل ہونا

سوال۔ گھروں میں بیت الخلاء کس جگہ بنایا جائے؟

جواب۔ بیت الخلاء ایسی جگہ ہونا چاہئے جہاں سے قضاء حاجت کی آواز اور پاخانہ کی بدبو اہلِ خانہ کو نہ پہنچے۔

سوال۔ جنگل اور میدان میں قضاء حاجت کے لئے کونسی صورت اختیار کی جائے؟

جواب۔ جنگل اور میدان میں قضائے حاجت کرنا پڑے تو اتنی دور جانا چاہئے کہ دوسرا آدمی اس کو دیکھ نہ سکے۔ یہ صورت ممکن نہ ہو تو درختوں کے جھنڈ میں یا مٹی، ریت کا تودہ بنا کر اس کی اوٹ میں قضاء حاجت کی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال۔ کیا پورے جسم کا پردہ میں ہونا ضروری ہے ؟

جواب۔ اول تو اتنا اونچا تودہ بنایا جائے کہ بیٹھے ہوئے جسم کا کوئی حصہ نظر نہ آسکے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو جسم کے اوپر کا حصہ نظر آتا رہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مُعَاذٍ الْمَوَارِدَ وَلَفْظُهُ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ وَلِأَحْمَدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ نَقْعِ مَاءٍ وَفِيهِمَا ضُعْفٌ وَأَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ النَّهْيَ عَنْ قَضَاءِ الْحَاجَةِ تَحْتَ الْأَشْجَارِ الْمُثْمِرَةِ وَضَفَّةِ النَّهْرِ الْجَارِي مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ۔

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو لعنت کرنے والوں سے بچو ایک وہ شخص جو لوگوں کے راستہ میں یا ان کے سایہ میں پاخانہ کرتا ہے اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے ابوداؤد نے بروایت معاذؓ الموارد لفظ کا اضافہ کیا ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ تین لعنتوں سے بچو۔ گھاٹ پر۔ چلتے راہ میں۔ سایہ کے نیچے پاخانہ کرنا۔

مسند احمد میں بروایت ابن عباسؓ بیان کیا گیا ہے جہاں پانی جمع ہوتا ہے یعنی حوض اور تالاب۔ ابوداؤد اور مسند احمد کی دونوں روایتیں ضعیف ہیں۔

طبرانی نے ابن عمرؓ سے جو حدیث بیان کی ہے وہ بھی ضعیف ہے اس میں پھلدار درخت کے نیچے اور بہتی ہوئی نہر کے کنارہ پر قضاء حاجت سے ممانعت کا ذکر ہے۔

الفاظ کا حل۔

لَاعِنَيْنِ۔ واحد لاعن۔ معنی لعنت کرنے والا مراد وہ شخص ہے جو ممانعت کی جگہ میں پاخانہ کرتا ہے لعنت کی نسبت اس شخص کی طرف اس لئے کی گئی ہے کہ وہ لعنت کا سبب ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ لاعن ملعون کے معنی میں ہے۔ اَلْبَرَاز۔ وسیع میدان۔ مراد پاخانہ ہے۔ مَوَارِدُ۔ واحد مورد ہے۔ جہاں سے پانی لیا جاتا ہے چشمہ ہو یا نہر۔ قَارِعَةُ الطَّرِيقِ۔ چلتا ہوا راستہ۔ نَقْعٌ نون مفتوح قاف مکسور۔ پانی کے جمع ہونے کی جگہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی حدیث ۔ ابوداؤد کی حدیث کا راوی معاذ. باپ جبل کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ اٹھارہ برس کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یمن میں قاضی بنا کر بھیجے گئے۔ قرآن مجید جمع کرنے والوں میں ان کا بھی شمار ہے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد ایک سو ستادن بتائی جاتی ہے۔ ۱۸ھ کو تینتیس برس کی عمر میں دفات پائی۔

ان جگہوں کا بیان جہاں قضاء حاجت منع ہے

سوال ۔ راستہ یا سایہ میں جو شخص پاخانہ کرتا ہے اس پر لعنت ہے اس کو لاعن کیوں کہا گیا ہے؟

جواب ۔ چونکہ لعنت کا باعث وہ شخص ہے جو ان جگہوں میں پاخانہ کرتا ہے جہاں پاخانہ کرنے سے روکا گیا ہے اس لئے حدیث میں لعنت کی نسبت اس کی طرف کی گئی ہے گویا کہ وہ خود لعنت کرنے والا ہے یا لاعن کا معنی ملعون ہے

سوال ۔ وہ کونسی جگہ ہے جہاں قضاء حاجت کے لئے بیٹھنا منع ہے؟

جواب ۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ مسند احمد۔ طبرانی میں چھ جگہوں میں پاخانہ کرنے کی ممانعت بیان ہوئی ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔ راستہ۔ سایہ۔ گھاٹ۔ حوض و تالاب۔ پھلدار درخت۔ بہتی ہوئی نہر کا کنارہ

سوال ۔ بے آباد راستہ۔ متروک سایہ ایسی جگہوں میں کیا قضاء حاجت منع ہے؟

جواب ۔ ایسی جگہوں میں قضاء حاجت کے لئے بیٹھنا جائز ہے۔ ایک مرتبہ نخلستان میں سایہ کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء حاجت کی تھی۔

سوال ۔ مذکورہ بالا چھ جگہوں کے سوا باقی ہر جگہ قضاء حاجت جائز ہے؟

جواب ۔ ان چھ جگہوں کے سوا اور بھی جگہ ہے جہاں قضاء حاجت جائز نہیں ہے۔ مراسیل ابوداؤد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے دروازے کے سامنے متصل پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح سوراخ میں پیشاب کرنے سے روکا ہے۔ مختصر یہ کہ ہر اس جگہ پر قضاء حاجت کی ممانعت ہے جو لوگوں کے استعمال میں آتی ہے۔ وہاں پاخانہ پیشاب کرنا لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث ہے۔

۶ ۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَغَوَّطَ الرَّجُلَانِ فَلْیَتَوَارَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا عَنْ صَاحِبِہٖ وَلَا یَتَحَدَّثَا فَاِنَّ اللّٰہَ یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِکَ رَوَاہُ وَصَحَّحَہٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابْنُ السَّكَنِ وَابْنُ الْقَطَّانِ وَهُوَ مَعْلُوْلٌ۔

۶۔ بروایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی قضاء حاجت کے لئے نکلیں تو دونوں میں سے ہر ایک دوسرے سے پردہ کرے اور آپس میں کلام نہ کریں اللہ تعالیٰ ایسی حرکت پر ناراض ہوتا ہے۔ اس حدیث کو احمد نے روایت کیا ہے۔ ابن السکن اور ابن قطان نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور وہ معلول ہے۔

الفاظ کا حل

فَلْيَتَوَارَ۔ باب تفاعل بحث امر غائب معروف۔ معنی چھپنا۔ يَمْقُتُ۔ ناراض ہونا۔

راوی حدیث۔ حضرت جابر ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

بے پردہ ہونا اور کلام کرنا

سوال۔ حدیث کے معلول ہونے کی وجہ کیا ہے۔؟

جواب۔ ایک وجہ وہ ہے جو ابوداؤد نے بیان کی ہے کہ عکرمہ بن عمار نے ہی اس کو مسند بیان کیا ہے۔ لیکن دوسری طرف یہ حال ہے کہ امام مسلم نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ یحییٰ بن کثیر سے بیان کردہ اس کی حدیث کو بعض محدثین نے ضعیف کہا ہے لیکن مسلم نے اس کو اپنی صحیح میں بیان کیا ہے۔

سوال۔ قضاء حاجت کے وقت ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہونا اور آپس میں کلام کرنا اس سے کیوں منع کیا گیا ہے؟

جواب۔ ایک وجہ تو اس کی یہ ہے کہ اس قسم کی حرکات جانور کرتے ہیں۔ انسان ہو کر جو ایسا کام کرتا ہے وہ جانوروں سے بھی بدتر ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جو شخص دوسروں کے سامنے برہنہ ہو کر پاخانہ و پیشاب کرتا اور اسی حال میں کلام کرتا ہے تو اس کی یہ حرکت شرم و حیاء کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر سخت ناراض ہوتے ہیں۔ جو حیوانوں کی سی حرکت کرتا ہے اور وہ کام کرتا ہے جو شرم و حیاء کے سراسر خلاف ہے

سوال۔ پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا جائز ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب۔ سلام کا جواب دینا ناجائز ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے۔ ایک شخص نے سلام کہا۔ آپؐ نے اس کو جواب نہیں دیا فارغ ہو کر فرمایا کہ پیشاب کے وقت کلام کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمَسَّنَّ اَحَدُکُمْ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَھُوَ یَبُوْلُ وَلَا یَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَ اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

۷۔ بروایت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتے وقت دائیں ہاتھ سے عضو تناسل کو نہ چھوئے اور پاخانہ کرنے کے بعد دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور برتن میں سانس نہ لے۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے۔ حدیث کے الفاظ مسلم میں ہیں۔

الفاظ کا حل

یَتَمَسَّحُ۔ باب تفعل، ہاتھ وغیرہ کو کسی شے پر گزارنا۔ مراد استنجا ہے۔ یَتَنَفَّسُ۔ پیتے وقت برتن میں سانس لینا۔

راوی حدیث۔ ابو قتادہ ہے۔ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونا اور استنجا کرنا

سوال۔ دائیں ہاتھ سے عضو تناسل کو چھونا اور اس ہاتھ سے استنجاء کرنا کیوں ناجائز ہے؟

جواب۔ عضو تناسل کو چھونا اور استنجاء کرنا ایسے کام ہیں جن کا تعلق نظافت و نفاست سے نہیں ہے۔ اس لئے دائیں ہاتھ سے عضو تناسل کو چھونا اور دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا اس سے منع کیا گیا ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل باب الوضوء حدیث ۱۵ میں ہو چکی ہے ہاں اگر بایاں ہاتھ نہیں یا کسی عذر کی وجہ سے بائیں ہاتھ سے استنجاء نہیں ہو سکتا تو دائیں ہاتھ کو ان کاموں کے لئے استعمال میں لانا جائز ہے۔

سوال۔ پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینا کیوں منع ہے؟

جواب۔ سانس ناک سے لیا جاتا ہے۔ کبھی منہ سے بھی لیا جاتا ہے۔ سانس لیتے وقت جو بخارات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناک یا منہ سے نکلتے ہیں ان میں اندرونی آلائش ملی ہوئی ہوتی ہے جب برتن میں سانس لیا جاتا ہے تو اس آلائش سے پانی متاثر ہوتا ہے جس سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ یہ وجہ ہے جس کی بناء پر برتن میں سانس لینے سے منع کیا گیا ہے۔

سوال ۔ حدیث میں ہے کہ حضور پانی پیتے تھے تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ برتن میں سانس لینا جائز ہے کیا اس حدیث کا یہی مطلب ہے؟

جواب ۔ جس حدیث میں ہے کہ پانی پیتے وقت حضورؐ تین سانس لیتے تھے اس کا یہ مطلب ہے کہ برتن کو منہ سے جدا کر کے سانس لیتے تھے۔ یہ معنی نہیں کہ برتن میں سانس لیتے تھے۔

۸۔ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ عَظْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلسَّبْعَةِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَيُّوْبَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔

۸۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو روکا ہے کہ پیشاب یا پاخانہ کے وقت منہ قبلہ کی طرف کریں یا دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں یا تین سے کم ڈھیلے استعمال کریں یا گوبر اور ہڈی سے استنجاء کریں۔ اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے سات ائمہ نے بروایت ابو ایوبؓ بیان کیا ہے کہ پاخانہ اور پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ بیٹھ۔ لیکن مشرق کی طرف منہ کرو یا مغرب کی طرف

الفاظ کا حل ۔

نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ ۔ پیشاب اور پاخانہ کے وقت سمیت شرمگاہ کے منہ قبلہ کی طرف کرنا۔ نَسْتَنْجِيَ مصدر استنجاء معنی پیشاب اور پاخانہ کی آلائش کو پانی یا مٹی سے دور کرنا۔ رَجِیْعٌ ۔ گوبر۔ لید۔ اَوْ ۔ شک کے لئے نہیں بلکہ دو میں سے ایک شے کے لئے ہے۔

راوی حدیث ۔ سلمان فارسی ہیں۔ بچپن میں دین حق کی تلاش میں گھر سے نکلے۔ عیسائی مذہب قبول کیا۔ پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ آپؐ نے ان کے حق میں برکت کی دعا کی اور فرماتے تھے کہ سلمان اہل بیت میں سے ہے۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو سو پچاس بتائی جاتی ہے ۔انہوں نے لمبی عمر پائی ہے ۔ دو سو پچاس برس یا بعض کے قول کے مطابق ساڑھے تین سو برس کی عمر پائی ہے ۔ ۳۶ھ میں وفات پائی ۔ زہد کا یہ عالم تھا کہ مدائن کے حاکم ہونے کے باوجود خود محنت کرتے ۔جو کماتے وہ کھاتے اور جو عطیہ ملتا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کر دیتے ۔

منہ کا رُخ

سوال ۔ قضاء حاجت کے وقت منہ کس طرف کیا جائے ؟

جواب ۔ سلمانؓ اور ابو ایوبؓ کی مذکورہ بالا حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنا ناجائز ہے ۔ہاں مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنا چاہیئے ۔

سوال ۔جب قبلہ مغرب کی طرف ہے تو مشرق اور مغرب کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا کیسے جائز ہے ؟

جواب ۔ مشرق یا مغرب کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے کا حکم اہل مدینہ کے لئے ہے یا ان لوگوں کیلئے ہے جن کا قبلہ مغرب یا مشرق کی بجائے شمال یا جنوب کی طرف ہے ۔

سوال ۔کیا قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرنے کا حکم ہر جگہ ہے ؟

جواب ۔ نیل الاوطار میں ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کے آٹھ قول ہیں ۔

۱۔ جنگل ہو یا گھر اس میں قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے ۔حضرت ابو ایوب انصاریؓ تابعین میں سے مجاہد ۔ ابراہیم نخعیؒ ۔ ثوریؒ ۔ ابو ثور کا یہی مذہب ہے ۔

۲۔ جنگل ہو یا گھر ہر جگہ قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا جائز ہے ۔عروہ بن زبیرؒ اور داؤد ظاہریؒ کا یہی قول ہے ۔

۳۔ جنگل میں منع ہے اور گھر میں جائز ہے ۔ حضرت عباسؓ ۔عبداللہ بن عمرؓ ۔ امام مالکؒ ۔امام شافعیؒ شعبیؒ ۔اسحٰق بن راہویہؒ ۔ ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبلؒ کا یہ قول ہے ۔

۴۔ جنگل ہو یا گھر ہو قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا منع ہے پیٹھ کرنا منع نہیں ہے ۔ امام ابو حنیفہؒ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل کا یہ قول ہے ۔

۵۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے کے متعلق حدیث میں جو ممانعت آئی ہے وہ تحریم کے لئے نہیں بلکہ نہی تنزیہی ہے یعنی قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کا یہ قول ہے۔

۶۔ قضاء حاجت کے وقت گھر میں قبلہ کی طرف صرف پیٹھ کرنا جائز ہے۔ یہ قول امام ابویوسفؒ کا ہے۔

۷۔ بیت اللہ کی طرح بیت المقدس کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے۔ یہ قول ابراہیمؒ اور ابن سیرینؒ کا بیان کیا جاتا ہے۔

۸۔ اہل مدینہ اور جو لوگ مدینہ کی سمت میں آباد ہیں صرف ان کے لئے قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے۔ اور جن کا قبلہ مشرق یا مغرب کی طرف ہے ان کے لئے جائز ہے۔

سوال۔ ان اقوال میں سے کونسا قول راجح ہے؟

جواب۔ ان میں سے تیسرا قول راجح ہے کہ قضاء حاجت کے وقت گھروں کے بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا جائز ہے۔ جنگل میں جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہؓ کے مکان کی چھت پر قضاء حاجت کے لئے بیٹھے ہیں۔ آپؐ کی پیٹھ قبلہ کی طرف ہے اور منہ شام کی طرف۔

ڈھیلے

سوال۔ پانی کے استعمال سے جیسے طہارت حاصل ہوتی ہے کیا ویسے ہی ڈھیلوں کے استعمال سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے یا ڈھیلوں کے بعد پانی استعمال کرنے کی ضرورت ہے؟

جواب۔ حدیث سے ظاہر ہے کہ ڈھیلوں کے استعمال سے ویسے ہی طہارت حاصل ہوتی ہے جیسے پانی سے حاصل ہوتی ہے۔ سفیان ثوریؒ۔ ابن مبارکؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ۔ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

سوال۔ کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنے ڈھیلے استعمال کئے جائیں؟

جواب۔ سلمانؓ کی حدیث سے یہ بات بھی واضح ہے کہ کم سے کم تین ڈھیلے ہوں ان سے کم کے ساتھ استنجاء جائز نہیں۔ ضرورت ہو تو زیادہ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال۔ ڈھیلے طاق لئے جائیں یا جفت؟

جواب۔ حدیث میں تین کا لفظ ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ڈھیلے طاق استعمال کئے جائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال - ابوداؤد میں بروایت ابوہریرہؓ حدیث ہے مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ جس شخص نے طاق ڈھیلے استعمال کئے اس نے اچھا کیا جس نے طاق ڈھیلے استعمال نہ کئے تو کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ طاق ڈھیلے استعمال نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں کیا یہ صحیح بات ہے؟

جواب - یہ حدیث سلمانؓ کی حدیث کے خلاف ہے۔ سلمانؓ کی حدیث اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اس لیے سلمانؓ کی حدیث پر عمل ہوگا۔ یعنی ڈھیلے طاق ہوں اور تین سے کم نہ ہوں

سوال - بخاری میں ہے کہ جب حضرت ابن مسعودؓ نے دو ڈھیلے اور گدھے کی لید حضورؐ کی خدمت میں پیش کی اور کہا کہ تیسرا ڈھیلا مجھے ملا نہیں اس کی بجائے یہ لید ہے۔ حضورؐ نے ڈھیلے تو پکڑ لیے اور لید پھینک دی۔ فرمایا کہ یہ ناپاک ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تین سے کم ڈھیلوں سے استنجاء کرنا جائز ہے اور ان کا طاق ہونا ضروری نہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب - تین سے کم ڈھیلوں کے ساتھ استنجاء کرنا صحیح نہیں۔ مسند احمد میں ہے کہ حضورؐ نے لید پھینک کر تیسرا ڈھیلا بھی طلب کیا تھا۔

سوال - ڈھیلوں سے استنجاء کرنا افضل ہے یا پانی سے؟

جواب - اللہ تعالیٰ نے اہل قباء کی محض اس لئے تعریف کی ہے کہ وہ پانی سے استنجاء کرتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ڈھیلوں کی نسبت پانی سے استنجاء کرنا افضل ہے۔

سوال - تین ڈھیلے میسر نہ ہوں تو استنجاء کی کیا صورت ہے؟

جواب - تین ڈھیلے استعمال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ پاخانہ اور پیشاب کی آلائش کو تین مرتبہ پونچھا جائے۔ اگر ایک ڈھیلے کی تین اطراف ہیں تو اس قسم کا ایک ڈھیلا بھی کافی ہو سکتا ہے اور اس کے ہر طرف سے استنجاء کر لیا جائے۔

سوال - پاخانہ اور پیشاب ہر دو جگہ کیلئے تین ڈھیلے کافی ہیں یا ہر ایک کیلئے تین الگ الگ ڈھیلے لئے جائیں؟

جواب - دارقطنی میں بروایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا قضاء حاجت کے وقت تین ڈھیلے لئے جائیں۔ فانها تجزئ عنه۔ یہی تین ڈھیلے کافی ہیں۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ پیشاب اور پاخانہ ہر دو جگہ تین ڈھیلے استعمال کر لینے کافی ہیں۔ نیل الاوطار میں ہے کہ جب ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو کا استنجاء کرنا ہے تو افضل یہ ہے کہ چھ ڈھیلے لئے جائیں۔ تین آگے کے لئے اور تین پیچھے کیلئے اگر ایک ڈھیلا ایسا ہے کہ اس کی چھ اطراف ہیں تو ایک ڈھیلا بھی کافی ہو سکتا ہے۔

کاغذ یا کپڑا

سوال۔ کیا کاغذ یا کپڑا سے استنجاء کرنا جائز ہے؟

جواب۔ اہل ظاہر کہتے ہیں کہ جامد اشیاء میں سے صرف ڈھیلوں کے ساتھ استنجاء کرنا جائز ہے کسی دوسری شے سے استنجاء جائز نہیں۔

جمہور علماء کا قول ہے کہ کاغذ، کپڑا یا لکڑی سے بھی استنجاء کرنا جائز ہے۔ کاغذ اور کپڑا ایسا ہو کہ اس کے ایک طرف لگی ہوئی غلاظت کا اثر اس کی دوسری طرف ظاہر نہ ہو۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ ان تمام اشیاء کی نسبت ڈھیلے سے استنجاء کرنا افضل ہے۔

گوبر اور ہڈی

سوال۔ کیا گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرنا جائز ہے؟

جواب۔ دارقطنی میں حدیث ہے بروایت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ یہ دونوں کسی شے کو پاک نہیں کرتے۔

حضرت ابوہریرہؓ نے گوبر اور ہڈی سے استنجاء نہ کرنے کی وجہ دریافت کی تو آپؐ نے فرمایا کہ ہڈی اور لید جنوں کی خوراک ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ہڈی جنوں اور گوبر ان کے جانوروں کی خوراک ہے۔

علمی اوراق اور قابل احترام اشیاء

اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کھانے کی چیز یا قابلِ احترام کوئی شے ہے اس سے بھی استنجاء کرنا جائز نہیں جیسے جانوروں کے اجزاء یا علمی اوراق وغیرہ

۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتَی الْغَائِطَ فَلْیَسْتَتِرْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤد۔

۹۔ بروایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قضاء حاجت کے لئے جائے وہ پردہ کرے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے بیان کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی حدیث ۔ حضرت عائشہؓ ہیں ان کا ترجمہ پہلے بیان ہوچکا ہے۔

قضاء حاجت کے وقت پردہ کا حکم

اس حدیث کی وضاحت صفحہ ۱۵۰ حدیث ع ۶ کے تحت گزر چکی ہے۔

۱۰۔ وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ غُفْرَانَكَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ اَبُوْحَاتِمٍ وَالْحَاکِمُ۔

۱۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت سے فارغ ہو کر نکلتے تو کہتے "غُفْرَانَكَ"، یا اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔ اس حدیث کو پانچ ائمہ نے بیان کیا ہے ابوحاتم اور حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔

الفاظ کا حل

غُفْرَانَكَ ۔ مصدر مضاف منصوب ہے۔ اس کا عامل فعل اَسْأَلُ محذوف ہے۔

راوی حدیث ۔ حضرت عائشہؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہوچکا ہے

فراغت کے وقت دُعاء

سوال ۔ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر حضور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے تھے اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب ۔ قضاء حاجت کے لیے جتنا وقت صرف ہوا ہے اس وقت میں زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوسکا۔ یہ عبادت میں کمی کی صورت ہے یا گناہ کی ایک شکل۔ اس کا اعتراف کرتے ہوئے حضورؐ نے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کی ہے

دوسری وجہ یہ ہے کہ کھانا ہضم ہو کر فضلہ کا خارج ہونا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا انعام ہے اس نعمت کا شکریہ ادا کرنا انسان کا فرض ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔ اس سے عہدہ برا ہونے کی ایک ہی صورت ہے کہ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کی جائے۔

سوال ۔ غفرانك کے علاوہ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر حضورؐ نے کوئی اور دعاء بھی پڑھی ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۔ ابن ماجہ میں حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضور جب قضاء حاجت سے فارغ ہو کر بیت الخلاء کی جگہ سے باہر نکل آتے تو یہ دعا پڑھتے ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھ سے اذیت کو دور کر دیا اور مجھ کو عافیت دی

۱۱۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَیْنِ وَلَمْ اَجِدْ ثَالِثًا فَاَتَیْتُهٗ بِرَوْثَةٍ فَاَخَذَهُمَا وَاَلْقَی الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِکْسٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ اِیْتِنِیْ بِغَیْرِهَا ۔

۱۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے آئے تو مجھ کو حکم دیا کہ میں آپ کے لئے تین ڈھیلے لاؤں ۔ دو ڈھیلے ملے تیسرا نہ ملا دا اس کی بجائے میں لید لے آیا ۔ دو ڈھیلے تو آپؐ نے لے لئے اور لید کو پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ نجس ہے ۔اس حدیث کو بخاری نے بیان کیا ہے احمد اور دارقطنی نے اضافہ کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا لید کے سوا (دوسری چیز) مجھ کو دو

الفاظ کا حل

رِکْسٌ ۔ معنی نجس

راوی حدیث ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے ۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد آٹھ سو اڑتالیس بتائی جاتی ہے ۔ ۳۲ھ مدینہ میں وفات پائی اس وقت آپ کی عمر ساٹھ برس سے زیادہ تھی ۔

ڈھیلے اور بائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا

سوال ۔ ابن مسعود رضؓ کی اس حدیث میں کونسا مسئلہ بیان ہوا ہے ؟

جواب ۔ اس حدیث میں تین مسئلے بیان ہوئے

۱۔ کم سے کم تین ڈھیلوں سے استنجاء کرنا چاہیے ۔ یا تین مرتبہ پاخانہ کی جگہ کو پونچھنا چاہیے

۲۔ تین کے عدد سے ظاہر ہے کہ ڈھیلے طاق استعمال کئے جائیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ لید نجس ہے اس سے استنجاء کرنا جائز نہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے جس لید کو پھینکا تھا وہ گدھے کی لید تھی۔

سوال۔ یہ جو مسئلہ بیان ہوا ہے کیا اس پر سب علماء کا اتفاق ہے؟

جواب۔ اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے

امام احمدؒ اور امام شافعیؒ کا قول ہے کہ ڈھیلے تین سے کم نہ ہوں۔ اور ان سے صفائی اور طہارت بھی حاصل ہو۔ ہاں اگر ڈھیلا ایک ہے تو اس کی تین طرفیں ہوں تاکہ تین مرتبہ پونچھا جائے۔ ان کے نزدیک ڈھیلوں کا طاق ہونا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام مالک کا قول ہے کہ عدد شرط نہیں طہارت شرط ہے۔ یعنی اتنے ڈھیلے استعمال کرنے جائز ہیں جن سے طہارت حاصل ہو سکے۔ ڈھیلے تین ہوں ڈھیلوں کی یہ تعداد ضروری نہیں اور نہ ان کا طاق ہونا شرط ہے بلکہ طاق ہوں تو مستحب ہے۔

۱۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ نَّسْتَنْجِیَ بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثٍ وَقَالَ اِنَّهُمَا لَا یُطَهِّرَانِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَصَحَّحَهُ۔ نستنجیٰ

۱۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید کے ساتھ استنجاء کرنے سے ہمیں منع کیا ہے اور فرمایا کہ یہ پاک نہیں کرتے۔ اس حدیث کو دارقطنی نے بیان کیا ہے اور اس کو صحیح کہا ہے۔

راوی حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

ہڈی اور لید

سوال۔ ہڈی اور لید سے استنجاء کرنا کیوں منع ہے؟

جواب۔ ہڈی نجس تو نہیں مگر اس سے طہارت حاصل نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہڈی جنوں کی خوراک ہے۔ اس کے ساتھ استنجاء کرنے سے روکا گیا ہے۔

لید | جن جانوروں کا گوشت کھایا نہیں جاتا ان کی لید نجس ہے۔ جو شے خود نجس ہو یا نجس نہیں مگر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نجاست لگی ہوئی ہو ان سے استنجا کرنا جائز نہیں۔ امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب کا یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ ہڈی اور لید سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔ اگر کر لیا جائے تو کافی ہو سکتا ہے

سوال ۔ جن چوپاؤں کا گوشت حلال ہے کیا ان کے گوبر سے استنجا کرنا جائز ہے؟

جواب ۔ ایک حدیث میں ہے کہ گوبر جنوں کے جانوروں کی خوراک ہے اس لئے گوبر سے استنجا نہ کرنا چاہیئے۔

۱۴۳۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَلِلْحَاکِمِ اَکْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ وَهُوَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ۔

۱۴۳۔ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم پیشاب سے پس عام قبر کا عذاب اسی سے ہے۔ اس حدیث کو دارقطنی نے بیان کیا ہے۔ حاکم میں عامہ لفظ کی بجائے اکثر کا لفظ ہے۔ یعنی اکثر قبر کا عذاب اسی کی وجہ سے ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے

راوی حدیث ۔ حضرت ابو ہریرہؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

عذابِ قبر کا موجب

سوال ۔ حدیث میں ہے کہ قبر کا اکثر عذاب پیشاب کی وجہ سے ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب ۔ انسان کا پیشاب پلید ہے اس کی چھینٹوں سے جسم اور لباس پلید ہو جاتا ہے۔ اس سے عبادت ضائع ہو جاتی ہے۔ ایسے شخص کو قبر میں عذاب محض اس لئے ہوتا ہے کہ اس نے پیشاب کے چھینٹوں سے اپنے آپ کو بچانے میں لاپرواہی اور تساہل سے کام لیا ہے۔ جبکہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ پیشاب کرتے وقت اپنے آپ کو پوری طرح بچاؤ۔

ایک مرتبہ حضورؐ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا۔ دیکھا کہ دونوں قبروں میں عذاب ہو رہا ہے آپؐ نے فرمایا کہ ان کو کسی ایسے جرم میں عذاب نہیں ہو رہا ہے کہ اس سے بچنے میں کسی مشقت کا سامنا تھا بلکہ ایک کو اس لئے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ پیشاب کی چھینٹوں سے اجتناب نہیں کرتا تھا۔ دوسرے کو عذاب اس لئے ہو رہا ہے کہ وہ اپنے بھائی کی غیبت کیا کرتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ وعن سراقة بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال علمنا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی الخلاء ان نقعد علی الیسریٰ وننصب الیمنیٰ رواہ البیهقی بسند ضعیف۔

۱۴۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضاء حاجت کے بارہ میں ہمیں تعلیم دی ہے کہ بائیں پاؤں پر بیٹھیں اور دائیں کو کھڑا کریں۔ اس روایت کو بیہقی نے ضعیف سند سے بیان کیا ہے۔

الفاظ کا حل

نَقْعُدُ۔ باب نصر بیٹھنا۔ اَلْیُسْرٰی۔ بایاں۔ مراد بایاں پاؤں۔ اَلْیُمْنٰی۔ دایاں۔ مراد دایاں پاؤں

راوی حدیث۔ سراقہ بن مالک ہیں۔ ابوسفیان کنیت ہے۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔ جن احادیث کو انہوں نے روایت کیا ہے ان کی تعداد انیس بتائی جاتی ہے۔ حضرت جابرؓ اور حضرت ابن عمرؓ نے ان سے روایت کی ہے۔ جب حضورؐ نے ہجرت کی۔ قریش سے انعام پانے کے لئے سراقہ آپؐ کی تلاش میں آپؐ کے پیچھے ہو لئے۔ جب قریب پہنچے تو جس گھوڑے پر سوار تھے اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے اور آپؐ تک نہ پہنچ سکے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ۲۴ھ میں وفات پائی۔

قضاء حاجت کا طریقہ

سوال۔ قضاء حاجت کے وقت بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں کو کھڑا کرنا۔ اس کا کیا فائدہ ہے؟

جواب۔ اس طرح بیٹھنے سے پاخانہ کے جلد خارج ہونے میں مدد ملتی ہے۔ اس لئے کہ معدہ بائیں جانب ہے اور مثانہ کا جھکاؤ بھی بائیں طرف ہے۔

۱۵۔ وَعَنْ عِیْسَی بْنِ یَزْدَادَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلْیَنْثُرْ ذَکَرَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ۔

۱۵۔ عیسیٰ بن یزداد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو وہ اپنی شرمگاہ کو تین بار سونتے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

الفاظ کا حل۔ فَلْیَنْثُرْ۔ مصدر نثر جھاڑنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی حدیث ۔ نام یزداد یا برداد ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ابو حاتمؒ نے کہا ہے کہ یہ صحابی نہیں۔ ان کی حدیث مرسل ہے۔ ابن حبانؒ نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ ان کا شمار مخضرمین میں ہوتا ہے۔ مخضرم وہ ہوتا ہے جس نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے پائے ہوں۔ مگر یہ ثابت نہیں ہوا کہ اس کی حضورؐ سے ملاقات ہوئی ہے۔ انہوں نے جو حدیث بیان کی ہے۔ اس کی وہ حدیث شاہد ہے جس میں ہے کہ پیشاب سے نہ بچنے کی بنا پر صاحب قبر کو عذاب ہو رہا تھا۔

شرمگاہ کو تین مرتبہ سونتنا

سوال ۔ پیشاب کرنے کے بعد ذکر کو سونتنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب ۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پیشاب کا قطرہ نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ نماز فاسد ہو جاتی ہے جسم یا کپڑے کے جس حصہ پر پیشاب کا قطرہ گرتا ہے وہ پلید ہو جاتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیشاب کے بعد ذکر کو تین بار سونتنا چاہیے تاکہ نالی میں قطرہ باقی نہ رہے بعض علماء نے تو پیشاب کے بعد نالی سونتنے کو واجب قرار دیا ہے۔

۱۶ ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَأَلَ اَھْلَ قُبَاءٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُثْنِیْ عَلَیْکُمْ فَقَالُوْا اِنَّا نُتْبِعُ الْحِجَارَۃَ الْمَاءَ رَوَاہُ الْبَزَّارُ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ وَاَصْلُہٗ فِیْ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ وَصَحَّحَہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِدُوْنِ ذِکْرِ الْحِجَارَۃِ۔

۱۶ ۔ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے اہل قبا سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تعریف کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ڈھیلوں کے بعد پانی استعمال کرتے ہیں۔ بزار نے اس حدیث کو سند ضعیف سے روایت کیا ہے۔ اس کی اصل ابوداؤد اور ترمذی میں ہے۔ ابن خزیمہؒ نے ابوہریرہؓ کی حدیث کو صحیح کہا ہے جس میں ڈھیلوں کا ذکر نہیں

الفاظ کا حل

نُتْبِعُ ۔ باب افعال۔ مصدر اتباع پیچھے لگانا۔ یُثْنِیْ ۔ باب افعال۔ مصدر اثنار۔ مدح کرنا

راوی حدیث ۔ حضرت ابن عباسؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھیلوں کے بعد پانی کا استعمال

سوال ۔ مسجد قبا۔ کونسی مسجد ہے ؟

جواب ۔ مدینہ منورہ کے جنوب کی طرف تین میل کے فاصلہ پر ایک بستی ہے اس بستی کی طرف منسوب ہونے کی بنا پر اس کا نام مسجد قبا۔ ہے ۔ اس کے لئے قبلہ کی سمت حضرت جبرئیل نے خود مقرر کی تھی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد قبا۔ میں نماز پڑھنے سے عمرہ کا ثواب ملتا ہے ۔ اس مسجد کی زیارت کے لئے آپؐ پیدل جاتے اور سوار ہو کر بھی جاتے تھے ۔

سوال ۔ اللہ تعالیٰ نے اہل قبا۔ کی تعریف کی ہے ۔ اس کی وجہ کیا ہے ؟

جواب ۔ ابن عباسؓ کی اس حدیث میں یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ اہل قبا۔ ڈھیلوں سے استنجا۔ کرنے کے بعد پانی استعمال کرتے تھے ۔ ان کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو پسند آیا ہے ۔ ان کی تعریف میں فرمایا ہے فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا کہ اس مسجد میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی اور طہارت کو بے حد محبوب رکھتے ہیں ۔

سوال ۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں جو وجہ بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اہل قبا۔ ڈھیلوں کی بجائے پانی استعمال کرتے ہیں ۔ ہر دو میں سے کونسی وجہ صحیح ہے ؟

جواب ۔ صحیح وہی وجہ ہے جس کو ابوداؤد اور ترمذی نے بروایت ابوہریرہؓ بیان کیا ہے ۔ اس حدیث کو ابن خزیمہؒ نے صحیح کہا ہے ۔ اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل قبا۔ کی اس لئے تعریف کی ہے کہ وہ پانی سے استنجا۔ کرتے تھے ۔ یہ نہیں کہ ڈھیلوں کے بعد پانی استعمال کرتے تھے ۔ ہاں اگر کسی صحیح سند سے یہ ثابت ہو جائے تو پھر ڈھیلوں کے بعد پانی سے استنجا۔ کرنا افضل ہوگا

بَابُ الْغُسْلِ وَحُكْمِ الْجُنُبِ

۱ ۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاَصْلُهٗ فِی الْبُخَارِیِّ

۱ ۔ بروایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی پانی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دواجب ہوتا ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے اور اس کی اصل بخاری میں ہے۔

الفاظ کا حل

غُسُلٌ۔ باب افتعال کی حاصل مصدر۔ شرعی ہدایت کے مطابق تمام جسم پر پانی بہانا۔ جُنُبٌ۔ جنبی۔ لغت میں جنابت کا معنی دوری ہے چونکہ جنبی جائے نماز، طواف اور قرآن مجید کو مس کرنے سے دور رہتا ہے اس لئے اس کو جنبی کہا جاتا ہے۔ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔ پہلے ماء سے غسل مراد ہے اور دوسرے ماء سے انزال مراد ہے۔

راوی حدیث ۔ سعید بن مالک خدری ہیں ابوسعید کنیت ہے۔ جن صحابہؓ نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی ہے ان میں ان کا بھی شمار ہے۔ جنگ احد کے بعد جتنی جنگیں لڑی گئیں ان میں شریک رہے۔ گیارہ سو ستر احادیث کے راوی ہیں۔ ۷۴ھ میں وفات پائی۔

جنبی اور غسل

سوال ۔ الماء من الماء (یعنی پانی پانی سے ہے) کا کیا مطلب ہے؟

جواب پہلے پانی سے مراد غسل ہے اور دوسرے پانی سے مراد منی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ منی کے نکلنے پر غسل واجب ہوتا ہے۔

سوال ۔ ایک شخص ہمبستری کرتا ہے اس کو انزال نہیں ہوتا۔ کیا اس کو غسل نہیں کرنا چاہئے؟

جواب ۔ صحابہؓ اور تابعین میں سے بعض کا قول ہے کہ ہمبستری کے وقت انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں۔ داؤد ظاہری کا بھی یہی مذہب ہے۔ حضرت عثمانؓ سے جب یہ مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ مگر امام بخاریؒ نے کہا ہے کہ احتیاط غسل میں ہے۔

سوال ۔ حدیث کا جو یہ معنی بیان ہوا ہے کیا تمام ائمہؒ کا اس پر اتفاق ہے؟

جواب ۔ الماء من الماء کا ایک معنی تو وہ ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ جمہور علماء کا قول ہے کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں یہ حکم تھا کہ انزال سے غسل واجب ہوتا تھا۔ انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ مگر اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا یعنی ہمبستری سے غسل واجب ہوتا ہے۔ خواہ انزال نہ ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں الماء من الماء حدیث احتلام کے بارہ میں ہے۔ جسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا کپڑے پر تری ہے تو غسل واجب ہے اگر تری نہیں تو غسل واجب نہیں۔ اس معنی کے اعتبار سے الماء من الماء حدیث منسوخ نہیں ہے۔

سوال ۔ حدیث میں ہے اصلہ فی البخاری یعنی اصل بخاری میں ہے۔ وہ اصل کیا ہے؟

جواب ۔ بخاری میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبان بن مالک انصاری کو بلا بھیجا جب وہ آئے تو ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا شاید ہم نے فراغت سے پہلے تمہیں بلا لیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسول! ایسا ہی ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا شاید ایسی صورت پیش آئے یا انزال نہ ہو تو اس سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ وضوء واجب ہوتا ہے۔

سوال ۔ مذکورہ بالا اقوال میں سے کس کے قول پر عمل کیا جائے؟

جواب ۔ اگر الماء من الماء حدیث ہمبستری کے بارہ میں ہے تو یہ منسوخ ہے جیسا کہ امام محی السنۃ نے بیان کیا ہے۔ امام بخاریؒ نے بھی غسل کو احوط کہا ہے یا پھر ابن عباسؓ کا قول درست ہے کہ الماء من الماء حدیث احتلام کے بارہ میں ہے۔

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ

۲۔ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی عورت کی چار شاخوں میں بیٹھے پھر عورت سے جماع کرے تو غسل واجب ہو گیا۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ہے۔ مسلم میں یہ اضافہ ہے کہ اگرچہ انزال نہ ہو

الفاظ کا حل

شُعَبُ ۔ واحد شعبة ہے۔ شاخ۔ مراد عورت کے دو بازو اور دو پاؤں۔ جَهَدَهَا ۔ کوشش حرکت کرنا۔ مراد جنسی تعلق ہے۔

راوی حدیث ۔ حضرت ابوہریرہؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

انزال نہ بھی ہو جماع سے غسل واجب ہو جاتا ہے

سوال ۔ چار سے کونسی شاخیں مراد ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۔ چار شاخوں سے مراد عورت کے دو ہاتھ اور دو پاؤں ہیں ۔

سوال ۔ انزال نہ ہو تو کیا جماع سے غسل واجب ہو جاتا ہے ؟

جواب ۔ بخاری اور مسلم کی حدیث میں اتنا ہے کہ جماع کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے ۔ مسلم میں وضاحت ہے کہ انزال نہ بھی ہو جماع سے غسل واجب ہو جاتا ہے ۔

۳ ۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض اَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلُ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَأَتِ الْمَاءَ الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴ ۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ تَغْتَسِلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ زَادَ مُسْلِمٌ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَهَلْ يَكُونُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَمِنْ اَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ ۔

۳ ۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلیمؓ وہ ابو طلحہؓ کی بیوی ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسول ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا ۔ کیا عورت پر غسل ہے جب اس کو احتلام ہو ۔ آپؐ نے جواب دیا کہ "ہاں" جب وہ تری پائے الخ ۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے ۔

۴ ۔ بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بارہ میں فرمایا جو اپنے خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو آدمی دیکھتا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ غسل کرے ۔ مسلم میں یہ اضافہ ہے ام سلمہؓ نے کہا کہ کیا ایسا بھی ہوتا ہے ؟ آپ نے جواب دیا "ہاں" "یہ مشابہت کہاں سے ہوتی ہے ؟" یعنی اسی وجہ سے ہوتی ہے

الفاظ کا حل

اَلْمَاءُ ۔ منی ۔

راوی حدیث ۔ حضرت ام سلمہؓ ہے ۔ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے ۔

ام سلیمؓ ۔ اس کے نام میں اختلاف ہے ۔ سہلہ یا رمیلہ ہے یا ملیکہ ہے ۔ حضرت ابو طلحہؓ کی بیوی اور حضرت انس بن مالک کی والدہ ہیں ۔ ام حرام کی بہن ہیں ۔ ان سے جو احادیث روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد چودہ بتائی جاتی ہے ۔ حضرت انسؓ ۔ ابن عباسؓ ۔ زید بن ثابتؓ ۔ ابو سلمہؓ وغیرہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان سے روایت کی ہے۔

راوی حدیث نمبر ۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے

سوال۔ اس حدیث میں کونسا مسئلہ بیان ہوا ہے؟

جواب۔ اس حدیث میں تین مسئلے بیان ہوئے ہیں

۱۔ جس طرح مردوں کو احتلام ہوتا ہے عورتوں کو بھی احتلام ہوتا ہے۔

۲۔ احتلام سے عورت پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ منی کو جسم یا کپڑے پر دیکھ لے۔

۳۔ عورت کو احتلام ہوتا ہے اس کا علم اس حدیث سے بھی ہوتا ہے جس میں ہے کہ مرد اور عورت میں سے جس کا پانی دوسرے کے پانی پر غالب آجائے بچہ اس سے مشابہت رکھتا ہے۔

سوال۔ مرد اور عورت کی منی میں کیا فرق ہے۔؟

جواب۔ عورت کی منی کا رنگ زردی مائل اور مرد کی منی کا رنگ سفید ہوتا ہے نیز عورت کی منی پتلی اور مرد کی منی گاڑھی ہوتی ہے۔

---

۵ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ

۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار امور سے غسل کرتے تھے۔ جنابت سے۔ جمعہ کے دن سینگی سے اور میت کو نہلانے سے اس حدیث کو ابوداؤد نے بیان کیا ہے۔ ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

الفاظ کا حل

غَسْلَ۔ مفتوح الغین۔ دوسرے کو نہلانا۔ دھونا۔ مضموم الغین۔ نہانا

راوی حدیث۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار غسل اور ان کی تفصیل

سوال ۔ حدیث میں چار قسم کے غسل بیان ہوئے ہیں ۔ ان میں سے کونسا فرض اور کونسا مستحب ہے؟

جواب ۔ جنابت کا غسل فرض ہے جیسا کہ احادیث سے ظاہر ہے ۔

غسل جمعہ فرض نہیں مستحب ہے ۔ حدیث میں ہے کہ جمعہ کے دن جس نے وضوء پر اکتفاء کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے غسل کیا اس نے افضل کام کیا ۔

سینگی لگوا کر غسل کرنا بھی فرض نہیں ، مستحب ہے ۔ بروایت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی پھر نماز پڑھی وضوء نہیں کیا

میت کو غسل دے کر نہانا مستحب ہے ۔ ابوہریرہؓ کی حدیث میں نہانے کا حکم وجوب کے لئے نہیں استحباب کے لئے ہے یہ بات اس حدیث سے بھی ثابت ہوتی ہے جس میں ہے اِنَّ مَيِّتَكُمْ يَمُوْتُ طَاهِرًا فَحَسْبُكُمْ اَنْ تَغْسِلُوْا اَيْدِيَكُمْ یعنی میت طاہر ہے غسل کے بعد ہاتھوں کو دھولینا کافی ہے ۔

میت کو غسل دینے کے بعد نہانا اس میں ائمہ کے تین اقوال ہیں

۱ ۔ سنت ہے ۔ ۲ ۔ واجب ہے ۔ ۳ ۔ مستحب بھی نہیں ۔

سوال ۔ تینوں میں سے راجح کونسا قول ہے ؟

جواب ۔ مسک الختام میں ہے کہ راجح قول پہلا ہے ۔ مگر ہمارا رجحان وجوب کی طرف ہے

۶ ـ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ قِصَّةِ ثُمَامَةَ بْنِ اُثَالٍ عِنْدَ مَا اَسْلَمَ وَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَغْتَسِلَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَصْلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

۶ ۔ حضرت ابوہریرہؓ نے ثمامہ بن اثال کے اسلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ غسل کرے ۔ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بیان کیا ہے اس کی اصل بخاری اور مسلم میں ہے ۔

راوی حدیث ۔ حضرت ابوہریرہؓ ہیں ۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے وقت غسل

سوال ۔ثمامہ بن اثال کون ہیں ؟

جواب ۔ثمامہ بن اثال اہل یمامہ کے سربراہ تھے ۔قبیلہ بنو حنیفہ کے اکابر میں ان کا شمار ہے۔ گرفتار کر کے مسجد کے ایک ستون سے ان کو باندھ دیا گیا ۔جب وہ رہا ہوتے ۔آپ کے اس اخلاق حسنہ سے متاثر ہو کر اسلام کی صداقت کا اظہار کیا۔ آپ نے غسل کا حکم دیا نخلستان میں گئے غسل کر کے واپس آئے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے

سوال ۔غسل کب کرنا چاہئے اسلام سے پہلے یا اسلام لانے کے بعد ؟

جواب ۔حضرت ابوہریرہ کی حدیث کی شرح کرتے ہوئے صاحب سبل السلام نے لکھا ہے اَلْحَدِیْثُ دَلِیْلٌ عَلٰی شَرْعِیَّۃِ الْغُسْلِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ یعنی اس حدیث میں دلیل ہے کہ اسلام کے بعد غسل مشروع ہے ۔

سوال ۔بخاری میں ہے کہ ثمامہ بن اثال نے غسل پہلے کیا ہے کلمہ بعد میں پڑھا ہے۔ صاحب سبل السلام نے لکھا ہے کہ اسلام کے بعد غسل مشروع ہے ۔دونوں میں سے کونسی بات صحیح ہے ۔؟

جواب ۔صاحب سبل السلام نے لکھا ہے کہ بعد الاسلام غسل مشروع ہے ۔اس سے مراد شاید یہ ہے کہ ثمامہ نے جب اسلام کے متعلق اپنے ارادہ کا اظہار کیا ہے اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم دیا ہے ۔ گویا کہ صاحب سبل نے اظہار ارادہ کو اسلام سے تعبیر کیا ہے ورنہ ثمامہ بن اثال نے غسل کے بعد کلمہ پڑھا ہے ۔جیسا کہ بخاری کی حدیث سے ظاہر ہے ۔

اس کی تائید ابوداؤد کی حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے کہ قیس بن عاصم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا اُرِیْدُ الْاِسْلَامَ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّ سِدْرٍ یعنی میں اسلام قبول کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں آپ نے مجھے حکم دیا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کر دوں۔

سوال ۔کافر کی عبادت صحیح نہیں ۔کفر کی حالت میں کیا ہوا غسل کس طرح صحیح ہے ؟

جواب ۔اسلام کے ارادہ سے غسل کرنا ایسا ہے جیسا اسلام لانے کے بعد غسل کرنا ہے ۔ لہذا جو غسل ارادہ اسلام کے بعد کیا جاتا ہے وہ صحیح ہے اور عبادت میں شامل ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ۔ غسل اسلام واجب ہے یا مستحب ؟

جواب ۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے ۔

امام احمدؒ کہتے ہیں کہ یہ غسل واجب ہے اس لئے کہ قیس بن عاصم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم دیا تھا ۔

امام شافعیؒ کا قول ہے کہ بحالت کفر جنبی نہیں تو اسلام کے وقت وضوء کافی ہے ۔ غسل مستحب ہے ۔ ہاں اگر جنبی ہے تو غسل واجب ہے ۔

امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ کافر جنبی ہے اور اس نے غسل جنابت نہیں کیا تو بوقت اسلام غسل واجب ہے ورنہ غسل واجب نہیں ۔

منصور باللہ کا قول ہے ۔ کافر جنبی ہو ۔ جنبی نہ ہو ۔ غسل جنابت کیا ہو یا نہ کیا ہو بوقت اسلام غسل واجب نہیں ہے ۔

سوال ۔ ان میں سے راجح کس کا قول ہے ۔

جواب ۔ امام احمدؒ کا قول راجح ہے کہ کافر کے لئے بوقت اسلام غسل واجب ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن عاصم کو غسل کا حکم دیا ہے ۔ صاحب منتقی الاخبار نے باب باندھا ہے ۔ وجوب الغسل علی الکافر اذا اسلم یعنی بوقت اسلام کافر پر غسل واجب ہے ۔ اس باب سے بھی امام احمدؒ کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ غسل واجب ہے اور یہی راجح قول ہے ۔

---

۷ ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ اَخْرَجَہُ السَّبْعَۃُ ۔

۷ ۔ بروایت ابو سعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر واجب ہے ۔ اس حدیث کو سات ائمہؒ نے بیان کیا ہے ۔

الفاظ کا حل

وَاجِبٌ ثابت ۔ مُحْتَلِمٌ ۔ بالغ

راوی حدیث ۔ حضرت ابو سعید خدریؓ ہیں ۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کے لئے غسل

سوال۔ محتلم کا معنیٰ کیا ہے ؟

جواب۔ محتلم کا معنیٰ بالغ ہے۔ احتلام چونکہ بلوغت کی علامت ہے۔ اس لئے محتلم سے بالغ مرد مراد ہے۔

سوال۔ جمعہ کے دن جو شخص غسل نہ کرے کیا وہ گنہ گار ہے ؟

جواب۔ ابو سعیدؓ کی اس حدیث سے بعض ائمہؒ نے یہ استدلال کیا ہے کہ جمعہ کے دن کا غسل ہر بالغ مرد کے لئے واجب ہے۔ اہلِ ظاہر کا یہی قول ہے۔

سلف اور خلف میں سے جمہور علماء کا قول ہے کہ جمعہ کا غسل واجب نہیں بلکہ مستحب ہے یہی قول راجح ہے۔ سمرہ کی حدیث جو آگے بیان ہو رہی ہے اس سے بھی ظاہر ہے کہ جمعہ کا غسل واجب نہیں مستحب ہے۔

سوال۔ ابو سعیدؓ کی حدیث میں ہے کہ جمعہ کا غسل واجب ہے تو پھر یہ کہنا کس طرح درست ہے کہ جمعہ کا غسل واجب نہیں مستحب ہے ؟

جواب۔ اس حدیث میں "واجب" سے وہ معنیٰ مراد نہیں جو بعض فقہاء نے لیا ہے کہ اس کا تارک گنہ گار ہے۔ بلکہ اس سے مراد استحباب میں تاکید ہے اور سمرہ کی حدیث سے ظاہر ہے کہ جمعہ کے دن کا غسل واجب نہیں بلکہ افضل ہے۔

یا واجب کا لفظ مستعمل تو اسی معنیٰ میں ہے جس میں واجب کے لفظ کو فقہاء استعمال کرتے ہیں۔ کہ واجب کا تارک گنہ گار ہوتا ہے لیکن یہ حکم ابتدائی زمانہ میں تھا۔ جب غربت کی وجہ سے بعض صحابہ اونی لباس پہنتے تھے۔ موسم گرما میں ان کے جسموں سے پسینہ کی وجہ سے بدبو آنے لگتی تھی۔ اس حالت کو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم صادر فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔ جب ان کے حالات بہتر ہو گئے تو آپ نے اپنے حکم کو واپس لے لیا اور فرمایا کہ غسل افضل ہے۔

سوال۔ جمعہ کے لئے جو غسل کیا جاتا ہے اس کا وقت کونسا ہے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ مجاہدؒ الحسنؒ۔ النخعیؒ۔ ثوریؒ۔ شافعیؒ۔ اسحٰقؒ کا قول ہے کہ طلوع فجر سے پہلے کیا ہوا غسل کافی نہیں۔ اس لئے کہ جمعہ کے غسل کا تعلق دن سے ہے۔ دن طلوع فجر کے بعد شروع ہوتا ہے۔

امام اوزاعیؒ نے کہا ہے۔ طلوع فجر سے پہلے غسل کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔
بہتر صورت یہ ہے کہ جمعہ کے وقت کے قریب دن میں غسل کیا جائے۔ چنانچہ امام مالکؒ کا قول ہے کہ وہ غسل کافی نہیں جس کے بعد جمعہ کی طرف روانگی نہ ہو۔ یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ غسل دن کے وقت میں ہو طلوع فجر سے پہلے نہ ہو اس لئے کہ طلوع فجر سے پہلے کا وقت جمعہ پڑھنے کے لئے آنے کا نہیں۔

سوال۔ جمعہ کا غسل مردوں، عورتوں سب کے لئے ہے یا صرف جمعہ پڑھنے والوں کے لئے ہے؟

جواب۔ ترمذی میں ابن عمرؓ سے روایت ہے مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ یعنی جو جمعہ کے لئے آئے وہ غسل کرے۔ اس حدیث کا مخالف مفہوم یہ ہے کہ جو شخص جمعہ نہ پڑھے اس پر غسل نہیں ہے۔

سوال۔ مردوں کی طرح کیا عورتیں بھی جمعہ کے دن غسل کریں؟

جواب۔ ابو عوانہ۔ ابن حبان۔ ابن خزیمہ میں نافع سے روایت ہے۔ مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ لَّمْ يَأْتِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ یعنی جو جمعہ کو آئے وہ مرد ہو یا عورت غسل کرے۔ جس پر جمعہ ساقط ہو اس پر غسل نہیں۔

سوال۔ کتنی صورتوں میں غسل واجب ہے اور کتنی صورتوں میں مستحب؟

جواب۔ پانچ صورتوں میں غسل واجب ہے اور وہ یہ ہیں
شہوت سے منی خارج ہونے سے وہ جماع کی صورت ہو یا احتلام کی شکل ہو۔ ہمبستری سے اگرچہ انزال نہ ہو۔ بوقت اسلام۔ حیض اور نفاس سے فارغ ہو کر۔

نو صورتیں ہیں جن میں غسل مستحب ہے۔
غسل جمعہ۔ غسل عیدین۔ میت کو غسل دینے کے بعد۔ احرام کے وقت۔ قیام عرفہ کے لئے دخول مکہ کے وقت۔ مستحاضہ کے لئے۔ سینگی لگوا کر۔ بے ہوشی کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸ وعن سمرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل رواه الخمسة وحسنه الترمذي۔

۸۔ بروایت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن وضوء کرے پس خوب ہے اور اچھا ہے اور جو شخص غسل کرے۔ غسل افضل ہے۔

اس حدیث کو پانچ ائمہؒ نے بیان کیا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے۔

راوی حدیث ۔ سمرہؓ بن جندبؓ ہیں۔ ابو سعید کنیت ہے۔ انصار کے حلیف تھے۔ کوفہ میں قیام کیا۔ بصرہ میں ولایت کے عہدہ پر فائز رہے۔ بصریوں میں ان کا شمار ہے۔ ۵۹ھ کے آخر میں وفات پائی۔

جمعہ کا غسل واجب نہیں

سوال ۔ سمرہؓ کی اس حدیث سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

جواب ۔ اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ جمعہ کے دن کا غسل واجب نہیں افضل ہے۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کی نسبت غسل کو افضل قرار دیا ہے اور تاکید کی ہے کہ جمعہ کے دن غسل کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کو فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں۔ ان کو خوشبو نظافت وصفائی بہت محبوب ہے۔ ہاں غسل کی صورت ممکن نہ ہو تو وضوء کر لینا ہی کافی ہے۔

۹۔ وعن علي رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقرئنا القرآن ما لم يكن جنبا رواه احمد والاربعة وهذا لفظ الترمذي وحسنه وصححه ابن حبان۔

۹۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو قرآن پڑھاتے تھے جب تک آپ جنبی نہ ہوتے۔ اس حدیث کو احمدؒ اور چار ائمہؒ نے بیان کیا ہے۔ حدیث کے یہ لفظ ترمذی میں ہیں۔ اور ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

راوی حدیث ۔ حضرت علیؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جنبی قرآن مجید پڑھ پڑھا سکتا ہے؟

سوال ۔ جنابت کی حالت میں قرآن مجید کا پڑھنا اور پڑھانا کیسا ہے؟

جواب ۔ حضرت علیؓ کی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جنبی کو قرآن مجید پڑھانے اور پڑھنے کی ممانعت ہے۔ سفیان ثوریؒ ۔ ابن مبارکؒ ۔ شافعیؒ ۔ احمدؒ ۔ اسحٰقؒ کا یہی مذہب ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ ایک آیت سے کم یا ایک دو حرف ہیں تو ان کا پڑھنا جنبی کے لئے جائز ہے۔ اتنی عبارت پر قرآن مجید کا اطلاق نہیں ہوتا۔

ابن مسیبؒ اور عکرمہؒ کا قول ہے کہ جنبی کے لئے قرآن مجید کی تلاوت جائز ہے۔ امام بخاریؒ کا میلان بھی اسی طرف ہے۔ انہوں نے اپنی صحیح میں جو باب باندھا ہے اس میں ابن عباسؓ کا ایک اثر بیان کیا ہے کہ جنبی قرآن مجید کی تلاوت کر سکتا ہے۔

سوال ۔ احتیاط کس قول میں ہے؟

جواب ۔ احتیاط اس قول میں ہے کہ جنابت کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے سے پرہیز کیا جائے۔ جیسا کہ حضرت علیؓ کی حدیث میں ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

سوال ۔ کیا جنبی غلاف میں بند کئے ہوئے قرآن مجید کو اٹھا سکتا ہے یا غلاف کے فیتے سے اس کو پکڑ سکتا ہے؟

جواب ۔ جنبی قرآن مجید کو غلاف سے یا اس کے فیتے سے پکڑ کر اٹھائے تو جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ امام احمدؒ ۔ حسنؒ ۔ عطاءؒ ۔ طاؤسؒ ۔ شعبیؒ ۔ حمادؒ وغیرہم ائمہ کا یہی قول ہے۔

امام شافعیؒ ۔ امام مالکؒ ۔ اوزاعیؒ کہتے ہیں کہ فیتے سے پکڑ کر قرآن مجید کو اٹھانا بھی جنبی کے لئے جائز نہیں۔

امام مالکؒ نے یہاں تک کہا ہے کہ اس بارہ میں جو روایات سنی گئی ہیں ان میں سے احسن یہ ہے کہ نہ غلاف میں اور نہ فیتے سے پکڑ کر قرآن مجید کو جنبی اٹھائے۔ قرآن مجید کی تعظیم کا یہی تقاضا ہے۔

امام احمدؒ نے کہا ہے کہ جنبی کے لئے قرآن مجید کو چھونا جائز نہیں۔ مگر غلاف میں بند کئے ہوئے قرآن مجید کو اٹھانا یا فیتے سے اس کو پکڑنا یہ چھونا نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ۔ ان ہر دو اقوال میں سے کونسا قول راجح ہے ؟

جواب ۔ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے ۔ بہتر یہی ہے کہ اختلاف کی صورت میں احتیاط کی جانب اختیار کی جائے ۔ اسی میں احتیاط ہے کہ مجبوری نہ ہو تو جنبی قرآن مجید کو نہ اٹھائے ۔

۱۰ ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَھْلَہٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ بَیْنَہُمَا وُضُوْءً رَوَاہُ مُسْلِمٌ زَادَ الْحَاکِمُ فَاِنَّہٗ اَنْشَطُ لِلْعَوْدِ وَلِلْاَرْبَعَۃِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنَامُ وَھُوَ جُنُبٌ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّمَسَّ مَاءً وَھُوَ مَعْلُوْلٌ ۔

۱۰ ۔ بروایت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے مجامعت کرے پھر دوبارہ مجامعت کا ارادہ کرے تو دونوں کے درمیان وضوء کرے ۔ اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے ۔ حاکم نے اضافہ کیا ہے کہ وضوء سے جماع کی امنگ پیدا ہوتی ہے ۔

چہار ائمہ نے بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں سو جاتے اور پانی کو نہ چھوتے ۔ یہ حدیث معلول ہے ۔

راوی حدیث ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں ۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے ۔

دوبارہ جماع کے لئے وضوء

سوال ۔ اس حدیث میں جو مسئلہ بیان ہوا ہے اس کی وضاحت کریں ؟

جواب ۔ اس حدیث میں چار مسئلے بیان ہوئے ہیں ۔

۱ ۔ دوسری بار جماع کرنے سے پہلے وضوء کرنا مشروع ہے ۔ غسل ضروری نہیں ہے ۔

۲ ۔ وضوء کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے تھکن دور ہوتی ہے ۔ دل میں امنگ اور طبعیت میں دوسری بار جماع کے لئے آمادگی پیدا ہوتی ہے ۔

۳ ۔ ایسے مسائل جن کو بتانے اور دریافت کرنے میں حیاء مانع ہو ان کو کنایہ سے بیان کرنا جائز ہے ۔

۴ ۔ جنبی نے وضوء یا غسل نہ کیا ہو تو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال۔ حدیثِ عائشہؓ سے ظاہر ہے کہ وضوء یا غسل کئے بغیر سونا جائز ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب۔ حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث صحیح نہیں جس میں ہے کہ حضورؐ حالت جنابت میں سوجاتے تھے۔ نہ وضوء کرتے تھے اور نہ غسل کرتے تھے "اس کی سند میں ابواسحاق راوی ہے جو الاسود سے روایت کرتا ہے ابوداؤد نے کہا ہے کہ ابواسحاق نے الاسود سے نہیں سنا۔

ترمذی میں ہے صحیح ہونے کی صورت میں حدیث کا یہ معنیٰ ہے کہ غسل کے لئے آپ پانی نہیں لیتے تھے۔ یہ نہیں کہ آپ وضوء نہیں کرتے تھے۔

سوال۔ جماع کے بعد وضوء کرنا واجب ہے یا مستحب ہے؟

جواب۔ اس میں اختلاف ہے۔ ائمہ کی ایک جماعت اور داؤد ظاہری کا قول ہے کہ وضوء واجب ہے کیونکہ مسلم کی روایت میں وضوء کرنے کا حکم ہے۔

جمہور ائمہ کہتے ہیں کہ وضوء کرنا مستحب ہے واجب نہیں ہے کیونکہ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں سوسکتا ہے اگر چاہے تو وضوء کرلے۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ وضوء کرنا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

١١۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِيْ أُصُوْلِ الشَّعْرِ ثُمَّ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

١٢۔ وَلَهُمَا فِيْ حَدِيْثِ مَيْمُوْنَةَ رض ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى فَرْجِهِ وَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِهَا الْأَرْضَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ وَفِيْ آخِرِهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ وَفِيْهِ وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ بِيَدِهِ۔

١١۔ بروایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو شروع ہوتے ہاتھ دھوتے پھر دائیں سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پس اپنی شرمگاہ دھوتے پھر وضوء کرتے۔ پھر پانی لیتے اپنی انگلیوں کو بالوں کی جڑوں میں داخل کرتے پھر اپنے سر پر پانی کی تین لپیں ڈالتے پھر اپنے تمام جسم پر پانی بہاتے پھر پاؤں دھوتے۔ اس حدیث کو بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسلم نے بیان کیا ہے۔ حدیث کے الفاظ مسلم میں ہیں۔

۱۲۔ بخاری اور مسلم میں حضرت میمونہؓ کی حدیث ہے کہ پھر آپ نے اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے اس کو دھویا پھر اس کو زمین پر ملا۔ ایک روایت میں ہے پھر اس کو مٹی پر ملا۔ پھر میں نے آپ کو رومال دیا۔ پس آپؐ نے اس کو واپس کر دیا۔ اور پانی کو اپنے ہاتھ سے جھاڑتے تھے۔

الفاظ کا حل

اَفَاضَ ۔ بہایا۔ حَفَنَاتٌ واحد حَفْنَةٌ۔ کف

راوی حدیث نمبر ۱۱۔ حضرت عائشہؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

راوی حدیث نمبر ۱۲۔ حضرت میمونہؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بھی پہلے بیان ہو چکا ہے۔

غسل جنابت

سوال۔ غسل جنابت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ برتن میں داخل کرنے سے پہلے ہاتھوں کو دھوؤ۔ پھر دائیں ہاتھ سے پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈال کر شرمگاہ کو دھوؤ پھر ہاتھ کو مٹی پر مل کر پانی سے دھوؤ۔ پھر وضوء کرو جو نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔ پھر انگلیوں کو بالوں میں داخل کر کے ان کی جڑوں کو تر کرو۔ پانی کی تین لپیں سر پر ڈالو۔ اس طرح سے کہ پہلے سر کے نصف دائیں حصے کو تر کرو پھر بائیں نصف حصے کو تر کرو۔ اس کے بعد تمام جسم پر پانی بہاؤ پھر پاؤں کو دھوؤ۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت میمونہؓ کی تمام روایات سے ظاہر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح غسل کیا تھا۔

سوال۔ وضوء کے ساتھ ہی پاؤں کو دھونا چاہیئے یا غسل سے فارغ ہو کر پاؤں کو دھویا جائے؟

جواب۔ حضرت میمونہؓ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل سے فارغ ہو کر پاؤں کو دھویا تھا۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ غسل سے فارغ ہو کر پاؤں کو دھونا مستحب ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جگہ صاف نہ ہو تو غسل سے فارغ ہو کر پاؤں کو دھونا چاہیئے ورنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضوء کے ساتھ ہی پاؤں کو دھونا افضل ہے۔ امام شافعیؒ کا صحیح قول یہ ہے کہ وضوء کے ساتھ ہی پاؤں کو دھونا افضل ہے۔

سوال ۔ جہاں غسل کیا جائے پاؤں کو اسی جگہ دھویا جائے یا دوسری جگہ ؟

جواب ۔ حضرت میمونہؓ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کی جگہ سے الگ ہو کر پاؤں دھوئے تھے۔ مستحب یہی ہے کہ پاؤں کو غسل کی جگہ سے الگ ہو کر دھویا جائے۔ اگر غسل کی جگہ نجاست وغیرہ سے صاف ہے تو اسی جگہ پاؤں کے دھونے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال ۔ غسل سے پہلے جو وضوء کیا ہے وہی کافی ہے یا نئے سرے سے وضوء کی ضرورت ہے ؟

جواب ۔ منتقیٰ میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ غسل کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضوء نہیں کرتے تھے۔

سوال ۔ کیا وضوء یا غسل کے بعد اعضاء کو رومال سے خشک کرنا جائز ہے ؟

جواب ۔ حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں نے اعضاء کو خشک کرنے کے لئے رومال دیا تو آپ نے واپس کر دیا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وضوء یا غسل کے بعد کپڑے یا کسی رومال سے اعضاء کو خشک نہ کرنا چاہئے۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

امام مالکؒ ۔ امام احمدؒ ۔ امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ وضوء یا غسل کے بعد اعضاء کو کپڑے سے خشک کرنا جائز ہے۔ حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا آپ صوف کا جبہ پہنے ہوئے تھے اس کو پلٹایا اور اس سے اپنا منہ صاف کیا۔

سوال ۔ ہر دو میں سے کونسی صورت افضل ہے ؟

جواب ۔ اعضاء کو کپڑے سے خشک کرنا جائز ہے اور خشک نہ کرنا افضل ہے۔

سوال ۔ شرمگاہ دھونے کے بعد مٹی پر مل کر ہاتھوں کو دھونے میں کیا حکمت ہے ؟

جواب ۔ استنجاء کرنے اور شرمگاہ کو دھونے سے ہاتھ سے بدبو آنے لگتی ہے اور نجاست کی آلائش کا بھی اثر باقی رہتا ہے۔ مٹی پر ملنے سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ مٹی نہ ہو تو ہاتھ کو صابن سے صاف کر لیا جائے

سوال ۔ غسل جنابت میں جسم پر پانی بہانا کافی ہے یا اس کو ملنا چاہئے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۔ مذکورہ بالا احادیث میں پانی بہانے کا بیان ہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ غسل میں جسم کو ملنا واجب نہیں ہاں مستحب ہے اس لئے کہ مل کر نہانے سے میل کچیل دور ہو جاتی ہے اور جسم صاف ہو جاتا ہے ۔

۱۳ ۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ شَعْرَ رَأْسِيْ فَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلِلْحَيْضَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۳ ۔ حضرت ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ! میں اپنے سر کے بالوں کو مضبوطی سے باندھتی ہوں کیا میں غسل جنابت کے لئے ان کو کھول دوں اور ایک روایت میں حیض کا لفظ ہے ۔ آپ نے فرمایا نہ کھول تیرے لئے اتنا کافی ہے کہ اپنے سر پر پانی کی تین لپیں ڈالے ۔ اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے ۔

الفاظ کا حل

اَشُدُّ ۔ سخت باندھتی ہوں ۔ اَنْقُضُ ۔ مادہ نقض ۔ کھولنا ۔ تَحْثِيْ ۔ چلو بھرنا ۔

غسل کے وقت سر کے بالوں کا کھولنا

سوال ۔ عورت سر کے بال کھول کر غسل کرے یا بغیر کھولے ؟

جواب ۔ حضرت ام سلمہؓ کی حدیث بتاتی ہے کہ غسل جنابت ہو یا غسل حیض بالوں کا کھولنا واجب نہیں ہے ۔

جمہور علماء کہتے ہیں کہ سر کے بال کسی شئے سے جماتے گئے ہیں اور کھولے بغیر پانی کا جڑوں تک پہنچنا مشکل ہے تو اس غسل کے وقت بالوں کو کھولنا واجب ہے ۔

المؤید باللہ ۔ امام یحییٰ ۔ قاسم نخعی کا قول ہے کہ غسل جنابت ہے یا غسل حیض ہے غسل کے وقت بالوں کا کھولنا واجب ہے ۔

امام احمدؒ کہتے ہیں حیض کے غسل میں بالوں کا کھولنا واجب ہے جنابت کے غسل میں واجب نہیں ہے ۔

حسن بصریؒ ۔ طاؤسؒ ۔ امام مالکؒ کا قول ہے کہ عورت یا مرد ہر ایک کے لئے بالوں کا کھولنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب نہیں ہے۔

سوال ۔ ان میں سے راجح قول کونسا ہے ؟

جواب ۔ راجح بات یہ ہے کہ غسل جنابت میں بالوں کا کھولنا واجب نہیں مستحب ہے۔ البتہ اگر پانی بالوں کی جڑوں تک نہ پہنچ سکتا ہو تو بالوں کو کھول کر غسل کرنا چاہیئے ۔ اگر پہنچ سکتا ہو تو پھر بالوں کو کھولنے کی ضرورت نہیں۔

حضرت عائشہؓ کو جب یہ علم ہوا کہ عبداللہ بن عمرو غسل کے وقت بالوں کو کھولنے کا حکم دیتے ہیں تو انہوں نے عبداللہ بن عمرو کے اس مسلک پر گرفت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ عورتوں کو سر منڈوانے کا حکم کیوں نہیں دے دیتے ۔ میں اور حضورؐ ایک برتن میں غسل کرتے تھے ۔ میں اپنے سر پر بس تین مرتبہ پانی بہالیتی تھی ۔ یعنی بالوں کو نہیں کھولتی تھی ۔

۱۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ۔

۱۴۔ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں مسجد کو حلال نہیں کرتا کسی حائضہ عورت کے لئے اور نہ کسی جنبی کے لئے ۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے بیان کیا ہے اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ہے ۔

راوی حدیث ۔ حضرت عائشہؓ ہیں ۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے ۔

حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد میں قیام

سوال ۔ کیا کسی امام کا یہ مذہب بھی ہے کہ حائضہ اور جنبی کا مسجد میں قیام جائز ہے ؟

جواب ۔ جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد میں قیام جائز نہیں ۔

داؤد اور مزنی کا قول ہے کہ مسجد میں ان کا قیام جائز ہے ۔ مگر ان کا یہ مذہب حدیث کے خلاف ہے ۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ جنبی وضوء کرلے تو وہ مسجد میں قیام کر سکتا ہے ورنہ نہیں ۔ حائضہ عورت قیام نہیں کر سکتی ۔

اگر کسی کام کے لئے مسجد سے گزرنا پڑے یا مسجد سے کوئی شے اٹھانی ہو تو ان کا مسجد میں آنا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزرنا جائز ہے ۔ قرآن مجید کے الفاظ اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ سے معلوم ہوتا ہے کہ حائضہ اور جنبی کو مسجد میں گزرنے کی اجازت ہے ۔ اسی طرح ایک شخص مسجد میں سوتا ہے اور اس کو احتلام ہو جاتا ہے تو اس کا مسجد سے گزر کر باہر نکلنا جائز ہے ۔

سفیانؒ اور احناف کا مذہب ہے کہ ان کا مسجد سے گزرنا جائز نہیں

۱۵ وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ اَیْدِیْنَا فِیْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ ابْنُ حِبَّانَ وَتَلْتَقِیْ ۔

۱۵ ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے ۔ باری باری ہمارے ہاتھ اس میں پڑتے تھے ۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم میں ہے ۔ ابن حبان نے تلتقی لفظ کا اضافہ کیا ہے کہ ہمارے ہاتھ ایک دوسرے سے ٹکراتے تھے ۔

راوی حدیث ۔ حضرت عائشہؓ ہیں ۔ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے ۔

جنبی مرد اور عورت کا ایک برتن سے پانی لے کر غسل کرنا

سوال ۔ اس حدیث میں کونسا مسئلہ بیان ہوا ہے ؟

جواب ۔ اس حدیث میں دو مسئلے بیان ہوتے ہیں

(۱) مرد، عورت جنبی ہوں تو دونوں کا ایک برتن ہی سے پانی لے کر بیک وقت غسل کرنا جائز ہے ۔

(۲) غسل کرتے وقت اگر ایک کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ کو چھوتا رہے تو اس میں کوئی حرج نہیں دونوں حالتوں میں پانی کی طہارت پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔

۱۶ ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشَرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَاهُ وَلِاَحْمَدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا نَحْوُهٗ وَفِیْهِ رَاوٍ مَجْهُوْلٌ ۔

۱۶ ۔ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہر بال کے نیچے جنابت ہے ۔ پس بالوں کو دھوؤ اور جسم کو صاف کرو ۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے بیان کیا ہے ۔ ان ہر دو نے اس کو ضعیف کہا ہے ۔ مسند احمد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہؓ کی طرح حدیث مروی ہے اس میں ایک راوی ہے جو مجہول ہے۔

الفاظ کا حل

اَنْقُوْا۔ باب افعال۔ ناقص یائی۔ مصدر انقاء۔ صاف کرنا۔ جَنَابَةٌ۔ اسم ان ؔ

راوی حدیث ۔ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ ہیں ان کے تراجم بیان ہو چکے ہیں۔

ہر بال کے نیچے جنابت ہے

سوال ۔ اس حدیث کے ضعیف ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جواب ۔ اس کی سند میں راوی حارث بن وجیہ ہے وہ ضعیف ہے۔ ابوداؤد نے کہا ہے کہ اس کی حدیث منکر ہے۔ مگر اس حدیث میں جو مسئلہ بیان ہوا ہے اس کی تائید صحیح احادیث سے ہوتی ہے

سوال ۔ ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے؟

جواب ۔ مطلب یہ ہے کہ جنابت کے اثر سے جسم کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا۔ تمام جسم جنبی ہو جاتا ہے غسل کرتے وقت جسم کا کوئی حصہ خشک نہیں رہنا چاہیے۔ جو چیز غسل میں رکاوٹ کرتی ہو اس کو دور کر دینا چاہیے۔ حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ اسی وجہ سے میں بالوں کو پسند نہیں کرتا۔ سر کے بالوں کو پورا رکھنے کی بجائے کتروا دیتا ہوں۔

سوال ۔ لوگوں میں مشہور ہے کہ حضرت علیؓ سر کو منڈواتے تھے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب ۔ حدیث کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؓ سر کو منڈواتے نہیں تھے۔ کترواتے تھے

بابُ التّیمّم

۱۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَہُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَہْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَہُوْرًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ فَلْیُصَلِّ وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ

۲۔ وَفِیْ حَدِیْثِ حُذَیْفَۃَ رضؓ عِنْدَ مُسْلِمٍ وَجُعِلَتْ تُرْبَتُہَا لَنَا طَہُوْرًا اِذَا

۳۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عِنْدَ اَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِیْ طَہُوْرًا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ بروایت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ باتیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ میں مدد کیا گیا ہوں اور زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔ پس جس آدمی کو نماز کا وقت پالے پس وہ نماز پڑھ لے اور اس نے ساری حدیث بیان کی۔

۲۔ بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسلم میں حدیث ہے کہ اس کی مٹی ہمارے لئے طہور یعنی پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔

۳۔ بروایت حضرت علیؓ مسند احمد میں ہے کہ مٹی کو میرے لئے طہور بنایا گیا ہے

الفاظ کا حل

تَیَمُّمٌ۔ تیمم کا لغوی معنی قصد وارادہ ہے۔ شرعی معنی یہ ہے چہرہ اور ہاتھوں پر مسح کے لئے مٹی کا قصد کرنا اس نیت سے کہ نماز وغیرہ کا ادا کرنا جائز ہو سکے۔

راوی حدیث نمبر ۱۔ حضرت جابرؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

راوی حدیث نمبر ۲۔ حضرت حذیفہؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

راوی حدیث نمبر ۳۔ حضرت علیؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بھی پہلے بیان ہو چکا ہے۔

تیمم کا بیان

سوال۔ حدیث میں ہے پانچ باتیں حضورؐ کو ملی ہیں مگر یہاں دو بیان ہوئی۔ باقی تین کونسی ہیں؟

جواب۔ باقی تین وہ یہ ہیں۔

(۱) غنیمت کا مال حلال ہے۔

(۲) آپ کو جو نبوت ملی ہے وہ قیامت تک تمام جہان کے لئے ہے۔

(۳) شفاعت کبریٰ۔

سوال۔ تیمم کرنا واجب ہے یا تیمم کرنے کی رخصت ہے۔؟

جواب۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ پانی نہ ملے تو تیمم کرنا واجب ہے۔ اگر پانی ہے مگر کسی عذر کی وجہ سے وضوء کرنا ممکن نہیں تو تیمم کرنے کی رخصت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ۔ تیمم کب کرنا چاہیئے ؟

جواب ۔ پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال سے بیمار ہونے یا بیماری کے بڑھنے کا خطرہ ہو تو وضو اور غسل کی بجائے تیمم کرنے کی اجازت ہے ۔

سوال ۔ تیمم کس شئے سے کرنا چاہیئے ؟

جواب ۔ حدیث جابرؓ میں ہے کہ ارض طہور ہے ۔ ارض کا لفظ عام ہے اس میں مٹی ، پتھر ، ریت وغیرہ سب شامل ہیں ۔ لیکن حضرت حذیفہؓ اور حضرت علیؓ کی حدیث میں تربت اور تراب کا لفظ ہے ۔ جس کا معنی ہے کہ زمین کی تمام اجناس میں سے صرف مٹی ایک ایسی جنس ہے کہ اس سے تیمم کرنا جائز ہے باقی کسی شے سے تیمم کرنا جائز نہیں ۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے ۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کا قول ہے کہ زمین کی کوئی جنس ہو اس سے تیمم جائز ہے ۔ شرط یہ ہے کہ جل کر راکھ نہ ہو جیسے لکڑی گھاس وغیرہ گرم ہو کر نہ پگھلے جیسے لوہا وغیرہ ان کے ماسوا مٹی ۔ ریت ، پتھر ، شیشہ ۔ چونہ ۔ سرمہ ۔ ہڑتال وغیرہ اشیاء سے تیمم جائز ہے ۔ لکڑی ۔ گھاس ۔ لوہا وغیرہ پر غبار ہو تو اس سے بھی تیمم ہو سکتا ہے ۔

امام ابویوسفؒ کا قول ہے کہ مٹی اور ریت کے ساتھ تیمم جائز ہے ۔ باقی کسی شے کے ساتھ تیمم جائز نہیں ۔

سوال ۔ ان تمام اقوال میں سے کونسا قول راجح ہے ۔ ؟

جواب ۔ حدیث میں ہے فَاَيُّمَا اَدْرَكَتْ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیَ الصَّلٰوةُ فَعِنْدَهٗ مَسْجِدُهٗ وَطَهُوْرُهٗ یعنی جہاں میری امت میں سے کسی شخص کو نماز پالے وہیں اس کی مسجد ہے ، وہیں اس کا وضو ہے ۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جنس زمین پاک ہے ہر جگہ تیمم اور ہر جگہ نماز پڑھنا جائز ہے ۔ زمین خواہ کیسی ہو ۔ خاکی ہو ۔ ریتلی ہو ، پتھریلی ہو بشرطیکہ نجاست آلود نہ ہو ۔ ایسی شے بھی نہ ہو کہ اس پر زمین کا اطلاق نہ ہو ۔ اگر مٹی نہیں ملتی تو اس شے پر ہاتھ مار کر تیمم کر لیا جائے جس پر گرد پڑی ہوئی ہے ۔

سوال ۔ تیمم کس وقت کرنا چاہیئے ؟

جواب ۔ حدیث میں ہے فَاَيُّمَا اَدْرَكَتْ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیَ الصَّلٰوةُ فَعِنْدَهٗ مَسْجِدُهٗ وَطَهُوْرُهٗ یعنی جب میری امت میں سے کسی شخص کو نماز پالے پس اس کے پاس مسجد بھی ہے اور وضو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ تیمم کا وقت وہ ہے جب نماز آدمی کو پالے یعنی نماز کا وقت آجائے نماز کے وقت سے پہلے تیمم جائز نہیں۔ امام شافعیؒ۔ امام مالکؒ۔ امام احمدؒ۔ داؤدؒ کا یہی قول ہے۔ امام ابوحنیفہؒ وغیرہم کہتے ہیں کہ تیمم وضوء کی جگہ ہے۔ جب اوقات سے پہلے وضوء کرنا جائز ہے تو تیمم کرنا بھی جائز ہے۔

سوال۔ دونوں میں سے کونسا قول راجح ہے؟

جواب۔ امام ابوحنیفہؒ کا قول امام شافعیؒ وغیرہم ائمہ کے قول سے راجح ہے۔ یعنی کہ تیمم وضوء کے قائم مقام ہے۔ جس طرح وقت سے پہلے وضوء کرنا جائز ہے تیمم بھی جائز ہے۔

۴۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

۵ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ۔

۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَصَحَّحَ الْأَئِمَّةُ وَقْفَهُ۔

۴۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کسی کام کے لئے بھیجا پس میں جنبی ہوگیا۔ پانی نہ پایا۔ پس مٹی میں ایسے لیٹا جسطرح چوپایہ لیٹتا ہے پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ پس آپ کے پاس ماجری بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تیرے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ تو اپنے ہاتھوں سے اس طرح کرتا پھر حضورؐ نے اپنے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مارے پھر بائیں ہاتھ کو دائیں پر اور اپنی ہتھیلیوں (کو ایک دوسرے) کی پشت پر اور (ان کو) اپنے چہرہ پر ملا۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے بیان کیا ہے۔ حدیث کے لفظ مسلم میں ہیں۔

۵۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر مارا پھر ان میں پھونک ماری اس کے بعد ان سے اپنے چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں کو ملا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیمم دو ضربیں ہیں۔ ایک ضرب چہرہ کے لئے ہے اور ایک ضرب دونوں ہاتھوں کے لئے کہنیوں تک ہے۔ اس حدیث کو دارقطنی نے بیان کیا ہے۔ ائمہ حدیث نے اس حدیث کے موقوف ہونے کو صحیح کہا ہے۔

الفاظ کا حل

تَمَرَّغْتُ۔ باب تفعل معنی لیٹنا۔ تَقُوْلُ۔ قول فعل کے معنی میں ہے۔ یعنی ہاتھوں سے کرنا۔

راوی حدیث نمبر ۴۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کنیت ابوالیقظان ہے۔ اسلام کی وجہ سے مکہ میں گوناں گوں دکھ اٹھانے پڑے۔ بدر اور دوسرے معرکوں میں بھی شرکت کا انہیں شرف حاصل ہوا۔ جو احادیث ان سے روایت کی گئی ہیں ان کی تعداد باسٹھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ تہتر برس کی عمر تھی کہ جنگ صفین میں شہید ہو گئے۔

راوی حدیث نمبر ۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کا ترجمہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

جنبی کے لئے تیمم اور اس کا طریق

سوال۔ کیا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو تیمم کے طریق کا علم نہیں تھا کہ وہ زمین پر لیٹے؟

جواب۔ یہ تو جانتے تھے کہ پانی نہ ہو تو مٹی اس کا بدل ہے مگر انہوں نے غسل پر قیاس کیا اور مٹی کے استعمال کو ایسے سمجھ لیا جیسے غسل کے وقت تمام بدن پر پانی بہایا جاتا ہے اس لئے وہ زمین پر لیٹے ورنہ جو تیمم وضوء کیلئے ہے وہی غسل کے لئے ہے۔

سوال۔ تیمم کرتے وقت ہاتھوں کو پہلے ملنا چاہئے یا چہرہ کو؟

جواب۔ عمار رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث جس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے چہرہ کو ملنا چاہئے لیکن جو صرف بخاری کی روایت ہے اس میں ہے کہ ہاتھوں کو پہلے ملنا چاہئے۔

سوال۔ ان ہر دو صورتوں میں سے کونسی صورت اختیار کی جائے؟

جواب۔ ان صورتوں میں سے جونسی صورت اختیار کی جائے جائز ہے۔

سوال۔ قرآن مجید میں تیمم کا جو طریق بیان ہوا ہے اس میں ہاتھوں سے پہلے چہرہ کو ملنے کا ذکر ہے۔ پھر یہ کہنا کس طرح درست ہے کہ ہر دو صورتوں میں سے جونسی صورت اختیار کی جائے جائز ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۔ "فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَاَيْدِيكُمْ"، اس آیت میں تیمم کا بیان ہے۔ اس میں واؤ ہے جو ترتیب پر دلالت نہیں کرتی۔ چہرہ کو پہلے یا ہاتھوں کو پہلے مل لیا جائے۔ آیت میں دونوں طرح کا احتمال ہے۔ حضرت عمارؓ کی حدیث سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ترتیب واجب نہیں ہے۔

سوال ۔ کیا اس بارہ میں سب علماء کا اتفاق ہے؟

جواب ۔ ترتیب کے بارہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ جو علماء تیمم میں ایک ضرب کے قائل ہیں ان کے نزدیک ترتیب واجب نہیں ہے۔ چہرہ کو پہلے ملا جائے یا ہاتھوں کو۔ دونوں طرح جائز ہے۔ جو علماء تیمم میں دو ضرب کے قائل ہیں ان کا قول ہے کہ ترتیب واجب ہے یعنی تیمم کرتے وقت پہلے چہرہ کو ملو پھر ہاتھوں کو اسی طرح پہلے دائیں ہاتھ کو پھر بائیں ہاتھ کو ملنا چاہیئے۔

سوال ۔ حائضہ اور نفاس والی عورت کو غسل کے لئے پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال سے بیمار ہونے یا بیماری کے بڑھنے کا احتمال ہو تو کیا وہ بھی تیمم کرکے نماز وغیرہ پڑھ سکتی ہے؟

جواب ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حائضہ عورت اور نفاس والی عورت کو جنبی پر قیاس کیا ہے۔ ان کو پانی نہ ملے یا بیمار ہونے یا بیماری بڑھنے کا احتمال ہو تو وہ تیمم کرکے نماز وغیرہ پڑھ سکتی ہیں۔

سوال ۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث میں تیمم کے لئے دو ضربوں کا بیان ہے۔ حضرت عمارؓ کی حدیث میں ایک ضرب ہے۔ دونوں میں سے کس حدیث پر عمل کیا جائے؟

جواب ۔ حضرت ابن عمرؓ کی جس حدیث میں تیمم کے لئے دو ضربیں بیان ہوئی ہیں وہ حدیث ضعیف ہے۔ حضرت عمارؓ کی حدیث صحیح ہے جس میں ایک ضرب کا بیان ہے۔ اس لئے راجح صورت یہ ہے کہ تیمم کے لئے ایک ضرب ہے۔ جمہور علماء اور اکثر اہلحدیث کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے جو حدیث بیان کی جاتی ہے وہ موقوف ہے۔ اس میں تیمم کے لئے دو ضربوں کا ذکر ہے۔ ایک ضرب چہرہ کے لئے اور ایک ضرب کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے لئے۔ تیمم کرتے وقت اس صورت کو اختیار کرنا بھی جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ۔ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے کہ تیمم کے لئے دو ضربیں ہیں۔ مگر بہتر طریق وہ ہے جو صحیح سند سے مرفوعاً منقول ہے کہ تیمم کے لئے ایک ضرب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ۔ تیمم میں ہاتھ کی حد کہاں تک ہے ؟

جواب ۔ حضرت عمارؓ کی وہ حدیث جو گزر چکی ہے اس میں ہاتھوں کی حد گٹوں تک بیان ہوئی ہے عطاؒ۔ مکحولؒ۔ اوزاعیؒ۔ احمدؒ۔ اسحٰقؒ۔ ابن منذرؒ اور اکثر اہلحدیث کا یہی قول ہے ۔

حضرت ابن عمرؓ کی حدیث میں ہے کہ ہاتھوں کی حد کہنیوں تک ہے ۔ حضرت علیؓ ۔ حسن بصریؒ سالمؒ۔ سفیان ثوریؒ۔ امام مالکؒ۔ امام ابوحنیفہؒ کا یہی مذہب ہے ۔

ابوداؤد میں حضرت عمارؓ کی ایک روایت میں ہاتھوں کی حد بغل تک ہے ۔

سوال ۔ تیمم کے وقت ہاتھوں کی کونسی حد مقرر کی جائے ؟

جواب ۔ جس روایت میں ہاتھوں کی حد کہنی یا نصف ذراع بیان ہوئی ہے وہ ضعیف ہے یا موقوف ہے ۔ جس میں ہاتھوں کی حد بغل تک ہے اگر یہ حضورؐ کا فرمان ہے تو وہ منسوخ ہے ۔ اس لئے کہ حضورؐ نے جو آخری تیمم کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ہاتھ کی حد گٹوں تک ہے ۔ اس کی تائید حضرت عمارؓ کے اس فتویٰ سے بھی ہوتی ہے جو حضورؐ کی وفات کے بعد انہوں نے دیا ہے ۔ اس میں تیمم کے لئے ایک ضرب کا ذکر ہے اور ہاتھوں کی حد گٹوں تک بیان ہوئی ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّعِیْدُ وُضُوْءُ الْمُؤْمِنِ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْیَتَّقِ اللّٰهَ وَلْیُمِسَّهُ بَشْرَتَهٗ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْقَطَّانِ وَلٰکِنْ صَوَّبَ الدَّارَقُطْنِیُّ اِرْسَالَهٗ

وَلِلتِّرْمِذِیِّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ نَحْوُهٗ وَصَحَّحَهٗ وَالْحَاکِمُ اَیْضًا ۔

بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مٹی مسلمان کا وضوء ہے خواہ وہ دس برس تک پانی نہ پائے ۔ جب پانی پالے تو اللہ سے ڈرے اور پانی کو اپنے بدن پر ملے ۔ اس حدیث کو بزار نے بیان کیا ہے اور ابن قطان نے اس کو صحیح کہا ہے لیکن دارقطنی نے اس کے مرسل ہونے کو درست کہا ہے ۔

اور ترمذی نے اس جیسی حضرت ابوذرؓ سے حدیث بیان کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور حاکم نے بھی اس کو صحیح کہا ہے ۔

الفاظ کا حل ۔ اَلصَّعِیْدُ ۔ مٹی ۔ لِیُمِسَّ ۔ باب افعال ۔ مادہ مَسٌّ ۔ مس کرنا ۔ پہنچانا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی حدیث ۔حضرت ابوہریرہؓ ہیں۔ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

مٹی پانی کا بدل ہے

سوال ۔کیا پانی کا بدل مٹی ہے ؟

جواب ۔بعض علماء کا قول ہے کہ مٹی پانی کا بدل نہیں ہے۔تیمم جو کیا جاتا ہے اس کی وجہ مجبوری ہے۔ اس لئے نماز پڑھنے کے بعد جنابت یا بے وضوء ہونا لوٹ آتا ہے۔اسی طرح ایک تیمم سے اسی نماز کو پڑھنے کی اجازت ہے جس کے لئے تیمم کیا گیا ہے

جمہور علماء کہتے ہیں کہ پانی کا بدل مٹی ہے۔حضورؐ کا ارشاد ہے اَلصَّعِیْدُ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ کہ مٹی مسلمان کے لئے وضوء ہے۔اس سے ظاہر ہے کہ تیمم سے حدث کا ازالہ ہوتا ہے۔وضوء کی طرح ایک تیمم سے زیادہ نمازوں کا ادا کرنا جائز ہے۔اس بارہ میں جمہور کا یہ قول مناسب اور صحیح ہے۔

سوال ۔صعید کا معنیٰ اور اس سے مراد کیا ہے ؟

جواب ۔صعید کا معنیٰ مٹی ہے۔بعض علماء نے کہا ہے کہ اس کا معنیٰ سطح زمین ہے۔مصفی میں ہے کہ صعید سے مراد مٹی ہے۔اس کے ماسوا ہڑتال،چونہ،سرمہ وغیرہ سے تیمم جائز نہیں۔تفصیل حدیث ۳۰۲ کے تحت ہو چکی ہے۔

سوال ۔تیمم سے نماز پڑھی گئی اور نماز کے وقت میں پانی میسر آگیا تو کیا نماز لوٹانی پڑے گی ؟

جواب ۔نماز کو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔اس مسئلہ کی تفصیل حدیث ابو سعید خدریؓ کے تحت ہو گی۔

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ وَلَیْسَ مَعَہُمَا مَاءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُہُمَا الصَّلٰوۃَ وَالْوُضُوْءَ وَلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّۃَ وَاَجْزَاَتْکَ صَلٰوتُکَ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ لَکَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی سفر میں نکلے۔نماز کا وقت ہو گیا اور پانی ان کے پاس نہیں تھا۔انہوں نے مٹی پاک سے تیمم کیا۔پھر انہوں نے نماز کے وقت میں پانی پالیا۔ان میں سے ایک نے نماز اور وضوء کو لوٹایا اور دوسرے نے نہ لوٹایا۔پھر یہ ماجرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے حضورؐ کے پاس بیان کیا۔ آپؐ نے اس آدمی کو کہا جس نے اعادہ نہیں کیا تھا کہ تو نے سنت کو پایا ہے اور تیری نماز تیرے لئے کافی ہے اور دوسرے کو کہا کہ تیرے لئے دوہرا ثواب ہے۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے بیان کیا ہے۔

الفاظ کا حل

حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ۔ نماز کا وقت آن پہنچا۔ یُعِدْ۔ باب افعال۔ لوٹانا

راوی حدیث۔ حضرت ابوسعید خدریؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

وقت میں پانی ملنے کی وجہ سے نماز کو لوٹانا ضروری نہیں

سوال۔ لوٹانا اس وقت ہوتا ہے جب کسی کام کو دوبارہ کیا جاتے۔ وضوء تو کیا ہی نہیں تو پھر یہ کہنا کس طرح درست ہے کہ نماز اور وضوء کو لوٹایا؟

جواب۔ اعادہ کا لفظ حقیقت میں نماز کے لئے استعمال ہوا ہے۔ وضوء کے لئے اس کا استعمال مجازی ہے۔ یا نماز کے ساتھ وضوء پر بھی غلبہ کے طور پر اعادہ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

سوال۔ نماز کا وقت باقی ہو تو کیا پڑھی ہوئی نماز کو لوٹانا واجب ہے؟

جواب۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث سے ظاہر ہے کہ جس شخص نے نماز کو نہیں لوٹایا تھا حضورؐ نے اس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تو نے عین سنت کے مطابق کام کیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ نماز کو لوٹانا واجب نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام مالکؒ۔ امام احمدؒ کا یہ قول ہے۔ امام اوزاعیؒ کہتے ہیں کہ نماز کا لوٹانا مستحب ہے۔

حضرت عطاءؒ۔ طاؤسؒ۔ قاسمؒ۔ مکحولؒ۔ ابن سیرینؒ۔ زہریؒ۔ ربیعہؒ کا قول ہے کہ نماز کا وقت باقی ہو تو اعادہ واجب ہے۔

سوال۔ جو ائمہ اعادہ کو واجب کہتے ہیں ان کے پاس کونسی دلیل ہے؟

جواب۔ یہ تو معلوم ہے کہ نماز کے لئے وضوء شرط ہے۔ وقت پر پانی ملنے کی وجہ سے تیمم بھی باطل ہے اور تیمم سے جو نماز پڑھی گئی ہے وہ بھی باطل ہے۔ لہذا وضوء کر کے دوبارہ نماز پڑھنی چاہیئے۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حدیث میں ہے فاذا وجد الماء فلیتق اللہ ولیمسہ بشرتہ۔ یعنی جب پانی پاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ سے ڈرے اور پانی کو بدن پر ملے یعنی غسل یا وضو کرے۔

پہلی بات اس لئے درست نہیں کہ جس شخص نے نماز کو دہرایا نہیں تھا اس کے متعلق حضورؐ نے فرمایا اصبت السنۃ کہ تو نے سنت پر عمل کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ نماز کا وقت باقی ہو تب بھی نماز کا اعادہ واجب نہیں۔

فاذا وجد الماء حدیث مطلق ہے۔ جس نے تیمم سے نماز پڑھ لی ہے یا نہیں پڑھی سب کے متعلق ہے مگر اصبت السنۃ کی حدیث نے اس حدیث کو مقید کر دیا ہے کہ فاذا وجد الماء حدیث اس شخص کے لئے جس نے تیمم کر کے نماز ادا نہیں کی۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے لا تصلوا صلوٰۃ فی یوم مرتین کہ دن میں ایک نماز کو دو مرتبہ نہ پڑھو

سوال۔ جس آدمی نے نماز کو دہرایا تھا اس نے قیاس پر عمل کیا ہے۔ اس کو دہرا اجر ملنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب۔ اس نے دو مرتبہ نماز پڑھی ہے۔ ایک مرتبہ تیمم سے اور ایک مرتبہ وضو سے

سوال۔ نماز پڑھتے ہوئے پانی پالیا تو کیا ایسے وقت میں بھی تیمم باطل ہے؟

جواب۔ دخول نماز کے بعد پانی پالیا ہے تو اس سے تیمم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اسی تیمم سے نماز کو پورا کر لینا چاہئے ہاں دخولِ نماز سے پہلے پانی پالیا ہے تو تیمم باطل ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ قَوْلِہٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ قَالَ اِذَا کَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَۃُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْقُرُوْحُ فَیُجْنِبُ فَیَخَافُ اَنْ یَّمُوْتَ اِنِ اغْتَسَلَ یَتَیَمَّمُ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ مَوْقُوْفًا وَرَفَعَہُ الْبَزَّارُ وَصَحَّحَہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَالْحَاکِمُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ عزوجل کے اس قول "اگر تم بیمار ہو یا مسافر ہو" کی تفسیر اس طرح کی ہے کہ جب کسی آدمی کو اللہ کی راہ میں زخم ہو اور پھنسیاں ہوں پھر وہ جنبی ہو جاتا ہے۔ ڈرتا ہے کہ غسل سے کہیں مر نہ جائے تو وہ تیمم کرے۔ اس حدیث کو دارقطنی نے موقوف بیان کیا ہے۔ بزار نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے۔ ابن خزیمہ اور حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔

الفاظ کا حل

قُرُوْحٌ۔ واحد قرح۔ پھنسیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی حدیث ۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

بیماری جس سے تیمم جائز ہے

سوال ۔ وہ کونسی بیماری ہے جس سے تیمم کی اجازت ہے؟

جواب ۔ قرآن مجید میں تو بیماری کی تفصیل کا تذکرہ نہیں ہے۔ اس میں مطلق بیماری کا بیان ہے البتہ حضرت ابن عباسؓ نے ان کنتم مرضیٰ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے صرف دو کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ جہاد میں ہونے والا زخم ۲۔ جسم میں ظاہر ہونے والی پھنسیاں

ان کا بیان بطور تمثیل ہے ورنہ اس آیت میں ہر قسم کا زخم اور بیماری مراد ہے کہ اس سے غسل کرنے سے موت واقعہ ہونے یا بیماری کے بڑھنے یا بیمار ہونے کا خطرہ ہے۔ امام مالکؒ۔ امام ابوحنیفہؒ۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے کہ ضرر کا خطرہ ہے تو جنبی کے لئے غسل کی بجائے تیمم کی اجازت ہے۔

امام احمدؒ اور ایک روایت میں امام شافعیؒ کا قول ہے کہ پانی کے استعمال سے جنبی کو موت کا خطرہ ہے تو تیمم جائز ہے۔

سوال ۔ ان ہر دو میں سے راجح کونسا مذہب ہے؟

جواب ۔ اس بارہ میں امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا مذہب راجح ہے۔ آیت میں بھی مطلق بیمار کا بیان ہے۔ اس سے بھی امام مالکؒ کے مذہب کو تقویت ملتی ہے کہ پانی کے استعمال سے ضرر کا احتمال ہے تو جنبی تیمم کرے۔

چھوٹی سی پھنسی۔ معمولی خراش یا پاؤں پھٹ گئے ہیں یا بیماری ہو۔ اس قسم کی بیماریوں سے تیمم نہیں کرنا چاہتے۔ ہاں عضو کو نقصان پہنچنے یا بیماری کے لمبا ہونے یا عضو کے عیب دار ہونے کا خطرہ ہے یا بخار تیز اور چمک بڑھنے کا خطرہ ہے تو تیمم جائز ہے۔

وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ انْکَسَرَتْ اِحْدٰی زَنْدَیَّ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَمْسَحَ عَلَی الْجَبَائِرِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہ بِسَنَدٍ وَاہٍ جِدًّا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے دو گٹوں میں سے ایک گٹ ٹوٹ گیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ میں پٹیوں پر مسح کروں۔ اس حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ابن ماجہ نے نہایت کمزور سند سے روایت کیا ہے۔

الفاظ کا حل

زندی۔ یہ تثنیہ ہے اس کا واحد زند ہے۔ کف سے لے کر کہنی تک بازو کا نام زند ہے۔ یہاں زند سے مراد گٹ ہے۔ الجبائر۔ جمع ہے واحد جبیرہ ہے۔ جبیرہ لکڑی کی وہ چوپٹی جس کو ہڈی جوڑنے کے لئے اس کے گرد باندھا جاتا ہے۔

راوی حدیث ۔ حضرت علیؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

پٹی اور چپٹی پر مسح

سوال ۔ حدیث کے ضعیف ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جواب ۔ اس کی سند میں عمرو بن خالد راوی ہے۔ سبل میں ہے کہ وہ کذاب ہے۔

سوال ۔ جب حدیث سخت ضعیف ہے تو اس سے استدلال کس طرح صحیح ہے؟

جواب ۔ اس مسئلہ کا انحصار صرف اسی حدیث پر نہیں بلکہ حضرت جابرؓ کی حدیث بھی ہے۔ اس میں ہے کہ حضورؐ نے ایک زخمی شخص کے متعلق فرمایا کہ وہ زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس سے مسح کر لیتا تو اس کے لئے کافی ہوتا

جب موزہ۔ پگڑی پر مسح جائز ہے تو پٹی کی بھی وہی کیفیت ہے اس لئے پٹی پر بھی مسح جائز ہے۔

سوال ۔ زخمی عضو کے علاوہ باقی تندرست حصے کو دھونا چاہئے یا اس پر تیمم کرنا چاہئے؟

جواب ۔ عضو زخمی ہے یا ہڈی ٹوٹ گئی ہے یا پھوڑا پھنسی ہے کہ اس پر پٹی باندھنا ضروری ہے تو ایسی حالت میں امام شافعیؒ کا قول ہے کہ پٹی پر مسح کرے اور تیمم کرے بشرطیکہ طہر کی حالت میں پٹی باندھی گئی ہو اور زخمی عضو تیمم کے اعضاء میں شامل ہو۔

امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ بدن کا اکثر حصہ صحیح ہے تو اس پر پانی برتا جائے اور زخمی حصہ پر مسح کیا جائے۔ بدن کا اکثر حصہ زخمی ہے تو تیمم کافی ہے غسل کی ضرورت نہیں

امام احمدؒ کا قول ہے کہ صحیح اور تندرست حصہ پر پانی برتا جائے۔ زخمی حصہ پر تیمم کیا جائے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الرَّجُلِ الَّذِي شُجَّ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَعْصِبُ عَلٰى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَيَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ بِسَنَدٍ فِيْهِ ضُعْفٌ وَفِيْهِ اخْتِلَافٌ عَلٰى رَاوِيْهِ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارہ میں روایت ہے جس کا سر زخمی ہوا۔ اس نے غسل کیا وہ مر گیا۔ اس کے لیے یہ کافی تھا کہ وہ تیمم کرتا اور اپنے زخم پر پٹی باندھتا پھر وہ پٹی پر مسح کرتا اور اپنے تمام بدن پر پانی بہاتا۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے ایسی سند سے بیان کیا ہے کہ اس میں ضعف ہے اور اس سند میں اس کے راوی پر اختلاف ہے۔

الفاظ کا حل

شُجَّ۔ باب نصر بحث ماضی مجہول۔ زخمی ہونا۔ يَعْصِبُ۔ باب ضرب۔ باندھنا۔ خِرْقَةٌ پٹی

راوی حدیث ۔ حضرت جابرؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

جنبی مجروح کے لئے طہارت کا طریق

سوال۔ کیا وجہ ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے؟

جواب۔ اس کی سند میں زبیر بن خریق راوی ہے۔ دارقطنی نے کہا ہے لَيْسَ بِالْقَوِيّ کہ وہ قوی نہیں

سوال۔ راوی پر جو اختلاف ہے وہ کیا ہے؟

جواب۔ اختلاف یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت جابرؓ سے مروی ہے یا حضرت ابن عباسؓ سے نیز ایک کی روایت میں جو بیان ہوا ہے وہ دوسری میں نہیں ہے۔

سوال۔ حدیث جابرؓ میں تیمم۔ مسح۔ غسل تینوں کا بیان ہے مگر تینوں کا جمع ہونا مشکل امر ہے اس لئے کہ غسل نہ ہو سکتا ہو تو تیمم کافی ہے۔ تیمم۔ مسح۔ غسل کے جمع ہونے کی کیا صورت ہے؟

جواب۔ بعض علماء نے اس کی یہ صورت بیان کی ہے کہ ایک ایسا جنبی ہے اس کے وضوء کے اعضاء مجروح ہیں۔ مزید یہ کہ سر زخمی ہے۔ اس حالت میں تیمم کرے۔ زخم پر جو پٹی بندھی ہوئی ہے اس پر مسح کرے بدن کے باقی حصہ پر پانی بہائے

سوال علماء نے جو یہ توجیہ بیان کی ہے کیا یہ صحیح ہے؟

جواب۔ دو وجہ سے یہ توجیہ صحیح نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ حضرت جابر کی یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جو حضرت عطاء سے مروی ہے وہ صحیح ہے۔ اس میں مسح اور غسل کا بیان ہے تیمم کا ذکر نہیں یعنی غسل کے وقت جنبی زخم پر بندھی ہوئی پٹی پر مسح کرے۔ بدن کے باقی حصہ پر پانی بہائے۔

سوال۔ کیا کسی صحیح حدیث سے پٹی پر مسح کرنا ثابت ہے؟

جواب۔ صحیح حدیث تو کوئی نہیں جس سے پٹی پر مسح کرنا ثابت ہو۔ حدیث علیؓ اور حدیث جابرؓ سے ثابت ہے کہ پٹی پر مسح کرنا جائز ہے۔ اگرچہ یہ دونوں روایتیں ضعیف ہیں مگر ایک سے دوسری حدیث کو تائید حاصل ہوتی ہے نیز قیاس کا بھی یہ تقاضا ہے کہ پگڑی اور موزوں پر مسح کی طرح پٹی پر بھی مسح جائز ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِالتَّيَمُّمِ اِلَّا صَلٰوةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَتَيَمَّمُ لِلصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِاِسْنَادٍ ضَعِيْفٍ جِدًّا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سنت طریق یہ ہے کہ تیمم سے آدمی صرف ایک نماز پڑھے پھر دوسری کے لئے تیمم کرے۔ اس حدیث کو دارقطنی نے روایت کیا ہے اس کی سند بہت ضعیف ہے۔

الفاظ کا حل

اَلسُّنَّةُ۔ طریقہ۔ مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جو مرفوع کے حکم میں ہے جِدًّا۔ یہ مفعول مطلق کی صفت ہے۔ مفعول مطلق ضُعْفًا محذوف ہے۔

راوی حدیث۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

ایک تیمم سے بہت سی فرضی نمازوں کا ادا کرنا

سوال۔ دوسری نماز کے لئے پہلا تیمم کافی ہے یا نئے تیمم کی ضرورت ہے؟

جواب۔ حضرت ابن عباسؓ کی اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ تیمم سے وہی نماز پڑھنی جائز ہے جس کے لئے تیمم کیا گیا ہے۔ دوسری نماز پڑھنی جائز نہیں۔ مگر ابن عباسؓ کی یہ روایت سخت ضعیف ہے جس سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ پانی نہ ہو تو مٹی پانی کے قائم مقام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح ایک وضوء سے ایک سے زیادہ نمازوں کا پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح تیمم سے بھی جائز ہے۔ ائمہ حدیث کی ایک جماعت کا یہی مسلک ہے۔ دلیل کی رو سے یہ مسلک قوی ہے۔

باب الحیض

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ دَمَ الْحَیْضِ دَمٌ اَسْوَدُ یُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِیْ وَصَلِّیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَاسْتَنْكَرَهُ اَبُوْحَاتِمٍ

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش مستحاضہ ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بتایا کہ حیض کا خون سیاہ رنگ ہوتا ہے پہچانا جاتا ہے پس جب اس طرح کا خون ہو تو نماز سے رکو۔ پس جب دوسرا رنگ ہو تو وضوء کرو اور نماز پڑھو۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے بیان کیا ہے۔ اور اس کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔ ابوحاتم نے اس حدیث کو منکر کہا ہے۔

الفاظ کا حل

حَیْضٌ۔ اس کا لغوی معنی سیلان ہے۔ شرعاً وہ خون ہے جو حسب عادت عورتوں کو ماہواری آتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اس کے دس نام ہیں۔ طمث ضحک۔ اکبار۔ اعصار۔ دراث۔ عراک۔ نفاس طمس۔ فراک حیض۔ اِسْتِحَاضَة۔ جو خون خلاف عادت رحم کے آخری حصہ میں عاذل رگ سے نکلتا ہے وہ استحاضہ کا خون ہے۔

راوی حدیث۔ حضرت عائشہؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہوچکا ہے۔

حیض کا بیان

سوال۔ حیض اور استحاضہ میں رنگ کے ذریعہ امتیاز کی جو صورت بیان ہوئی ہے وہ کس کے لئے ہے؟

جواب۔ ابتداء سے جو عورت مستحاضہ ہوگئی ہے وہ رنگ کے ذریعہ حیض اور استحاضہ کے خون کو پہچانے اگر رنگ سیاہ ہے تو حیض کا خون ہے۔ اگر دوسرا رنگ ہے تو وہ استحاضہ کا خون ہے۔ حضرت فاطمہ بنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی حبیش ابتدا ہی سے مستحاضہ ہوگئی تھی اس لئے حضورؐ نے اس کو حکم دیا تھا کہ وہ حیض اور استحاضہ کے خون میں رنگ دیکھ کر پہچان کرے ۔ یہ حکم اس کے لئے بھی ہے جس کو بے قاعدگی سے خون آتا ہے اور وہ مستحاضہ ہوجاتی ہے ۔ اس مسئلہ کی تفصیل باب نواقض الوضوء حدیث ۲ میں بیان ہوچکی ہے ۔

سوال ۔ ابوحاتم نے اس حدیث کو منکر کہا ہے ۔ اس کی وجہ کیا ہے ؟

جواب ۔ اس کو عدی بن ثابت نے عن ابیہ عن جدہ سے روایت کیا ہے اس کا جد مجہول الحال ہے ۔ ابوداؤد نے بھی اس حدیث کو ضعیف کہا ہے ۔

۲۔ وَفِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ وَلْتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّأُ فِي مَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۔

۲۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی حدیث جو ابوداؤد میں ہے اس میں ہے کہ وہ لگن میں بیٹھے ۔ جب وہ پانی کے اوپر زردی دیکھے تو ظہر عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب عشاء کے لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے درمیانی وقت میں وضوء کرے ۔

الفاظ کا حل

مِرْكَنٌ ۔ لگن ۔ ٹب

راوی حدیث ۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ ہیں ۔ یہ حضرت میمونہؓ کی اخیافی بہن ہیں ۔ اس نے اپنے خاوند جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ پہلے حبشہ کی طرف پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی ۔ جن احادیث کو انہوں نے بیان کیا ہے ان کی تعداد ساٹھ بتائی جاتی ہے ۔ جب ان کے خاوند شہید ہوتے تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے نکاح لیا ۔ ان کے بطن سے محمد پیدا ہوئے ۔ حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ سے نکاح ہوا اور یحیی پیدا ہوئے ۔ حضرت علیؓ کی وفات کے بعد وہ اللہ تعالی کو پیاری ہوگئیں ۔

پانچ نمازوں کو تین غسل سے ادا کرنا مستحب ہے

سوال ۔ حضرت اسماءؓ کی حدیث میں ہے کہ مستحاضہ پانچ نمازوں کے لئے تین غسل کرے ۔ کیا یہ غسل مستحاضہ کے لئے واجب ہیں ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب۔ اگر مستحاضہ ظہر عصر کے لئے ایک غسل، مغرب عشاء کے لئے ایک غسل اور فجر کے لئے ایک غسل کرے تو یہ صورت مستحب ہے۔ اس لئے کہ حضرت فاطمہ بنت جحشؓ کو حضورؐ نے حکم دیا تھا کہ وہ ہر نماز کے لئے وضوء کرے۔ ان کو غسل کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غسل کا یہ حکم واجب نہیں ہے مستحب ہے۔

سوال۔ مستحاضہ کو نماز پڑھنے کے لئے کتنی صورتیں اختیار کرنے کی اجازت ہے؟

جواب۔ ہم حدیث ۳ کے تحت بیان کریں گے کہ مستحاضہ کے لئے تین میں سے جونسی صورت مناسب ہو اختیار کر کے نماز ادا کرے

۱۔ ہر نماز سے پہلے غسل کرے۔ ۲۔ ظہر عصر کے لئے ایک غسل کرے اور ان کو جمع کرے۔ مغرب عشاء کو جمع کرے اور ان کے لئے ایک غسل کرے۔ فجر کے لئے ایک غسل کرے۔ ۳۔ ہر نماز کے لئے وضوء کرے

۳۔ وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيْهِ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ فَإِذَا اسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّيْ أَرْبَعَةً وَّعِشْرِيْنَ أَوْ ثَلَاثَةً وَّعِشْرِيْنَ وَصُوْمِيْ وَصَلِّيْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ فَإِنْ قَوِيْتِ عَلٰى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْ حِيْنَ تَطْهُرِيْنَ وَتُصَلِّيْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّيْنَ قَالَ وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ الْبُخَارِيُّ۔

۳۔ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مجھ کو استحاضہ کا خون بڑی شدت سے آتا تھا۔ پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہ آپ سے دریافت کروں۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو شیطان کی طرف سے لات مارنا ہے۔ پس چھ یا سات دن حیض کے پورے کر پھر غسل کر۔ جب پاک صاف ہو جائے تو چوبیس یا تئیس دن نماز پڑھ، روزے رکھ اور نماز پڑھ پس یہ تجھے کفایت کرے گا۔ اور اسی طرح ہر مہینہ کر جیسا کہ حائضہ عورتیں کرتی ہیں۔

پس اگر تو ظہر کی نماز پیچھے اور عصر کی نماز جلدی پڑھنے کا ارادہ کرے پھر طہارت کے وقت غسل کرے اور ظہر عصر کی نماز کو جمع کرے۔ پھر مغرب کو پیچھے ہٹاتے عشاء کو پہلے وقت میں پڑھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر غسل کرے اور دونوں نمازوں کو جمع کرے تو ایسا کر اور صبح کے ساتھ غسل کرے اور نماز پڑھے اور یہ فرمایا کہ دونوں کاموں میں سے یہ کام میرے نزدیک عجیب تر ہے۔ پانچ ائمہؒ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ نسائیؒ نے اس کو بیان نہیں کیا۔ ترمذی نے اس کو صحیح اور بخاری نے اس کو حسن کہا ہے

الفاظ کا حل

اِسْتَفْتِیْهِ۔ باب استفعال۔ فتوی لینا۔ رَکْضَۃٌ۔ ایڑی لگانا۔ حرکت دینا۔

راوی حدیث۔ نام حمنہ باپ جحش ہے۔ ان کے خاوند مصعب بن عمیر کے غزوہ احد میں شہادت پانے کے بعد طلحہ بن عبید اللہ نے ان سے نکاح کیا اور یہ ام المومنین حضرت زینبؓ کی بہن ہے۔ ان سے ایک ہی حدیث روایت کی جاتی ہے۔ ان کے بیٹے عمران بن طلحہ نے ان سے روایت کی ہے۔

مدت حیض

سوال۔ حضرت حمنہ بنت جحشؓ کے لئے حیض کی مدت چھ یا سات دن مقرر کی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب۔ نیل الاوطار میں ہے کہ حمنہ بنت جحش کو بے قاعدگی سے خون آتا تھا۔ استحاضہ اور حیض کے خون میں تمیز بھی نہیں ہوتی تھی۔ اس کے لئے حیض کی مدت چھ یا سات دن اس لئے مقرر کی گئی کہ اس کے خاندان کی عورتوں کو چھ یا سات دن حیض آتا تھا۔

سوال۔ جس عورت کو بے قاعدگی سے خون آتا ہو حیض اور استحاضہ کے خون میں امتیاز بھی نہ ہو سکے تو ان کے لئے بھی وہی حکم ہے جو حضرت حمنہ کے لئے صادر ہوا ہے یا کوئی دوسرا حکم ہے؟

جواب۔ حضرت حمنہؓ کی حدیث سے ظاہر ہے کہ جس عورت کو بے قاعدگی سے خون آتا ہے اور وہ مستحاضہ ہو جاتی ہے۔ حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق بھی نہیں ہو سکتا تو ایسی عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ اپنے لئے حیض کے اتنے دن مقرر کرے جتنے دن ان کے خاندان میں عورتوں کو حیض آتا ہے۔

سوال۔ حدیث میں او کا لفظ ہے۔ او شک کے لئے ہے یا کسی اور معنی کے لئے ہے؟

جواب۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ او شک کے لئے ہے یعنی راوی کو شک ہے کہ حضورؐ نے ستة ایام کہا ہے یا سبعة ایام کا لفظ فرمایا ہے۔

سبل السلام میں ہے کہ حدیث میں "او" شک کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی تخییر کے لئے ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستحاضہ کو اختیار ہو کہ چھ یا سات دن میں سے جونسی چاہے مدت اختیار کرے۔ بلکہ"او"،کا استعمال حالات کے اعتبار سے ہے اگر اس کے خاندان کی عورتوں کو چھ دن حیض آتا ہے تو اپنے لئے چھ دن مقرر کرے اگر سات دن آتا ہے تو سات دن مقرر کرے۔ اس خاندان کی عورتوں کو اکثر سات دن حیض آتا تھا اس لئے حضورؐ نے فرمایا کہ وہ سات دن حیض کی مدت مقرر کرے۔

سوال۔ حضورؐ نے فرمایا ہے اعجب الامرین الی کہ دو میں سے ایک امر مجھے زیادہ پسند ہے۔ وہ کونسا امر ہے جو آپؐ کو پسند ہے؟

جواب۔ حضرت حمنہؓ کو دو میں سے ایک کام کرنے کا حکم ملا ہے۔ ہر نماز کے لئے وضوء کرے یا ظہر عصر کے لئے غسل کرے۔ دونوں کو جمع کرے۔ مغرب عشاء کے لئے غسل کرے دونوں کو جمع کرے۔ صبح کیلئے غسل کر کے نماز پڑھے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ وضوء اور غسل میں سے غسل کا حکم مجھے زیادہ پسند ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ غسل واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

سوال۔ زمانہ نبوت میں کتنی عورتیں تھیں جن کو استحاضہ کا خون آتا تھا؟

جواب۔ نو عورتیں ہیں جن کو استحاضہ کا خون آتا تھا

فاطمہ بنت ابی حبیشؓ۔ ام حبیبہ بنت جحشؓ۔ حمنہؓ۔ زینب ام المومنینؓ۔ سہلہ بنت سہلؓ۔ بادنہ بنت غیلانؓ۔ سودہ ام المومنینؓ۔ اسماء بنت مرثدؓ۔ زینب بنت ابوسلمہؓ

امام سیوطیؒ نے اپنی نظم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

قَدِ اسْتُحِيضَتْ فِي زَمَانِ الْمُصْطَفٰى — تِسْعُ نِسَاءٍ قَدْ رَوَاهَا الرَّاوِيَة

بَنَاتُ جَحْشٍ سَوْدَةٌ وَالْفَاطِمَة — زَيْنَبُ اَسْمَاءُ سَهْلَةُ وَبَادِنَة

۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ شَكَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّمَ فَقَالَ امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۔ وفي رواية البخاري توضئي لكل صلوة وهي لابي داؤد وغيره من وجه اٰخر۔

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ام حبیبہ بنت جحشؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خون کی شکایت کی پس آپؐ نے فرمایا جب تک حیض ہے اس اندازہ کے مطابق ٹھہر

ع۱ فاطمہ ، ام حبیبہ ، حمنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر غسل کر۔ حضرت ام حبیبہؓ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھی۔

۵۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ہر نماز کے لئے وضوء کر۔ یہ حدیث ابوداؤد وغیرہ میں دوسری سند سے مروی ہے۔

راوی حدیث۔ حضرت عائشہؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

مستحاضہ وضوء کر کے نماز پڑھے

سوال۔ یہ حکم کس عورت کے لئے ہے کہ استحاضہ کے وقت حیض کی مدت قدر نماز وغیرہ سے رکے؟

جواب۔ یہ حکم اس عورت کے لئے ہے جس کو حیض باقاعدہ آتا ہے پھر وہ مستحاضہ ہو گئی ہے۔ وہ اپنے حیض کی مدت قدر نماز وغیرہ نہ پڑھے۔ حضرت ام حبیبہؓ کا شمار ان عورتوں میں ہے جن کو باقاعدگی سے حیض کا خون آتا تھا پھر وہ مستحاضہ ہو گئی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جتنے دن حیض آتا تھا اتنے دن نماز وغیرہ سے بند رہے

سوال۔ حضرت ام حبیبہؓ ہر نماز کے ساتھ غسل کرتی تھی۔ کیا مستحاضہ کو ہر نماز کے ساتھ غسل کرنا چاہیئے؟

جواب۔ حضرت ام حبیبہؓ کو ہر نماز کے ساتھ غسل کا حکم حضورؐ نے نہیں دیا بلکہ وہ احتیاط کی بنا پر از خود غسل کرتی تھی۔ حضورؐ نے تو اس کو حکم دیا تھا کہ ہر نماز کے ساتھ وضوء کرے جیسا کہ بخاری کی حدیث سے ظاہر ہے۔

سوال۔ جو وضوء نماز کے لئے کیا گیا ہے کیا اسی وضوء سے مستحاضہ دوسری نماز نہیں پڑھ سکتی؟

جواب۔ مستحاضہ وہی نماز پڑھ سکتی ہے جس کے لئے اس نے وضوء کیا ہے دوسری نماز نہیں پڑھ سکتی جیسا کہ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہؓ کو ہر نماز کے لئے وضوء کرنے کا حکم دیا تھا۔

سوال۔ کتنی صورتیں ہیں جن سے حیض اور استحاضہ کے خون میں امتیاز ہو سکتا ہے؟

جواب۔ تین صورتیں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک سے امتیاز ہو سکتا ہے۔

۱۔ حیض کے آنے اور اس کے ختم ہونے سے حیض اور استحاضہ میں فرق ہو جاتا ہے

۲۔ عادت یعنی مستحاضہ ہونے سے پہلے جتنے دن حیض آتا تھا وہ دن حیض کے شمار ہوں گے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت سات دن سے پندرہ دن تک ہے

۳۔ رنگ۔ یعنی خون کا رنگ سیاہ اور بدبودار ہے تو حیض ہے اگر رنگ سرخ اور رقیق ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استحاضہ کا خون ہے۔

۶۔ وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کُنَّا لَا نَعُدُّ الْکُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّہْرِ شَیْئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ۔

۶۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم مٹی رنگ اور زرد رنگ پانی کو طہر کے بعد کچھ شمار نہیں کرتی تھیں۔ اس حدیث کو بخاری اور ابوداؤد نے بیان کیا ہے۔ حدیث کے الفاظ ابوداؤد میں ہیں۔

الفاظ کا حل

اَلْکُدْرَةُ۔ مٹی رنگا۔ اَلصُّفْرَةُ۔ زرد رنگ۔ ان سے وہ پانی مراد ہے جو حیض کے اختتام پر عورتوں کو آتا ہے

راوی حدیث۔ نسیبہ بنت کعب کنیت ام عطیہ ہے۔ اس نے حضورؐ سے بیعت کی ہے۔ کبار صحابیات میں اس کا شمار ہے۔ غزوات میں شریک ہوتی تھی۔ بیماروں کی تیمارداری اور زخمی مجاہدین کی مرہم پٹی کرتی تھی۔ چالیس حدیث کی راوی ہے۔ محمد بن سیرین نے ان سے روایت کی ہے۔

مٹی اور زرد رنگ پانی کا حکم

سوال۔ طہر سے پہلے اور طہر کے بعد رحم سے مٹی اور زرد رنگ کا جو پانی نکلتا ہے کیا ان ہر دو کا ایک حکم ہے؟

جواب۔ طہر سے پہلے مٹی یا زرد کا جو پانی نکلتا ہے وہ حیض میں شمار ہے اس کا وہی حکم ہے جو حیض کا ہے حیض ختم ہو کر طہر کے بعد اس قسم کا جو پانی نکلتا ہے وہ حیض نہیں ہے بلکہ اس کا وہی حکم ہے جو طہر کا ہے

۷۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ الْیَہُوْدَ کَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِیْہِمْ لَمْ یُؤَاکِلُوْہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عورت کو جب حیض آنے لگتا تو یہود اس کے ساتھ مل کر نہ کھاتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے ساتھ ہر کام کر سکتے ہو سوائے جماع کے۔ اس حدیث کو مسلم نے بیان کیا ہے۔

الفاظ کا حل

اَلنِّکَاحُ۔ اس جگہ نکاح سے مراد جماع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی حدیث۔ حضرت انسؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

حائضہ عورت سے میل جول

سوال۔ حدیث میں ہے کہ حائضہ عورت سے جماع کے سوا ہر معاملہ جائز ہے۔ ہر معاملہ کی تفصیل کیا ہے؟

جواب۔ ہر معاملہ سے مراد یہ ہے کہ عورت سے مل کر کھانا۔ پینا۔ اس کے ساتھ لیٹنا جائز ہے مگر اس سے جماع جائز نہیں۔

سوال۔ یہودی اور عیسائی لوگ حائضہ عورت سے کیا سلوک روا رکھتے تھے؟

جواب۔ عیسائی حیض کی حالت میں جماع کرنے کو جائز سمجھتے تھے۔ یہودی حائضہ عورت سے علیحدگی اختیار کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ان کو گھروں سے نکال دیتے تھے۔ اسلام نے ان کو افراط و تفریط سے روکا اور جماع کے سوا باقی تمام امور کو مباح قرار دیا۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے۔

۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِيْ فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو حکم دیتے تو میں چادر باندھتی۔ حضورؐ میرے جسم سے جسم لگاتے اس حالت میں کہ میں حائضہ ہوتی۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

الفاظ کا حل

اَتَّزِرُ۔ باب افتعال۔ مادہ ازار چادر پہننا۔ تہہ بند باندھنا۔ يُبَاشِرُ۔ باب مفاعلہ۔ جسم سے جسم لگانا یہاں مراد ہے۔

راوی حدیث۔ حضرت عائشہؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

حائضہ کے جسم سے جسم ملانے کا حکم

سوال۔ خاوند اپنی حائضہ بیوی کے جسم سے جسم ملا سکتا ہے؟

جواب۔ ہر دو احادیث سے ظاہر ہے کہ حائضہ عورت سے ہمبستری کرنا حرام ہے۔ اس کے سوا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہر کام کرنا جائز ہے۔

سوال ۔ جماع کے علاوہ جو باقی امور ہیں ان کی تفصیل کیا ہے؟

جواب ۔ جماع کے علاوہ جو باقی امور ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم یہ ہے کہ ناف سے گھٹنوں تک بدن چھوڑ کر باقی جو عورت کا جسم ہے اس کے ساتھ جسم ملانا۔ یہ صورت جائز ہے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ پورے جسم کے ساتھ جسم ملانا۔ اس کے متعلق علماء کے تین قول ہیں

۱۔ امام شافعیؒ کا مشہور قول یہ ہے کہ ناف سے گھٹنوں تک جسم کے اتنے حصے سے مباشرت کرنا حرام ہے۔

۲۔ دوسرا قول یہ ہے کہ ناف سے گھٹنوں تک کے اس حصہ سے مباشرت کرنا حرام نہیں مکروہ ہے

۳۔ تیسرا قول یہ ہے کہ متقی یا کمزور آدمی ہے۔ ایسا شخص مباشرت کرے تو جائز ہے۔ اس لئے کہ متقی اپنے تقوی کی بنا پر اور کمزور انسان اپنے ضعف کی وجہ سے جماع کرنے سے احتراز کرے گا۔

۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِيْ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ الْقَطَّانِ وَرَجَّحَ غَيْرُهُمَا وَقْفَهُ۔

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا جو اپنی بیوی کے پاس حیض کی حالت میں آتا ہے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔ اس حدیث کو پانچ ائمہؒ نے بیان کیا ہے۔ حاکم اور ابن قطان نے اس کو صحیح کہا ہے۔ ان کے ماسوا باقی ائمہؒ نے اس حدیث کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے۔

الفاظ کا حل

دِيْنَارٌ ۔ یہ ایک طلائی سکہ ہے اس کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہے۔

راوی حدیث ۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفارہ کا بیان

سوال ۔ حیض کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا کیا کبیرہ گناہ ہے ؟

جواب ۔ حضرت ابن عباسؓ کی اس حدیث سے تو ظاہر ہے کہ حیض کی حالت میں جماع کرنا گناہ کبیرہ ہے ۔ ایسے شخص کو توبہ کے علاوہ کفارہ بھی ادا کرنا چاہیے ۔ حضرت ابن عباسؓ ۔ حسن بصریؒ ۔ سعید بن جبیرؒ قتادہؒ ۔ اوزاعیؒ اور ایک قول کے مطابق امام احمدؒ اور قدیم قول کے مطابق امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے

سوال ۔ حدیث میں ہے کہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے ۔ ایک دینار اور نصف دینار دونوں میں سے کونسا صدقہ ادا کرے ۔ ؟

جواب ۔ اگر حیض کے ابتدائی وقت میں جماع کیا ہے تو ایک دینار اور اگر حیض کے آخری وقت میں جماع کیا ہے تو نصف دینار صدقہ کرے ۔ حسن بصریؒ اور سعدؒ فرماتے ہیں کہ وہ غلام آزاد کرے ۔

سوال ۔ کفارہ کے مسئلہ میں علماء اور ائمہ کے درمیان کوئی اختلاف تو نہیں ؟

جواب ۔ کفارہ کے مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے ۔ حضرت عطاءؒ ۔ شعبیؒ ۔ نخعیؒ ۔ مکحولؒ ۔ زہریؒ ۔ سفیان ثوریؒ ۔ لیث بن سعدؒ ۔ مالکؒ ۔ ابوحنیفہؒ ۔ ایک قول کے مطابق احمدؒ اور شافعیؒ اور جمہور علماء کا قول ہے کہ جو شخص حیض کی حالت میں جماع کرتا ہے اس کے ذمہ کوئی کفارہ نہیں ۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگے اور خالص توبہ کرے

حضرت قتادہؒ ۔ امام احمد بن حنبلؒ ۔ امام شافعیؒ اپنے قدیم فتویٰ میں فرماتے ہیں کہ اس شخص پر کفارہ واجب ہے ۔

سوال ۔ جب حدیث میں کفارہ کا ذکر ہے تو اس سے انکار کی وجہ کیا ہے ؟

جواب ۔ جس حدیث میں کفارہ کا ذکر ہے اگرچہ بعض ائمہ نے اس کو صحیح کہا ہے مگر راجح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ مرفوع حدیث نہیں بلکہ موقوف ہونے کے علاوہ مرسل بھی ہے ۔ اس لیے جمہور علماء نے کہا ہے کہ کفارہ کی ضرورت نہیں توبہ و استغفار ہی کافی ہے ۔

حدیث کے الفاظ اور انداز بیان سے ظاہر ہے کہ حالت حیض میں جماع کرنا گناہ قابل تعزیر ہے ۔ قرآن مجید میں بھی حیض کو اذی یعنی نجس کہا گیا ہے ۔ ایسی حالت میں مردوں کو عورتوں سے الگ رہنے کا حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

١١۔ وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الیس اذا حاضت المرأۃ لم تصل ولم تصم متفق علیہ فی حدیث طویل۔

١١۔ بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں ہے جب عورت حائضہ ہوتی نہ نماز پڑھتی اور نہ روزہ رکھتی ہے۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ایک لمبی حدیث میں بیان کیا ہے۔

راوی حدیث۔ حضرت ابوسعید خدریؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

نماز کی نہیں صرف روزہ کی قضا ہے

سوال۔ وہ کونسی لمبی حدیث ہے جس میں حضورؐ نے فرمایا کہ عورت حیض کی حالت میں نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ ہی وہ روزہ رکھتی ہے۔

جواب۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضورؐ نے وعظ کرتے ہوئے عورتوں کو فرمایا کہ مردوں کے مقابلہ میں تم دین میں کمزور ہو۔ انہوں نے اس کی وجہ معلوم کی۔ آپؐ نے بتایا کہ بحالت حیض تم نماز پڑھتی ہو اور نہ ہی روزہ رکھتی ہو۔ یہ تمہارے دین کا نقصان ہے۔

سوال۔ حائضہ نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ ہی روزہ رکھتی ہے۔ اس بنا پر کیا وہ کسی عتاب کی مستحق ہے؟

جواب۔ وہ کسی عتاب وعقاب کی مستحق نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس میں عورت کے ارادہ کو کوئی دخل نہیں بلکہ وہ حیض کی وجہ سے نماز اور روزہ کو ادا کرنے سے قاصر ہے۔

سوال۔ حدیث میں ہے کہ بیماری کی وجہ سے عبادت نہ ہو سکے یا کم ہو سکے تو بیمار پورا ثواب پاتا ہے۔ حیض بھی بیماری ہے جس بنا پر حائضہ نماز اور روزہ کو ترک کرنے پر مجبور ہے تو پھر اس کو ناقص الدین کیوں ٹھہرایا گیا اور وہ ثواب سے کیوں محروم ہوتی ہے؟

جواب۔ مرض اور حیض دونوں میں بڑا فرق ہے۔ مریض عبادت کو جاری رکھنے کا عزم اور ارادہ رکھتا ہے۔ بیماری مریض کے عزم کو پورا نہیں ہونے دیتی مگر حیض کی وجہ سے حائضہ عبادت کا سرے ہی سے ارادہ نہیں رکھتی۔ اس لئے وہ ثواب سے محروم رہتی ہے لیکن بیمار اپنی نیت اور ارادے کی وجہ سے ثواب پاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ۔ فراغت حیض کے بعد روزہ اور نماز دونوں کی قضائی ہے یا صرف روزہ کی قضائی ہے ؟

جواب حیض سے فارغ ہو کر عورت کے ذمہ صرف روزہ کی قضائی ہے نماز کی قضائی نہیں ہے ۔ منتقیٰ میں ہے حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا عورت کے ذمہ روزہ کی قضائی ہے اور نماز کی قضائی نہیں ۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں ہدایت ہوئی تھی کہ روزہ کی قضائی دیں اور نماز کی قضائی نہ دیں ۔ گویا کہ حیض کے دنوں کی نماز عورت کو معاف ہے ۔

۱۲ - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جِئْنَا سَرِفَ حِضْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ ۔

۱۲ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ہم سرف مقام میں پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سب ارکانِ حج ادا کرو جو ایک حاجی کو کرنے ہوتے ہیں سوائے طواف بیت اللہ کے حتیٰ کہ تو پاک ہو جائے ۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ایک لمبی حدیث میں بیان کیا ہے ۔

الفاظ کا حل

سَرِفُ ۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان جگہ ہے ۔

راوی حدیث ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں ۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے ۔

حائضہ کے لئے بیت اللہ کا طواف منع ہے

سوال ۔ پوری حدیث بیان کیجئے ۔ ؟

جواب ۔ یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے جو آپؐ نے سن دس ہجری میں کیا ہے ۔ اس کے بعد آپؐ نے کوئی حج نہیں کیا ۔ اس میں حضرت عائشہؓ بھی آپ کی ہم سفر تھیں ۔ سرف جگہ میں پہنچے ۔ دیکھا کہ حضرت عائشہؓ رو رہی ہیں اور کہنے لگیں کہ کاش اس سال میں حج کے لئے نہ آتی ۔ حضورؐ نے فرمایا کہ شاید تم حائضہ ہو گئی ہو جواب دیا کہ ہاں مجھے حیض آگیا ہے ۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر اس کو مسلط کر دیا ہے ۔ کوئی ڈر نہیں جو کام حاجی کرتا ہے تم بھی کرو ۔ مگر جب تک پاک نہ ہو جاؤ بیت اللہ کا طواف نہ کرو ۔

سوال ۔ اس حدیث سے کیا مسئلہ ثابت ہوتا ہے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۔ حائضہ عورت حج کے تمام ارکان ادا کر سکتی ہے صرف بیت اللہ کا طواف کرنا اس کے لئے منع ہے۔

سوال ۔ حائضہ عورت کو طواف کرنا کیوں منع ہے ؟

جواب ۔ طواف بیت اللہ کے گرد مسجد الحرام میں ہوتا ہے۔ حائضہ عورت مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی اس لئے اس کے لئے طواف منع ہے۔

۱۳۔ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَضَعَّفَهُ ۔

۱۳۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ عورت کے بدن کا کونسا حصہ مرد کے لئے حلال ہے جبکہ وہ حائضہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ ازار کے اوپر کا حصہ (حلال) ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

الفاظ کا حل

اِزَارٌ ۔ تہہ بند کو کہتے ہیں جو ناف سے نیچے تک جسم ڈھانپنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔

راوی حدیث ۔ کنیت ابوعبدالرحمن نام معاذ باپ جبل ہے۔ ان کا شمار ان اجلہ صحابہؓ میں ہوتا ہے جو علم و فقہ میں مہارت رکھتے ہیں۔ بدر اور کئی ایک غزوات میں شریک ہوئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قاضی اور معلم کی حیثیت سے یمن بھیجا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ مشرف بہ اسلام کے وقت ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔ ایک روایت کے مطابق ۱۸ھ میں وفات پائی ہے۔

حائضہ عورت کا جسم ناف سے گھٹنوں تک

سوال ۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اس کی وجہ کیا ہے ؟

جواب ۔ اس حدیث کی سند میں بقیہ۔ سعید دو راوی ایسے ہیں جو ضعیف ہیں۔ ایک اور راوی عبدالرحمن بن عائذ ہے جو حدیث کو مرسل بیان کرتا ہے۔

سوال ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ حائضہ عورت کے بدن میں سے ناف سے گھٹنوں تک جسم کا حصہ مرد کیلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباح نہیں ہے۔؟

جواب۔ اس حدیث سے بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حائضہ عورت کے ناف سے گھٹنوں تک جسم کا حصہ مرد کے لئے مباح نہیں مگر حضرت انسؓ کی حدیث معاذ بن جبلؓ کی حدیث سے راجح ہے اس میں ہے اِصْنَعُوا كُلَّ شَيْئٍ اِلَّا النِّكَاحَ کہ حائضہ عورت کا تمام بدن مرد کے لئے مباح ہے صرف جماع جائز نہیں۔

سوال۔ کیا ہر شخص خواہ وہ جوان ہو یا بوڑھا جماع کے سوا حائضہ عورت کے ساتھ میل ملاپ کر سکتا ہے؟

جواب۔ بوڑھا ہو یا جوان ان کا حائضہ عورت کے ساتھ میل ملاپ کرنا جائز ہے۔ جوان اور جذباتی قسم کے آدمی کو پرہیز کرنا چاہئے۔

۱۴۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ النُّفَسَاءُ تَقْعُدُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نِفَاسِهَا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا رَوَاهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَفِيْ لَفْظٍ لَهٗ وَلَمْ يَاْمُرْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَضَاءِ صَلٰوةِ النِّفَاسِ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

۱۴۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتیں اپنے نفاس کے بعد چالیس دن (نماز روزہ سے) بند رہتی تھیں۔ اس حدیث کو نسائی کے سوا پانچ ائمہؒ نے روایت کیا ہے اس حدیث کے لفظ ابوداؤد کے ہیں۔ اس کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نفاس میں نہ پڑھی گئی نمازوں کی قضائی کا حکم نہیں دیا۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے

الفاظ کا حل

اَلنُّفَسَاءُ۔ وہ عورت ہے جس نے بچہ جنا ہے۔ تَقْعُدُ۔ بیٹھ جاتی یعنی نہ نماز پڑھتی اور نہ روزہ رکھتی۔

نِفَاسٌ۔ وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو آتا ہے۔

راوی حدیث۔ حضرت ام سلمہؓ ہیں۔ ان کا ترجمہ بیان ہو چکا ہے۔

نفاس کی مدت

سوال۔ نفاس کی مدت کتنی ہے؟

جواب۔ حضرت ام سلمہؓ کی حدیث بتاتی ہے کہ نفاس مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ۔ نفاس کی کم سے کم مدت کتنی ہے ؟

جواب ۔ کم سے کم مدت کی کوئی حد نہیں ۔ نہ اس بارہ میں کوئی حدیث مروی ہے ۔

سوال ۔ اگر چالیس دن سے پہلے نفاس بند ہو جائے تو پھر بھی چالیس دن تک نماز نہ پڑھے ۔ ؟

جواب ۔ چالیس دن سے پہلے جب بھی خون بند ہو جائے نفاس کی مدت بھی ختم ہے ۔ عورت نماز پڑھے روزہ رکھے ۔ اگر چالیس دن کی مدت سے بڑھ جائے تو اس کا وہی حکم ہے جو مستحاضہ کا ہے یعنی وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے ۔

سوال ۔ جو نمازیں نفاس کی وجہ سے نہیں پڑھی گئیں نفاس بند ہونے کے بعد ان کی قضا دینی ہو گی یا نہیں ؟

جواب ۔ نفساء کا حکم حائضہ کا ہے ۔ نفاس کی حالت میں جو نمازیں رہ گئی ہیں ۔ ان کی کوئی قضائی نہیں ۔ البتہ نفاس یا حیض بند ہونے کے بعد روزہ کی قضائی ہے یعنی نفساء اور حائضہ دونوں قضا دیں گی ۔

سوال ۔ فقہاء میں سے ایک جماعت نے اس حدیث کو سخت ضعیف کہا ہے تو پھر اس سے یہ استدلال کرنا کیسے درست ہے کہ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے ۔

جواب ۔ امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ۔ اس کے علاوہ ابن ماجہ میں ایک اور حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو اس کی شاہد ہے اس میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے لئے نفاس کی مدت چالیس دن مقرر کی ہے ہاں اگر اس مدت سے پہلے طہر دیکھ لیں تو نفاس کی مدت اس وقت ختم ہو جائے گی ۔ اس مضمون کی ایک اور حدیث مستدرک حاکم میں حضرت عثمان بن ابی العاص سے مروی ہے ۔ یہ تمام احادیث ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں کہ نفاس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے ۔ ترمذی میں ہے کہ صحابہؓ ، تابعینؒ اور دیگر ائمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ ولادت کے بعد چالیس دن عورت نماز نہ پڑھے اگر پہلے پاک ہو جائے تو نماز پڑھے ۔

بِعَوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی قَدْ تَمَّ كِتَابُ الطَّهَارَتِ وَيَتْلُوْهُ كِتَابُ الصَّلٰوةِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَعْمَالَنَا كُلَّهَا صَالِحَةً وَّاجْعَلْهَا لِوَجْهِكَ خَالِصَةً وَّلَا تَجْعَلْ لِاَحَدٍ فِيْهَا شَيْئًا (آمین)

مترجم
ابو السلام محمد صدیق

01024

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ